بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور سید الرسل ﷺ کے حضور ہدیہ صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد عرض گذار ہوں کہ بندہ کس زبان وقلم سے شکریہ ادا کرے منعم حقیقی کا جس نے اپنے عاجز بندہ کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری شریف پر کیے گئے چون اعتراضات کا عادلانہ جواب لکھنے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ علی ذلک

اس تالیف کا انتساب اپنے والد گرامی قدر امام المناظرین علامۃ الزماں شیخ المشائخ حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی ہاشمی نور اللہ مرقدہ کے نام کرتا ہوں جن کی دعوات صالحہ کے سبب بندہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی

ہے زباں میری مگر اس میں ہے صدا تیری

نغمہ زن تو ہے میرے ساز میں رکھا کیا ہے

محمد عمر قریشی ہاشمی

خادم جامعہ فرقانیہ دار المبلغین کوٹ ادو

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

فہرس

تائیدات وتأثرات
مشائخ علماء کرام

اسوۃ الصلحاء مخدوم المشائخ والعلماء فخر نقشبند خواجہ خواجگان

حضرت مولانا **خواجہ خان محمد صاحب** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

حضرت مولانا **محمد عمرقریشی** صاحب دامت برکاتہم العالی کی تصنیف ''**عادلانہ جواب**'' کا جستہ جستہ مطالعہ کیا اور فہرست مضامین دیکھی ہے۔ فقیر کا دل بہت خوش ہوا اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مصنف کے لئے دعا نکلی۔

مماتی فتنہ اہل ایمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اس کی سرکوبی کے لئے جہد مسلسل چاہیئے ۔فقیر دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مصنف کی اس کاوش سعید کو قبول فرماوے اور آئندہ بھی علماء حقہ علماء دیوبند کی ترجمانی کی سعادت نصیب فرماوے آمین

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

کی ایک یادگار تحریر

ملک حاکم خان صاحب

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں انکو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شریعہ کے وہ مکلّف نہیں ہیں روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک پر صحیح پابند فرما کر استقامت نصیب فرماوے۔

فقیر خان محمد عفی عنہ۔ خانقاہ سراجیہ

نوٹ:۔ یہ تحریر حضرت مدظلہ نے خود عنایت فرمائی اور نئے ایڈیشن میں شائع کرنے کا حکم فرمایا۔

قدوۃ العلماء شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

سابق رکن شریعت اپیلٹ بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان

استاذ حدیث دارالعلوم کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين وعلى كل من تبعهم باحسان الى يوم الدين

امابعد جناب مولانا **محمد عمر قریشی ہاشمی** صاحب مدظلہم نے اپنی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' بندہ کو تبصرے کے لئے بھیجی جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔

منکرین حدیث محض اپنی عقل نارسا کی بنیاد پر صحیح احادیث کا انکار کچھ عرصے سے کرتے آئے ہیں لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے اس انکار کے ساتھ استہزاء اور سوقیانہ انداز کلام اختیار کر کے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور جلیل القدر محدثین پر تنقید کی نہیں سب وشتم کی بارش کی ہے جس پر اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ من يضلل الله فلاهادى له

ایک ایسے ہی صاحب نے حال میں حضرت امام بخاریؒ اور متعدد رواۃ حدیث کے بارے میں جو دریدہ دھنی کی ہے جناب **مولانا محمد عمر قریشی** صاحب نے اسی کتاب میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جن جن احادیث پر اعتراضات کئے گئے ہیں ان میں سے ایک ایک کے بارے میں علماء اہلسنت کے موقف کو واضح اور روشن علمی دلائل کے ساتھ بیان

فرمایا ہے جوایک طالب حق کے لئے حق تک پہنچنے کیلئے کافی وافی ہیں البتہ من یضل اللہ فلا هادی له

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کواس خدمت پر جزائے خیر عطاء فرماویں اوران کی اس کاوش کوقبول فرما کراسے خاص وعام کے لئے نافع بنائیں ۔آمین ۔۲۴ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دارالعلوم کراچی نمبر۱۴

حضرت اقدس مدظلہ کا نوازش نامہ بنام حضرت قریشی صاحب مدظلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

گرامی قدر مکرم جناب مولانا محمد عمر قریشی صاحب زید مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نے ممنون فرمایا اوراس کے ساتھ آپ کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' بھی موصول ہوئی جب شروع میں کسی نے میرے پاس ان صاحب کی کتاب کے اقتباسات بھیجے تھے تو یقین نہیں آتا تھا کہ کوئی شخص جو اپنے آپ کو عالم کہتا یا سمجھتا ہو وہ ایسی باتیں لکھ سکتا ہے لیکن **من یضل الله فلاهادی له**

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے تمام اعتراضات کا پردہ چاک کر کے مسلک اہل السنّت کی مدلل ترجمانی فرمائی ہے ۔آپ کے ارشاد کے مطابق چند سطور ارسال خدمت ہیں دعامیں یادرکھنے کی درخواست ہے۔

والسلام ۔بندہ محمد تقی عثمانی

منبع العلوم مخزن الفہوم المحدث الکامل حضرت اقدس مولانا

ڈاکٹر **عبدالرزاق صاحب اسکندر** مدظلہ مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ

بنوری ٹاؤن کراچی

باسمہ تعالیٰ

برادر محترم جناب **مولانا محمد عمر قریشی ہاشمی** صاحب

وفقکم الله تعالیٰ وحفظکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے

مبارک ہو،آپ نے اس تحریفی ،تخریبی اور جاہلی فتنہ کے خلاف،، **عادلانہ جواب** لکھ کر علماء کرام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا اوررسول ﷺ کے اس ارشاد کے مستحق بنے ہیں،

یحمل هذه العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين

(مشکوٰۃ المصابیح ۳۶ بحوالہ بیہقی)

فجزاكم الله عن العلم والعلماء احسن الجزاء وزادكم علماوتوفيقا

والسلام طالب دعا

عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

سید الفضلاء والعلماء فخر المحدثین امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس علامہ

مولانا ابوالزاہد **محمد سرفراز خان صاحب صفدر** مدظلہ

فاضل دارالعلوم دیوبند شریف

نحمده تبارك وتعالىٰ ونصلى ونسلم على رسوله الكريم

وعلى آله واصحابه وأتباعه اجمعين

حضرت والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی خدمت میں حضرت **مولانا محمد عمر قریشی** زید مجدہم کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' پیش کی گئی ہے انہوں نے اس سے اتفاق فرمایا ہے اور موصوف کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دینی و علمی خدمت پر جزائے خیر سے نوازیں۔

آمین یارب العالمین۔۲۔۱۲۔۲۰۰۸

ابوعمار زاہد الراشدی۔خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

جامع الکمال صادق الاحوال فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہ پلندری۔آزاد کشمیر

بسم الله الرحمن الرحيم

محترم المقام حضرت العلامہ مولانا جناب قریشی صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔آپ کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' بذریعہ پارسل وصول ہوئی جناب کی یادآوری اور مہربانی کا شکرگزار ہوں۔

افسوس ہے کہ ضعف عمری کی وجہ سے کوئی طویل تبصرہ یا تقریظ تحریر میں لانے سے بہت قاصر ہوں۔پھر دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کے بعد کسی تبصرہ یا تقریظ کی ضرورت ہی کیا ہے۔

حسن اتفاق کہ صبح درس بخاری میں ابتدائی طور پر بخاری کی کتاب اور اسکے رواۃ کے بارہ گفتگو کے دوران ملتانی صاحب کا ذکر آ گیا جس کا میں نے طلباء کے سامنے بڑے دکھے دل کے ساتھ اظہار خیال کیا۔درس سے فارغ ہوا تو آپ کا پارسل وصول ہوا۔کھولا تو آپ کی کتاب دیکھی۔جستہ جستہ مقام پر نظر پڑی۔دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو قبول فرما کر اس طرح کے فضول لوگوں کی ہفوات سے عامۃ الناس کو گمراہی سے بچنے کا ذریعہ بنائے۔آپ کو اس سعی مشکور پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد گرامی کا صحیح جانشین بنائے۔آمین دعاؤں کا محتاج ہوں

والسلام۔الاحقر محمد یوسف پلندری

۲۳ شوال المکرم ۱۴۲۹

شیخ التفسیر والحدیث بقیۃ السلف حضرت **مولانا عبدالکریم** صاحب مدظلہ

مدیر مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

فاضل دارالعلوم دیوبند شریف

گرامی قدر **مولانا محمد عمر** صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گراں قدر "**عادلانہ جواب**" مل گیا آپ کی جانب اس اعزاز پر دو خوشیاں تو نقد حاصل ہوئیں۔ ایک یہ کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ حضرت مرحوم آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ خالی نہیں ہے اور آپ جیسے باقیات صالحات سے ان کی روح مبارک کو مسرتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ اللھم زد فزد

دوسری مسرت یہ کہ بخاری شریف صدیوں سے مقبول ترین کتاب کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے ذلیل شخص کے خلاف مہر سکوت توڑ دینے کی ابتداء ہوگئی **فلہ الحمد والشکر**

دعا کریں آپ کی اس محنت سے مجھے استفادہ کی توفیق مل جائے۔ حسن خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب کی دعا کا خواستگار ہوں دریغ نہ فرماویں

والسلام۔ ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

جمعہ ۲۴ شوال المکرّم ۱۴۲۹

بقیۃ السلف قدوۃ الخلف محقق اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس

مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند شریف

عزیزم **مولانا محمد عمر** صاحب قریشی زید مجدکم وشرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

تسلیمات مسنونہ کے بعد تحریر ہے کہ آپ کی طرف سے کتاب "**عادلانہ جواب**" بذریعہ ڈاک موصول ہوئی۔ یاد آوری کا بہت بہت شکریہ

میری طبیعت بہت ناساز رہتی ہے پیرانہ سالی کی وجہ سے ضعف غالب ہے اور صاحب فراش ہوں۔ اس وجہ سے کچھ مستقل مطالعہ جاری نہیں رہ سکتا طبیعت بہتر حالت میں ہوئی تو کتاب دیکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چتروڑگڑھی ملتانی کی کتاب کا جواب لکھنے کی ضرورت تھی آپ نے اس کو پورا کردیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ یہ شخص بے دین ہے اور بدگو ہے

والسلام مع الاکرام

محمد نافع۔ محمدی شریف جھنگ

فخر الاماثل محدث جلیل مفکر اسلام حضرت مولانا

ابوعمار زاہد الراشدی صاحب

مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

نحمده وتبارك وتعالىٰ ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

وعلى اله واصحابه واتباعه اجمعين

قرآن مقدس اور بخاری محدث نامی رسالہ میری نظر سے بھی گذرا ہے مگر دو چار صفحات سے زیادہ پڑھنے کی ہمت نہ کرسکا کیونکہ علمی دنیا میں اور اہل علم کے بارے میں سوقیانہ گفتگو پڑھنے یا سننے کا مجھ میں کبھی تحمل نہیں رہا۔

حضرت امام المحدثین محمد ابن اسماعیل بخاری قدس اللہ سرہ العزیز امت کے اکابر اہل علم وفضل میں سے ہیں ان کی علمی و دینی خدمات وافادات سے امت مسلمہ کم وبیش بارہ صدیوں سے مسلسل استفادہ کرتی آرہی ہیں اور ان کے معاندین ومعترضین کی تمام تر مخالفت کے باوجود یہ سلسلہ ان شاءاللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا

دیگر اہل علم کی طرح حضرت امام بخاری کے اجتہادات واستنباطات سے بھی اختلاف کی گنجائش موجود ہے اور بخاری شریف کے مندرجات کے بارے میں علمی گفتگو ہمیشہ سے ہوتی آرہی ہے لیکن علمی گفتگو کا اپنا ایک انداز اور معیار ہوتا ہے۔جبکہ حضرت امام بخاری کے بارے میں مذکورہ رسالہ میں جس لہجے میں گفتگو کی گئی ہے میں اسے کسی بھی درجہ

میں قابل جواب یا قابل التفات نہیں سمجھتا اور غالبا ایسے ہی مواقع کیلئے قرآن کریم نے سلام کہہ کر توجہ دوسری طرف کرلینے کی بات کی ہے۔

حضرت **مولانا محمد عمرقریشی** زیدت مکارمھم ہمارے محترم بزرگ ہیں میں ان کے حوصلے کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ رسالہ نہ صرف پورا پڑھ لیا بلکہ اس کا تفصیلی اور مدلل جواب بھی تحریر فرمادیا جس کی بہت سے حضرات ضرورت محسوس فرمارہے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ بنائیں۔

آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی۔خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

پیرطریقت رہبر شریعت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا

اسفندیارخان صاحب مدظلہ جامعہ دارالخیر کراچی

بندہ حقیر محمد اسفندیار مولانا **محمد عمر قریشی ھاشمی** مدظلہ العالی کی تصنیف ’’**عادلانہ جواب** ‘‘ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور حضرت موصوف کے لیے دعا نکلی۔ الحمدللہ اب بھی ایسے حضرات موجود ہیں جن میں دینی غیرت موجود ہے

اسفندیار جامعہ دارالخیر کراچی

صاحب الرأی الصائب ذو الفہم الثاقب آیۃ الخیر حضرت مولانا

قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مدظلہ

مدیر جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم ....اما بعد

یہ دور اسلاف کی آراء کے خلاف خودرائی کا ہے۔اسلاف سے کٹ کر ہر شخص اپنے نئے نظریات کے مطابق قرآن کو سمجھنا چاہتا ہے اور پھر بعض اوقات قرآن پاک کی بعض آیات کو دوسری آیات سے متعارض سمجھ کر قرآن پاک کی حجیت کا انکار کرتا ہے۔ منکرین حدیث نے اپنی غلط سوچ سے بعض احادیث کو قرآن کے متعارض قرار دیا، بعض لوگ فقہ کے مسائل کو اپنی غلط سوچ کے منافی ہونے کی وجہ سے قرآن یا حدیث کے منافی قرار دیتے ہیں۔

اسی آزادخیال کے نتیجہ میں چند ماہ قبل بخاری شریف کے قرآن پاک سے متضاد ہونے پر ایک کتاب قرآن مقدس اور بخاری محدث کے نام سے شائع ہوئی جن میں ۵۴ احادیث کو کتاب اللہ کے معارض ثابت کر کے بخاری اور بخاری کے راویوں کی کردارکشی کی گئی۔

اس کے جواب میں بہت سے مضمون چھپے مگر ہر اعتراض کا تفصیلی جواب ہر سوال کے تجزیہ کے ساتھ نظر سے نہیں گزرا تھا۔اس کمی کا کافی احساس تھا یہاں تک کہ مناظر اسلام

حضرت **مولانا محمد عمرقریشی** مدظلہ کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' موصول ہوئی اس میں ہراعتراض کاتفصیلی جواب موجود ہے پڑھ کرخوشی ہوئی اورالولد سر لابیہ کانظارہ ہوا۔اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ اس کتاب کوشرف قبولیت سے نوازیں۔

آمین ثم آمین

محمد حنیف جالندھری

۳ ذی الحجہ۱۴۲۹۔۲ دسمبر۲۰۰۸

نوٹ:۔

حضرت والا نے ایک مقام پرنظرثانی کاارشادفرمایاجوکہ کردی گئی

عمدۃ الاقران والاماثل صاحب البیان والبنان حضرت

علامہ **عبدالقیوم حقانی** صاحب مدظلہ مدیرجامعہ ابوہریرہ خالق آبادسرحد

الحمدلحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ

پیرطریقت حضرت العلامہ **مولانا محمد عمر قریشی ہاشمی** دامت برکاتہم ایک بلندپایہ علمی تحقیقی شخصیت ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کومروجہ علوم وفنون میں کافی دسترس عطاءفرمائی ہے۔موصوف خطیب بھی ہیں اورمدرس بھی۔مناظربھی ہیں اورصاحب طرزمصنف بھی۔ادیب بھی ہیں اورپیربھی۔

آپ کے والدگرامی امام اہلسنت علامہ دوست محمد قریشیؒ سے شاید کوئی ہوجوان کے اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔علامہ قریشیؒ نے ایک درجن سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں اکثرفرق باطلہ کے تعاقب میں ہیں۔اصلاح عقائدمیں موصوف کے کارنامے ناقابل فراموش ہیں۔

ان کے جانشین وفرزندارجمندحضرت مولانا **علامہ محمد عمر قریشی** بھی اپنے عظیم والدکےنقش قدم پررواں دواں ہیں ماشاءاللہ مولاناموصوف نے بھی فرق باطلہ کاخوب تعاقب کیاہےاوراپنے والدکےعلوم ومعارف کاترجمان مشن کاعلمبردار اورصحیح جانشین ہونے کاثبوت دیا۔

حال ہی میں انہوں نے اپنی تازہ علمی وقلمی کاوش ''**عادلانہ جواب**'' میں احمد سعیدملتانی کی بدنام زمانہ کتاب قرآن مقدس اوربخاری محدث میں امام بخاری رواۃ بخاری اور صحیح بخاری پرکیئے گئے ۵۴اعتراضات کامسکت اورعادلانہ جواب دیاہے کتاب دیکھنے سے

مولانا کی علمیت اور تحقیق وتدقیق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

الحمد للہ ملتانی کی خرافات کو سب سے پہلے ماہنامہ القاسم نے دنیا پر واضح کیا کہ دنیا میں ایسے غلیظ عقائد رکھنے والے اور سلف صالحین کے خلاف اس طرح جارحانہ اور گستاخانہ زبان وقلم استعمال کرنے والے لوگ بھی ہیں۔الحمد للہ ثم الحمد للہ القاسم کا تیر ہدف پر لگا اور علامہ قریشی نے نہایت مدلل اور مسکت جواب تحریر فرما کر علماء کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔

مولانا نے ''**عادلانہ جواب** ''میں واضح کر دیا ہے کہ ملتانی نے بخاری کی جن روایات کو قرآن کے خلاف ومتضاد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ ملتانی کے قرآن وحدیث سے جہالت کج فہمی اور کم فہمی پر واضح دلیل ہے

یقیناً ''**عادلانہ جواب** ''علم وتحقیق کی دنیا میں ایک نیا اضافہ اور عظیم کارنامہ ہے اس سے مولانا کی علمی استعداد وسعت مطالعہ اور دفاع دین کا جذبہ بھی نمایاں نظر آتا ہے۔اللہ کریم ان کی کوشش کو قبول فرمائیں۔عبدالقیوم حقانی

جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ۔۲ ذوالحجہ ۱۴۲۹

ولی ابن ولی یادگار اسلاف حضرت مولانا

قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

سجادہ نشین خانقاہ مدنی خطیب مدینہ مسجد اٹک شہر

حضرت المحترم زید مجدکم وفضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مع ہدیہ ثمینہ وصول ہوا جزاکم اللہ احسن الجزاء

امام بخاری امیر المؤمنین فی الحدیثؒ کی طرف سے آپ نے گستاخ اور بے ادبوں کے سرخیل احمد سعید ملتانی زندیق لعین کو علمی وتحقیقی جواب دے کرامت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے ضرورت ہے اس پورے شرذمہ قلیلہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ بحمد اللہ ہمارے احباب اس پر کام کر رہے ہیں اگر آسمیں باہم رابطہ رہے تو انشاء اللہ کامیابی جلد ہوگی۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کا بیان آپ نے القاسم میں مطالعہ فرما لیا ہوگا۔ آپ کو انشاء اللہ اپریل کے پہلے ہفتے میں یہاں اٹک کے لئے تکلیف دیں گے۔

والسلام

مخلص خادم ارشد الحسینی

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت مولانا

مفتی محمد صدیق صاحب مدظلہ مدیر مدرسہ عربیہ امداد العلوم محمود کوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بگرامیقدر عزیز حضرت قریشی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ آپ کتاب دے کر چلے گئے اور مجھے اعتکاف کی حالت میں ایک محبوب مشغلہ مل گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اسی دوران کتاب پڑھی

ایک منحوس مغرور متکبر نخوت سے پر مغز موہن علماء وصلحاء کی یاوہ گوئی ہرزہ سرائی کے جواب میں آپ کی علمی متانت سنجیدہ طرز گفتگو وسعت ظرفی نوعمری کے پرسکون علمی جذبات معتمد علیہا کتب سے مضبوط و مستحکم مسکراتے دلائل دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنے والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند علمی کو سنبھال لیا۔ اللھم زد فزد

محدثین ماضی قریب وبعید اور علماء کی طرف سے دفاعی راستہ اختیار کر کے آپ نے ان کی علمی شان کو تحفظ دیا اور کتاب کو اسم بامسمی بنادیا والحمد للہ علی ذالک۔

آپ نے ایک چترے کوڑھی (چتر وڑ گڑھی) کو جس طرح قعر ذلت میں دھکیلا تازیست انشاءاللہ سنبھل نہ پائیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش علمی کو قبول فرمائے

محمد صدیق مدرسہ امداد العلوم محمود کوٹ شہر۔ ۶ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ

مناظر اسلام محقق وقت حضرت العلامہ مولانا ابواحمد نور محمد قادری تونسوی

خطیب مرکزی جامع مسجد ترنڈہ محمد پناہ مدیر الجامعۃ العثمانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واجب الاحترام والتکریم حضرت العلام مولانا **محمد عمر صاحب قریشی ہاشمی** دامت برکاتہم العالیہ

آپ کی تازہ تصنیف ''**عادلانہ جواب**'' بذریعہ ڈاک معہ محبت نامہ موصول ہوا کتاب کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور پڑھا تو ایمان تازہ ہوگیا۔ الحمد للہ آپ اپنے سلف صالحین کے خلف الرشید ہیں۔ اور مسلک حقہ کی خدمت اور حفاظت آپ کی گویا گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کیونکہ اشاعت التوحید والسنّت والوں نے امام بخاری ؒ اور روات بخاری بلکہ پورے ذخیرۂ احادیث کو پرویزیوں کی طرح ناقابل اعتماد گردانے کی ناپاک جسارت کی ہے اور جو گندا مواد عرصہ دراز سے ان کے اذہان میں پک اور ابل رہا تھا اب وہ کھل کر ہر کہ او رمہ کے سامنے آ گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس قلمی جہاد پر جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے دفاع حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کردیا

ایں کار از تو مے آید و مرداں چنیں کنند

اللہ تعالیٰ علم وعمل میں اور جملہ تصانیف میں برکت پیدا فرمائے اور آئندہ کیلئے بھی ہر باطل سے ٹکرانے کی ہمت اور قوت عطاء فرمائے۔

والسلام نور محمد قادری

مجاہد اسلام خطیب اہلسنت حضرت

مولانا **فیض محمد فیض** نقشبندی مدظلہ

خطیب جامع مسجد ملیہ سلیمانیہ سندھ پارلیمنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے شیخ و شیخ زادہ مناظر اسلام پیر طریقت حضرت علامہ **محمد عمر قریشی ھاشمی** دامت برکاتہم جانشین مخدوم العلماء استاذ المناظرین غزالی دوران شیخ الاسلام حضرت علامہ دوست محمد قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ نے ایک ضال ومضل راہ حق سے ہٹے اور گمراہی و بدعقیدگی کی ناپاک ونجس دلدل میں لتھڑے، عقل ودانش سے پیدل شخص، چتروڑ گڑھی کی گھٹیا و ناشائستہ زبان میں تحریر شدہ جاہلانہ کتاب بنام (کتاب قرآن مقدس و بخاری محدث) کا ''**عادلانہ جواب**'' نہایت ہی فاضلانہ وعالمانہ انداز میں لکھ کر اہل علم ومتلاشیان راہ حق پر احسان عظیم فرمایا اور اپنے والد بزرگوار رحمہ اللہ کی صحیح علمی عملی و دینی جانشینی کا حق ادا کیا اور حدیث وسنت دوستی کا ثبوت دیا

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

درحقیقت حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کی یہ پر خلوص کوشش محض فضل خداوندی ومحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثمر وصلہ ہے۔

بندہ ناچیز کی دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت الشیخ کی اس سعی جمیل کو اپنی

درگاہ پاک میں شرف قبولیت سے نوازے نیز اہل علم کے لئے خصوصا اور عامۃ المسلمین کے لئے عموما نفع مند وذریعہ ہدایت ونجات بنائے اور احقاق حق وابطال باطل پر مزید زور بازو وقوۃ قلم نصیب فرمائے۔ آمین

فیض محمد فیض نقشبندی صدر تنظیم اہلسنت سندھ

مہتمم جامعہ اسلامیہ نقشبندیہ فیض آباد کوٹ ادو

مناظر اسلام ترجمان احناف استاذ العلماء حضرت العلامہ

مولانا **محمد انور اوکاڑوی** مدظلہ جامعہ خیر المدارس ملتان

حامدا ومصلیا۔ امابعد

اکابرین امت پر عدم اعتماد کی فضا عام ہو چکی ہے بہت سے لوگوں نے اسلاف سے کٹ کر قرآن وحدیث اور فقہ پر اعتراضات شروع کر دیئے حالانکہ اس میں قرآن وحدیث وفقہ کا قصور نہیں اپنی فہم کا قصور ہے اسی سلسلہ کی ایک کتاب قرآن مقدس اور بخاری محدث احمد سعید چتروڑ گڑھی کی شائع ہوئی جس میں احادیث بخاری اور قرآن پاک میں تضاد ثابت کر کے روایات بخاری، امام بخاری اور رواۃ بخاری پر سخت غلیظ حملے کیے ہیں۔ اگرچہ عنوان محبت قرآن اور دفاع امام ابوحنیفہ کا بھی ہے مگر طرز استدلال منکرین حدیث اور شیعوں والا ہے۔

اس مادر پدر آزادی کی فضا میں لوگوں کے گمراہ ہونے کا سخت اندیشہ تھا اسلیے بعض رسائل میں اور بعض کتب کی صورت میں اس کی تردید کی گئی مگر ہر مضمون میں کچھ علمی تشنگی باقی تھی۔ حضرت **مولانا محمد عمر قریشی ہاشمی** زید مجدہ کے ''**عادلانہ جواب**'' پڑھ کر وہ تشنگی الحمدللہ دور ہو گئی۔

مولانا نے دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ جن احادیث کو قرآن پاک سے متضاد سمجھا گیا ہے۔ الحمدللہ ان میں ذرہ برابر تضاد نہیں البتہ چتروڑی صاحب کی کج فہمی سے یہ تضاد پیدا ہوا۔

ہم چتروڑی کے غلط مفہوم کو قرآن یا حدیث ماننے کے لیے تیار نہیں اہل علم بلکہ عوام کے لیے یہ ''**عادلانہ جواب**'' حفظ ایمان کا تریاق ہے۔ بلکہ بنظر انصاف حامیان چتروڑی بھی اس کا مطالعہ کریں تو انشاءاللہ ان کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ مصنف کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائیں اور دارین میں اجر سے نوازیں۔ آمین

کتبہ محمد انور اوکاڑوی۔ جامعہ خیر المدارس ملتان

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت العلامہ

مولانا عبدالمجید صاحب فاروقی مدظلہ

مدیر جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کریم نے آخرالزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سچا دین عنایت فرمایا وہ آخری دین ہے جس کی بنیاد اللہ کریم کا کلام مقدس ہے اور اس کلام کی تفصیل وتشریح رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے ذمہ لگائی گئی فرمایا

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم (القرآن)

رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد ربانی کی جو تعمیل فرمائی اس کو اہل اسلام ''حدیث'' کہتے ہیں۔ الفاظ قرآن کی تحریف وتبدیلی بے دینوں کے بس کا روگ نہیں اس لئے ہر دور کے بے دینوں نے حدیث کو نشانہ ستم بنایا اور اہل اسلام کو اس سے دور کرنے کی سعی ناتمام کی تاکہ حدیث پاک کو ناقابل اعتماد ٹھہرا کر قرآن کی تفسیر اپنی من مانی مرضی سے کریں جس کے لئے ارشاد فرمایا یضل بہ کثیر اویھدی بہ کثیر ا

امام ہمام بخاری کی ''الجامع الصحیح'' حدیث پاک کی وہ کتاب ہے جس پر پوری امت مسلمہ کو ہر دور میں اعتماد رہا ہے اور یہ وہ مایہ ناز کتاب ہے کہ اس کی ہر حدیث کی سند معتبر رواۃ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ سلم تک جڑی ہوئی ہے۔

کچھ عرصہ قبل احمد سعید نامی ایک صاحب نے انتہائی گھٹیا اور سوقیانہ انداز میں صحیح

بخاری اور اس کے ذی وقار مصنف امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری اور صحیح بخاری کے رواۃ پر گالی سے لبریز ایسی گندی تنقید کی (الامان والحفیظ) اہل علم تو کجا کوئی اجہل اور معمولی حیا والا آدمی بھی ایسی گندی زبان استعمال نہیں کرتا (قرآن مقدس اور بخاری محدث) کے نام سے وہ کتاب شائع ہوئی تو اہل علم میں شدید اضطراب پیدا ہوا اور جواب دینے کے لئے مشورے ہونے لگے اللہ کریم کی توفیق سے قرعہ فال ہمارے مخدوم زادہ محترم علامہ **مولانا محمد عمر قریشی** ابن علامہ زماں مولانا دوست محمد قریشیؒ کے نام نکلا جو الولد سر لابیہ کے مصداق اتم ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کا علمی اور تحقیقی انداز میں ''**عادلانہ جواب**'' تصنیف فرما کر علماء امت کی طرف سے فرض ادا کر دیا اور نقلی دلائل کے ساتھ عقلی طور پر دلنشین انداز میں ہر مسئلہ کی وضاحت کی اہل علم کے دل سے دعائیں نکلیں کہ اللہ کریم اس قابل قدر علمی خدمت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ فجزاہ اللہ عن سائر المسلمین احسن الجزاء واکمل الجزاء آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الف الف الصلوٰۃ والتسلیم

محمد عبدالمجید عفی عنہ

خادم الحدیث جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید

یکم ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ۔30/11/2008

شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت العلامہ مولانا

مفتی حبیب الرحمان صاحب درخواستی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظیم باپ کے عظیم فرزند کا عظیم کارنامہ

حق و باطل کا معرکہ نفوس قدسیہ طائفہ ربانیہ اور شیطانی وطاغوتی ٹولہ کا نظریاتی تقابل ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔

حتی کہ یہ تسلسل اپنے آپ کو سمیٹتے ہوئے ماضی قریب میں وارثان انبیاء علیہم السلام، کاروان ولی اللٰہی، علماء اہلسنت والجماعت، علماء دیوبند زادہم اللہ شرفا اور اسلام کو کمزور کرنے کے لئے اسلام سے عوام الناس کو متنفر کرنے کے لئے انگریز کی سرپرستی میں پھلنے پھولنے والے مختلف گمراہ فرقوں کے درمیان ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

پھر اسی تسلسل کے میدان میں ایک اسلام کا شیر کفر و شرک، رافضیت و خارجیت، منکرین شریعت و طریقت کو للکارتا ہوا نظر آتا ہے میری مراد عارف باللہ استاذ المناظرین خطیب اہلسنت حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی نور اللہ مرقدہ ہیں۔

اب حال ہی میں ایک بدبخت، بدقسمت انسان نے بظاہر امام بخاریؒ کو اور درحقیقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نشانہ بنایا ہے۔العیاذ باللہ

کیونکہ اس بدبخت نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی غیر متلو ہے پر جان بوجھ کر جھوٹے اعتراضات تراشے ہیں۔کلام اللہ وکلام رسول، وحی متلو و وحی غیر متلو کے مابین

تعارض وٹکراؤ شو کر کے ناموس رسالت وعصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ناپاک ہاتھ ڈالنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

فقیر سمجھتا ہے اس بدبخت نے امام بخاری پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی امام بخاری پر اس کا اعتراض بنتا ہے اسلئے کہ اسکا اعتراض تو یہ ہے کہ امام بخاری نے یہ روایات کیوں ذکر کی ہیں یا اعتراض یہ ہے کہ ان احادیث رسول اللہ کو امام بخاری نے اپنی کتاب میں روایۃ لاکر ان ان جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔العیاذ باللہ

فقیر عرض کرتا ہے:۔سوچنے کی بات ہے

(۱) کہ یہ احادیث، احادیث بخاری ہیں یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

(۲) ان احادیث مبارکہ کو صرف امام بخاریؒ اپنی کتاب میں لائے ہیں یا دوسرے ائمہ حدیث نے بھی اپنی کتب احادیث میں ان کو ذکر فرمایا ہے؟

(۳) کیا ان احادیث مبارکہ کو امام بخاری نے براہ راست خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے یا امام بخاری سے پہلے تبع تابعین، تابعین اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے روایت فرمایا ہے؟

اگر یہ احادیث مبارکہ امام بخاری کی اپنی کلام ہوتی یا ان احادیث کو فقط امام بخاری ہی اپنی کتاب میں لاتے یا امام بخاری براہ راست ان احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں تو امام بخاری پر اعتراض کی گنجائش ہوتی اور جبکہ صورت بالکل اس کے برعکس ہے۔

☆جب امام بخاری کی طرح اکثر ائمہ حدیث ان احادیث مبارکہ کو روایۃ اپنی کتب احادیث میں لاتے ہیں تو اس بدبخت نے جملہ ائمہ حدیث پر عدم اعتماد کی ناپاک جسارت

کی ہے

☆اور جب ان احادیث مبارکہ کو امام بخاری نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکیلے روایت نہیں فرمایا بلکہ تبع تابعین، تابعین اور صحابہ کرام نے پہلے روایت فرمایا اور امام بخاری نے بعد میں تو اس بد بخت کے تیروں کا نشانہ پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ،تابعین و تبع تابعین ہیں اور بعد میں کوئی دوسرا

☆ جب یہ احادیث امام بخاری کی باتیں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ہیں تو پھر یہ گستاخانہ انداز خود حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایک کافرانہ جرأت ہے۔

☆ جب دین کے حوالہ سے کلام رسول اللہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔**وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** ۔تو اس بد بخت کی بد بودار گفتگو وتحریر براہ راست اللہ جل جلالہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین ہے۔اعاذنا اللہ منہ

اس بد بخت کی یہ ناپاک تحریر و کتابچہ جو ملعون رشدی کی گستاخیوں کا مجموعہ تھی شائع ہو کر عوام میں تقسیم ہونے لگی تو غیور مسلمانوں میں بالعموم اور علماء کرام میں بالخصوص غیض وغضب کی لہر دوڑ گئی۔کئی علماء اس کتابچہ کا رد لکھنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ادھر میدان حق کا غازی عارف باللہ علامہ قریشی رحمہ اللہ کی روح بے قرار ہو کر پھر میدان عمل میں اتر آئی یعنی اس عظیم باپ کا عظیم فرزند مناظر اسلام پیر طریقت حضرت العلامہ **مولانا محمد عمر قریشی** مدظلہ تحفظ ناموس رسالت کے میدان میں اتر کر سبقت لے گئے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

انہوں نے سب سے پہلے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور اس سعادت عظمیٰ کو حاصل کر کے علماء حق کی ذمہ داری پوری کر دی۔اور علمی حلقہ میں یہ پھر آشکار ہو گیا کہ واقعی عظیم باپ کا فرزند بھی عظیم ہے۔علم وعمل ،تدریس وتصنیف، تحقیق وتدقیق ،خطابت وتحریر اور عشق رسول، غیرت ایمان میں اپنے والد گرامی کا صحیح جانشین ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے برادر محترم مناظر اسلام خطیب اہلسنت حضرت **مولانا محمد عمر قریشی** صاحب مدظلہ کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے ،مسلمانوں کے لئے دجالوں کے دجل سے حفاظت اور امت مسلمہ کے لئے سچی راہنمائی وہدایت کا ذریعہ بنائے۔آمین یارب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد واله اصحابه اجمعین

حبیب الرحمان درخواستی

شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور۔امیر مرکزیہ مجلس علماء اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان۔۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۹

ماہنامہ الفاروق کراچی

ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ صفحہ ۶۰

زیر سرپرستی۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ

فاضل دارالعلوم دیوبند صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کچھ عرصہ قبل ایک صاحب احمد سعید چتروڑی نے امام محدثین محمد بن اسماعیل بخاری کی صحیح بخاری پر انتہائی نامناسب اسلوب میں اعتراضات کئے تھے اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی ثقاہت پر جرح کرتے ہوئے اسے غیر معتمد قرار دینے کی کوشش کی۔ چتروڑی صاحب نے اپنے رسالے کا نام ’’قرآن مقدس اور بخاری محدث‘‘ رکھا۔

مختلف حضرات علماء کرام نے ان کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں جناب **مولانا محمد عمر قریشی صاحب** نے بھی ان کے چون اعتراضات کے تفصیلی جواب دیئے۔

چتروڑی صاحب نے اپنے اعتراضات میں عموماً قرآن کریم اور صحیح بخاری کی روایات کے درمیان تعارض ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جناب مولانا قریشی صاحب نے ہر اعتراض کو نقل کر کے اس کا جواب دیا ہے اور جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک قرآن وحدیث کے صحیح مفاہیم کی وضاحت کی ہے اور ہر بات باحوالہ لکھی ہے اس طرح انہوں نے اہل حق کی طرف سے ایک فریضہ ادا کیا۔

ماہنامہ وفاق المدارس ملتان

شمارہ نمبر ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ دسمبر 2008ء

چند ماہ پہلے مولوی احمد سعید ملتانی نے قرآن مقدس اور بخاری محدث نامی ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے منکرین حدیث اور اہل تشیع کی باتوں کا چربہ لیکر امام بخاری رواۃ بخاری اور احادیث صحیح بخاری پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی انہوں نے کتاب میں انتہائی گھٹیا بازاری اور سوقیانہ انداز اختیار کیا ہے سب سے پہلے ماہنامہ القاسم کے مدیر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے القاسم کے پرچوں میں اس پر تردیدی مضامین لکھ کر علمی حلقوں کو مؤلف کی گمراہی اور کوتاہ بینی سے آگاہ کیا۔

’’**عادلانہ جواب**‘‘ کے نام سے زیر نظر تالیف بھی مذکورہ بالا کتاب کا ایک علمی جواب ہے جسے حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند **مولانا محمد عمر قریشی** صاحب نے مرتب کیا ہے انہوں نے امام بخاری رواۃ بخاری اور احادیث صحیح بخاری کے خلاف ہرزہ سرائیوں پر مشتمل اس کتاب کے 54 اعتراضات کے تحقیقی جوابات دیئے ہیں۔

کتاب کی ابتداء میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کا فتوی بھی نقل کیا گیا ہے جس میں احمد سعید ملتانی کی کتاب کی مذمت کی گئی ہے اور کتاب کے مؤلف کو ضال اور مضل قرار دیا گیا ہے ۔

زیر تبصرہ کتاب پر دارالعلوم کہروڑ پکا کے استاذ حدیث حضرت مولانا محمد منیر احمد منور صاحب کا پیش لفظ ہے جس میں انہوں نے کتاب کی ترتیب وتالیف میں کی گئی محنت وسعی کو سراہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اس کاوش کا دارین میں صلہ عطاء فرمائے۔

مخدوم العلماء ولی کامل حضرت **مولانا ارشاد احمد** صاحب دامت برکاتہم

مدیر وشیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کبیر والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر مکرم مناظر ابن مناظر میدان تحقیق کے شہسوار حضرت علامہ قریشی صاحب زید مجدہ کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' بجواب ''قرآن مقدس بخاری محدث'' مصنفہ احمد سعید چتروڑی نظر سے گزری۔ ماشاء اللہ محققانہ انداز، شستہ وشائستہ وشگفتہ گفتار، دلائل سے بھر پور مخالف کی ہر دلیل کا جواب احسن انداز میں دیا گیا ہے۔ مصنف الولد سر لابیہ کے صحیح مصداق ہیں۔ اپنے والد گرامی حضرت علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے صحیح علمی جانشین ہیں۔ اہل باطل کے نظریات کی تردید اور انکا تعاقب حضرتؒ کا طرہ امتیاز تھا اور یہی خاص ذوق حق تعالیٰ شانہ نے آپ کے خلف الرشید فرزند ارجمند کو بھی عطا فرمایا دعوت وتبلیغ وتدریس کے ساتھ ساتھ میدان تصنیف کے بھی شہسوار ہیں۔ اہل بدعت وروافض وفرقہ لا مذہبیہ کے نظریات کی تردید میں کئی رسائل تصنیف فرما چکے ہیں۔ تازہ تصنیف احمد سعید چتروڑی کے رسالہ ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کا ''**عادلانہ جواب**'' ہے جو کہ علماء طلباء ودین دوست طبقہ کیلئے انتہائی مفید ہے

اللہ تعالیٰ برادر محترم کی اس خدمت دین کو قبول فرمائیں۔ آمین

فقط والسلام

حررہ۔ العبد الضعیف ارشاد احمد عفی عنہ

خادم جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا۔ ۱۴۲۹۔۱۲۔۲۰

استاذ العلماء حضرت **مولانا عبد الرحمٰن جامی** صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم رحیمیہ ملتان مدیر جامعہ حفصہ للبنات الاسلام

باسمہ تعالیٰ وتقدس

برادر عالی مرتبت پیکر علم وعمل مناظر ابن مناظر جانشین حضرت علامہ مولانا دوست محمد قریشی رحمہ اللہ تعالیٰ جناب **مولانا محمد عمر قریشی** زید مجدہم کی کتاب ''**عادلانہ جواب**'' نظر سے گزری آنکھوں کی تبرید وقلب کی تسکین کا ذریعہ بنی، برادر موصوف میرے بچپن کے ہم پیالہ وہم نوالہ،، تکمیل،، ودورہ حدیث،، کے ساتھی وتکراری ہیں۔ آپ کی قابلیت ذکاوت وفطانت میری آنکھوں کا مشاہدہ ہے۔ الولد سر لابیہ کا صحیح مصداق ہیں اپنے والد گرامی قدس سرہ کے تمام کمالات وصفات حسنہ اپنے اندر سموئے ہیں۔ خوش الحان مبلغ،، بے مثال مدرس،، بے نظیر محقق،، عظیم مناظر،، بلند پایہ مصنف،، ہیں۔ اپنے والد گرامی کی طرح اہل باطل کے نظریات کی تردید حضرت قریشی صاحب کا بھی خصوصی امتیاز ہے،، فرقہ لا مذہبیہ،، اہل بدعت،، روافض،، کے خلاف آپ کا قلم،، زبان ہر وقت متحرک رہتے ہیں۔

تازہ ترین تصنیف ایک گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وگستاخ صحابہ رضوان اللہ علیہم وگستاخ ائمہ واولیاء ومحدثین رحمہم اللہ،، ملحد و لا مذہب چتروڑ گڑھی،، کے گستاخانہ سوقیانہ جاہلانہ اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ جس میں برادر مصنف زید مجدہ نے انتہائی متانت وفطانت کے ساتھ ہر اعترض کے مسکت ودندان شکن دلائل سے مرصع جوابات دے کر اہل علم سے خوب تائید وتصویب، تحسین ودعائیں وصول کی ہیں۔ دعا ہے خداوند قدوس حضرت قریشی صاحب کی زندگی میں برکت نصیب فرمائے اور دین متین کی مزید خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

کتبہ عبد الرحمٰن جامی۔ دار العلوم رحیمیہ ملتان۔ ۱۴۲۹۔۱۲۔۲۱

ازدفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

چند ماہ قبل جادۂ مستقیم سے منحرف مولوی احمد سعید ملتانی نے ایک کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کے نام سے لکھی جس میں اس نے نیچریت ورافضیت کا وتیرہ اختیار کرتے ہوئے امام بخاریؒ، رواۃ بخاری اور صحیح احادیث بخاری پر زہر اگلا ہے کیا خوب کہا

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

مناظر اہل سنت حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ کے خلف الرشید حضرت **مولانا محمد عمر قریشی صاحب** مدظلہ نے ''**عادلانہ جواب**'' کے نام سے منصفانہ جواب دے کر جمیع اہل السنۃ والجماعۃ کی جانب سے وکالت کا حق ادا کیا ہے اور آغاز کتاب میں دار العلوم دیوبند کا فتوی (جس میں احمد سعید ملتانی کی مذمت کرتے ہوئے اسے ضال ومضل کہا گیا ہے) نقل کر کے کتاب کی عظمت کو اضعافاً مضاعفۃً کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت **مولانا محمد عمر قریشی** صاحب مدظلہ کی سعی کو مثمرا اور بارآور فرمائیں اور جمیع مسلمانوں اور انسانوں کے لئے باعث ہدایت بنائیں اور چتروڑی فتنہ سے ہم سب کو مامون ومصون فرمائیں۔

آمین ثم آمین بحرمۃ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

غلام رسول دین پوری

خادم ختم نبوت دفتر مرکزیہ ملتان

۱۴۲۹،۱۲،۱۹

مناظر اسلام شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

باسمہ تعالیٰ وتقدس

مخدومی ومخدوم زادہ **مولانا محمد عمر قریشی** زیدہ مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

اس سال اللہ رب العزت نے حجاز مقدس جانے کی سعادت سے سرفراز فرمایا دوران سفر مولانا عبدالقیوم نعمانی کراچی نے آپ کی **عادلانہ جواب** کی اشاعت کی خوش کن خبر سے ممنون فرمایا۔

اسی وقت کتاب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا واپس آ کر ہجوم کار نے گھیر لیا مگر ۱۴ جنوری کو روزنامہ اسلام میں اشتہار پڑھا تو لائبریری کے رفقاء سے کتاب کا معلوم کیا پتہ چلا آپ نے کتاب بھجوائی ہے بعد از عصر سے عشاء تک مکمل حرفاً حرفاً پڑھا آپ نے خوب تعاقب کیا بلکہ تعاقب کا حق ادا کر دیا اور حضرت امام بخاریؒ پر پڑے غبار کو صاف کیا اس خدمت جلیلہ پر مبارک قبول فرمائیں۔

حق تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت نصیب فرمائیں اور ہر لحاظ سے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کا ہمہ جہت جانشین بنائیں، آمین

محتاج دعاء

فقیر اللہ وسایا

دفتر ختم نبوت ملتان

۲۰۰۹،۱،۱۵

شیخ الحدیث والتفسیر حاوی الاصول والفروع استاذ العلماء

حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی

جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

تقریظ منظوم

ملحد وزندیق نے مجروح کی شان نبی ﷺ
اپنے باطن کی خباثت کو کیا اس نے عیاں

کفر کے ایجنٹوں کا کردار ایسا ہی رہا
دین کے داعی دفاع کرتے رہے ہیں ہر زماں

نوجوان فاضل قریشی پہ خدا راضی رہے
اس فریضے کو ادا کرکے ہوئے ہیں دلستاں

بالبراہین عادلانہ کردیا کامل دفاع
شیر کا بیٹا یقیناً ہوتا ہے شیر ژیان

امت محبوب کے ہاتھوں میں دی تلوار تیز
جس سے گستاخوں کے سر کٹتے رہیں گے اور زبان

سر والد کا بھی تو نے حق ادا کرہی دیا
اے میرے لخت جگر نور نظر اور جان جاں

ہے دعا ہردم برائے عافیت علم وفضل
تاکہ ہم باری کریں باطل پہ منظور جہاں

خطیب اسلام جامع المحاسن حضرت علامہ

مولانا قاری محمد امداد اللہ صاحب قاسمی مدظلہ

خطیب جامع مسجد حمزہ برمنگھم (یوکے)

حامداً ومصلیاً اما بعد۔

گذشتہ دنوں پاکستان کے بعض احباب نے امام بخاریؒ، رواۃ بخاری اور روایات بخاری شریف پر کیے گئے چون اعتراضات کا مجموعہ بنام قرآن مقدس اور بخاری محدث پڑھنے کو پیش کی۔ مطالعہ کیا جسمیں مؤلف نے سوقیانہ زبان، گھٹیا انداز تحریر اپناتے ہوئے امیر المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ پر ایسے غیر معقول اعتراضات کیے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جو روافض اور منکرین حدیث ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ احمد سعید ملتانی نے انھیں کی چوری کی ہے کوئی نئی تحقیق وتتبع کارفرما نہیں البتہ بیہودہ طرز بیان وہ انھیں کی ذاتی کاوش ہے۔

حجیت حدیث کا انکار بہت پرانا فتنہ ہے۔ جس کا امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت امام شافعیؒ نے کتاب الام میں، حافظ ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں، امام غزالیؒ نے المستشفع میں، شیخ محمد ابراہیمؒ نے الروض القاسم میں اور شیخ زفر یمانیؒ نے الحدیث والمحدثون میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے رد فرمایا ہے۔

ماضی قریب میں عبداللہ چکڑالوی، احمد دین امرتسری، اسلم جیراجپوری، اور غلام احمد پرویز نے جب اردو خواندہ طبقہ کی نظر میں احادیث طیبہ کو مشکوک کرنے کی ناکام کوشش کی تو حضرات علماء اہل السنۃ والجماعۃ نے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے متانت وسنجیدگی کے

ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں دشمن کی تمام سازشیں ناکام بنادیں

جب یہ کتاب (قرآن مقدس اور بخاری محدث) میرے ہاتھ میں تھی تو میں سوچ میں گم تھا کہ نظر قدرت اس کے دفاع کے لئے کسے منتخب فرماتی ہے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ رب العزت نے یہ عظیم کام برادر مکرم استاذ العلماء حضرت العلامہ مولانا محمد عمر صاحب قریشی مدظلہ کے ہاتھوں پایہ تکمیل کو پہنچایا

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

کتاب واقعی اسم بامسمیٰ ہے اصح الکتب بعد کتاب اللہ پر کئے گئے اعتراضات کا مفصل مدلل مسکت عادلانہ جواب ہے۔

مولانا قریشی مدظلہ میرے دورہ حدیث مبارک کے ساتھی ہیں وہی مبنی بر اخلاص تعلق آج بھی قائم ہے۔ بارہاان کے ہاں جامعہ فرقانیہ /رحیمیہ دارالمبلغین کوٹ ادو میں حاضری ہوئی ہے امسال بھی درجہ قرآن کریم حفظ وناظرہ ودرجہ کتب سے فارغ ہونے والے طلباء کرام کی دستار بندی کی تقریب میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ادارہ کی کارکردگی ہر اعتبار سے لائق تحسین ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا قریشی صاحب مدظلہ کی اس تالیف کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔آمین

محمد امداد اللہ القاسمی

خطیب جامع مسجد حمزہ برمنگھم یوکے 30/8/2008

مناظر اسلام وکیل احناف حضرت العلامہ

مولانا محمد منیر احمد منور صاحب مدظلہ

استاذ التفسیر والحدیث باب العلوم کہروڑ پکا

وامیر اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

امابعد

صراط مستقیم افراط وتفریط کے درمیان راہ اعتدال کا نام ہے اور یہی حق ہے اسی کے طلب کا حکم ہے **اھدنا الصراط المستقیم** اور اسی پر چلنے کا امر ہے **وان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ** اسی نقطۂ اعتدال کو حکمت کہا گیا ہے **ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا** جبکہ ہر چیز میں افراط وتفریط باطل ہے۔

مثلاً باب عقائد میں بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء واولیاء ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہر جگہ حاضر وناظر نہیں۔افراط وتفریط کے یہ دونوں راستے باطل ہیں۔ان کے درمیان راہِ اعتدال اور صراط مستقیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر وناظر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ہر جگہ حاضر وناظر نہیں۔

بعض لوگوں نے معجزات وکرامت کو انبیاء واولیاء کا اختیاری فعل قرار دے کر انبیاء واولیاء کو مختار کل مان لیا جبکہ بعض لوگوں نے معجزات وکرامات کو شرک سمجھ کر ان کا انکار کردیا مگر یہ افراط وتفریط ہے جو باطل ہے۔

صراط مستقیم یہ ہے کہ معجزہ وکرامت اللہ تعالیٰ کے اس خرق عادت فعل کا نام ہے
جو نبی یا ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اس میں نبی یا ولی کے اپنے اختیار کا دخل نہیں ہوتا اس
لئے معجزہ وکرامت نہ شرک ہے اور نہ اس سے انبیاء واولیاء کا مختار کل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ایک فریق نے بعض معجزات وکرامات کی وجہ سے انبیاء واولیاء کو عالم الغیب مان
لیا اور اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کا انکار کردیا۔ دوسرے فریق نے ان معجزات
وکرامات کا انکار کردیا جبکہ اس افراط وتفریط کے درمیان صراط مستقیم یہ ہے کہ وہ معجزات
وکرامات برحق ہیں مگر صفت عالم الغیب کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوسکتا ہے غیر اللہ پر
نہیں..................

ایسے ہی حدیث کے بارہ میں منکرین حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث نہ حجت
ہے نہ اس کی ضرورت ہے صرف قرآن کافی ہے۔ جبکہ منکرین فقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر صحیح
حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس افراط وتفریط کے درمیان راہِ اعتدال یہ ہے کہ حدیث
حجت ہے اور فہم قرآن وفہم دین کے لئے بہت ضروری ہے لیکن ہر صحیح حدیث پر عمل ضروری
نہیں بلکہ بعض حدیثوں پر عمل ہوتا ہے بعض پر عمل نہیں ہوتا جیسے منسوخ احادیث، پیغمبر ﷺ
کی خصوصیات ومعجزات والی احادیث مبارکہ صحیح ہونے کے باوجود امت کے لئے ان پر عمل
کرنا جائز نہیں۔

منکرین حدیث نے صحیح بخاری کی صحت کو مشتبہ اور مشکوک بنا دیا جبکہ منکرین فقہ
نے صحیح بخاری کی صحت سند کو معیار بنا کر صحیح بخاری کی ہر حدیث کو معمول بہ قرار دے رکھا
ہے۔ اس افراط وتفریط کے درمیان راہ اعتدال یہ ہے کہ صحیح بخاری کی احادیث مبارکہ سنداً
صحیح ہیں مگر صحت سند، صحت عمل، کی دلیل نہیں۔ اس لئے صحیح بخاری کی بعض حدیثیں معمول

بہ ہیں اور بعض غیر معمول بہ ہیں۔ جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا، رانیں
کھلی کرنا، نماز میں سلام کرنا، اسی طرح آپ ﷺ کی خصوصیات ومعجزات کی احادیث بھی
معمول بہ نہیں پھر معمول بہ احادیث اور غیر معمول بہ احادیث کے جاننے میں جن شخصیات
پر محدثین نے اعتماد کیا ہے ہمیں بھی انہی پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ وہ مجتہدین اور فقہاء ہیں۔

منکرین حدیث کے انکار حدیث کے مختلف انداز ہیں ایک یہ کہ فلاں حدیث
قرآن کے خلاف ہے اور جو قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہیں ہوسکتی۔ نبی پاک ﷺ
کیسے قرآن کے خلاف حدیث بیان فرما سکتے ہیں۔

گستاخ رسول چتروڑی نے اپنی منحوس کتاب قرآن مقدس اور بخاری محدث
میں منکرین حدیث کی اسی قبیح روش کو اختیار کیا ہے۔ اور رافضیوں کی طرح امام بخاری اور
بخاری کے بعض مسلّم رواۃ پر خوب تبرا کیا ہے۔ اور اس ''علمی بونے'' نے کودکود کر اچھل اچھل
کر ان قد آور شخصیات کی پگڑیاں اچھالنے کی کوشش میں اپنے دین ایمان کو تباہ وبرباد کرلیا
ہے۔ ان جبال علم کے ساتھ ٹکرانے سے ان کا تو کچھ بگڑا نہیں البتہ الامہ احمد سعید سے علمی
خول اور علمی جھول اتر کر ان کا سراپا جہالت سامنے آ گیا ہے۔

احمد سعید کی اس جہالت وحماقت کے سامنے آجانے کے باوجود خطرہ موجود تھا
کہ بعض کم فہم اور ظاہر بین کہیں دھوکہ میں آکر منکر حدیث نہ بن جائیں۔ اس لئے ضرورت
تھی کہ اس کتاب کا جواب لکھ کر اس خطرہ سے عوام الناس کو بچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں امام المناظرین علامہ دوست محمد قریشی رحمہ اللہ کے
مسند نشین حضرت مولانا محمد عمر قریشی صاحب زید مجدہ کو کہ انہوں نے اس کتاب کا
عادلانہ جواب لکھ کر بتا دیا ہے کہ احمد سعید نے بخاری شریف کی جن احادیث

کوقرآن کے خلاف ومتضاد دکھانے کی کوشش کی ہے وہ قرآن کے خلاف نہیں بلکہ احمد سعید نے قرآن وحدیث سے اپنی جہالت، کج فہمی، اور کم فہمی کی وجہ سے ان کو متضاد سمجھ لیا ہے۔

حضرت قریشی زید مجدہ نے **عادلانہ جواب** لکھ کر جہاں سب علماء کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے وہاں یہ کتاب علم وتحقیق کی دنیا میں ایک شاہکار کتاب ہے۔ اس سے مولانا کی علمی استعداد، وسعت مطالعہ، اور دفاع دین کی قابلیت وجذبہ بھی نمایاں ہوتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو قبولیت تامہ و عامہ سے سرفراز فرما کر مولانا موصوف کے لئے نجات کا اور طالبین حق کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

آمین ثم آمین۔

منیر احمد منور

استاذ التفسیر والحدیث باب العلوم کہروڑپکا

وامیر اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

" " " " " " " "

j

حال دل

ملک کے مؤقر جریدہ ماہنامہ القاسم اور دیگر احباب کے ذریعہ قرآن مقدس اور بخاری محدث مصنفہ احمد سعید ملتانی کا تذکرہ پڑھا، سنا۔ دیکھنے کو جی چاہا تلاش بسیار کے باوجود کتاب نہ مل سکی۔ جب قدرت مہربان ہوئی تو خطیب اسلام برادر مکرم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ جنرل سیکرٹری تنظیم اہل السنۃ پاکستان نے ازخود کرم نوازی فرمائی اور ہدیۃً وہ کتاب بھیج دی۔

ان دنوں مسئلہ طلاق ثلاثہ پر تحقیقی کام کی مصروفیت کے سبب تفصیلی مطالعہ نہ کرسکا اس سے فارغ ہونے کے بعد کتاب کو دیکھا، مطالعہ کیا۔ آنکھ کھلی کہ ہمارے ملک اور ہماری صفوں میں بھی

لباس خضر میں ہزاروں رہزن پھرتے ہیں۔

احمد سعید چتروڑی ملتانی نے ایک صد پچیس صفحات کی کتاب میں امیر المؤمنین فی

الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ، رواۃ بخاری، احادیث بخاری کے ساتھ ساتھ اللہ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی معاف نہ کیا (نعوذ باللہ من ذالک)

طرز تحریر اور انداز یہ اپنایا کہ قرآن مقدس کا عنوان قائم کرکے قرآنی آیات کی تفسیر من چاہے انداز میں کی گئی اور پھر بخاری محدث کے عنوان کے تحت بخاری شریف سے روایات نقل کرکے ان کا بھی اپنی ناقص عقل ودانش کے مطابق مفہوم متعین کیا، بعدہ دونوں میں تقابل وتعارض ثابت کرکے جو دل میں آیا سو لکھا۔

تفصیل تو انشاء اللہ آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرماویں گے بطور نمونہ پڑھ سن لیں

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

1 ...... بخاری اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغہ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں .... آپ ﷺ نعوذ باللہ ان سے جنسی کھیل رچائیں اور طبع آزمائی میں مشغول ہو جائیں۔ صفحہ [۵۷۔۵۸]

2 ......ایسا کام تو کوئی چنڈ و باز بھی نہیں کرتا اللہ کے پیغمبر سے کس طرح ممکن تھا۔ صفحہ [۷۰]

3 ......ابن ام مکتوم کے کہنے پر اللہ کے رسول ﷺ نے ازخود آیت میں لکھوا دیا۔ **لاحول ولا قوۃ**۔ صفحہ [۱۰۶]

4 ......آپ ﷺ میں جو لاادری کا اندھیرا تھا تو جبرائیل کی پڑھائی سے دور ہو رہا ہے۔صفحہ [۸۸]

صحابی رسول ﷺ کی گستاخی

صحابی رسول ﷺ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اور ان کی بیٹی منکوحہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق لکھتا ہے

وہ کافرہ اور کافر کی بیٹی تھی صفحہ [۷۰]

حدیث رسول ﷺ کے خلاف

کافروں کا قدیم زمانہ سے پیشہ چلا آ رہا ہے پڑھنے والا اپنا فریضہ ادا کر رہا ہو......اس کے عین مقابلہ میں نعت خوانی دوہڑا بازی شروع کر دے گا یا قال قال رسول اللہ کی لڑھ مچا دے گا۔صفحہ [۸۷]

ان عبارات کو پڑھ کر ارادہ ہوا کہ حتی الوسع خدمت حدیث کی جائے مگر اتنا علمی تحقیقی بوجھ اور میرے علمی طور پر ناتواں کندھے، کوئی مناسبت نظر نہ آئی یہ بھی معلوم ہوا کہ علماء کرام مختلف مقامات پر اس کے جواب لکھنے میں مصروف ہیں تو ارادہ تقریباً ترک کر دیا مگر انہی دنوں میں خواب دیکھا (تفصیل تو نہیں لکھ سکتا) جس میں جواب لکھنے کا حکم ہوا قلم سنبھالا ہمت پکڑی اکابر سے دعائیں لیں اور جواب لکھنا شروع کر دیا۔

میرے عزیز مفتی محمد صادق صاحب کی محنت لائق صد ستائش ہے حوالہ جات کی تلاش میں بہت زیادہ تعاون کیا۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرماویں

یقین فرمائیے اس جواب لکھنے کی غرض صرف اور صرف اپنی قبر اور آخرت سنوارنا ہے اللہ تعالیٰ میری اس خدمت کو منظور فرما کر ذریعہ نجات بنا دیں میرے گناہ معاف فرماویں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرماویں۔آمین ثم آمین

بات کو آسان سے آسان کرنے کی حد درجہ کوشش کی گئی ہے۔الآمۃ احمد سعید کی تصنیف قرآن مقدس اور بخاری محدث کے تعارضات عموماً ملخصاً نقل کیئے گئے ہاں کہیں کہیں مکمل طور پر یا اکثر حصہ بھی نقل کر دیا گیا ہے

حوالہ جات کے نقل کرنے میں پوری احتیاط سے کام لیا گیا ہے مگر پھر بھی غلطی خارج از امکان نہیں۔مطلع کرنے پر خوشی ہوگی

محمد عمر قریشی عفا اللہ عنہ

خادم مدرسہ فرقانیہ دار المبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ

" " " " " " " "

مقدمہ

P

اصطلاح محدثین رحمہم اللہ میں حدیث کی تعریف **اقوال النبی و افعالہ و احوالہ** سے کی جاتی ہے۔ کیونکہ محدث کی غرض آنحضرت ﷺ کے تمام منتسبات ومضافات خواہ وہ اقوال ہوں، یا احوال ہوں۔ اختیاریہ ہوں یا غیر اختیاریہ ہوں ان سب کو جمع کر کے امت تک پہنچانا ہوتی ہے

اس علم شریف کا موضوع **ذات النبی ﷺ من حیث الرسالۃ** اور غرض اس کی اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں آنحضرت ﷺ کی سنت طیبہ پر عمل کر کے رضاء خداوندی اور سعادت ابدیہ کو حاصل کرنا ہے۔

اسکی شرافت وعظمت سمجھنے کے لئے اس قدر کافی ہے کہ حدیث اس ذات والاصفات سے صادر ہونے والے امور کا نام ہے جس کا مقام **وما ینطق عن الھوی☆**

ان ھوالا وحی یوحیٰ ہے۔

یادرکھیں علم قرآن اگر اسلامی ودینی علوم میں بمنزلہ قلب ہے تو علم حدیث کو شہ رگ کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ آیات طیبات کا شان نزول ان کی تفسیر، قرآنی احکام کی توضیح، عموم کی تخصیص، مبہم کی تعیین وغیرہ علم حدیث کی مرہون منت ہیں۔

بلکہ حامل قرآن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اخلاق کریمانہ امت تک اسی علم حدیث کے ذریعہ پہنچتے ہیں۔ نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی **ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ.**

[مشکوٰۃ۔ صفحہ [۳۱]

میں نے تمھارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آگئی کہ

1 ......قرآن کریم اور سنت نبی ﷺ قیامت تک سرچشمہ ہدایت رہینگے۔

2 ......اسلام کی صحیح تصویر اور اسلام کی صحیح تعلیم قرآن وسنت کی باہمی تطبیق سے حاصل ہوگی۔

جس قادر مطلق نے قرآن کریم کی حفاظت کرنی ہے احادیث طیبہ کی حفاظت بھی اسی کے ذمہ ہے۔ اگر کسی نے ان کو ایک دوسرے سے الگ کرنا چاہا تو وہ شخص صراط مستقیم سے کوسوں دور ہوگا۔ تاریخ اسلام پر نظر رکھنے والا اچھی طرح جانتا ہے کہ اسلام میں بدعتی فرقے پیدا ہونے کا سبب قرآن وسنت میں تفریق وتحریف ہے۔

قدیم باتیں چھوڑیئے آج بھی صرف قرآن کریم کو ہر ضرورت کا حل اور ہر مسئلہ

کے لئے کافی اور اپنی عقل وفہم کو اسکی تشریح کے لئے کافی تر سمجھنے والوں نے حجیت حدیث، حیات برزخی، شفاعت پیغمبر اور معجزات کا انکار کردیا۔ جس طرح ایک جماعت صرف حدیث کا نعرہ لگا کر فقہ سے ہاتھ دھوبیٹھی ہے اسی طرح منکرین حجیت حدیث نے بھی صرف قرآن کا نعرہ لگا کر احادیث مبارکہ کے پورے ذخیرہ کو نا قابل اعتماد بنانے کی ناکام سعی کی ہے۔ بعض کو یہ کہتے بھی سنا گیا کہ حدیث وتاریخ کی ایک ہی حیثیت ہے۔

اناللہ و انا الیہ راجعون حالانکہ

1 ......حدیث ایک ذات واحد سے متعلق حالات وواقعات کا نام ہے جن کو جمع کرنا آسان ہے جبکہ تاریخ میں منتشر ومختلف اشخاص کے حالات کو جمع کیا جاتا ہے جو بہت مشکل ہے۔

2 ......حدیث پاک کو روایت کرنے والے اصحاب رسول ﷺ موقع کے گواہ ہیں جبکہ تاریخ میں موقع کا گواہ اول تو ہوگا نہیں اگر ہوگا تو ایک یا دو۔

3 ......تاریخی واقعہ کے راوی تین سے زائد نہیں ملتے جبکہ احادیث کے راوی ایک لاکھ سے زائد نفوس قدسیہ ہیں۔

4 ......تاریخ کے راوی کو بجز حالات وواقعات بیان کرنے کے اصل واقعہ وشخص سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ہے جبکہ حدیث کے راوی وہ ہیں جنہوں نے حضرت ﷺ پر جان، مال، اولاد، عزت، وطن سب کچھ قربان کردیا۔

میرے ان معروضات کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں چولی دامن کا ساتھ ہے حدیث کی حجیت قرآن بیان کرتا ہے تو قرآن کی تفسیر وتشریح حدیث رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہے۔

حجیت حدیث کے دلائل قرآن مجید سے

1 ......**وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امراً ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً مبينا** [النساء]

2 ......**انا انزلنا اليک الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراک الله**

3 ......**فلا وربک لا يؤمنون حتى يحكموک فى ماشجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حرجاً مما قضيت ويسلموا تسليماً**

4 ......**من يطع الرسول فقد اطاع الله**

5 ......**وما اتكم الرسول فخذوه ومانهكم عنه فانتهوا** [حشر]

6 ......**قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر ولا يحرمون ماحرم الله ورسوله** [توبه]

7 ......**وانزلنا اليک الذكر لتبين للناس مانزل اليهم** [نحل]

8 ......**وان تطيعوه تهتدوا** [نور]

ان آیات مبارکہ نے جہاں حیثیت نبوی ﷺ کو واضح فرمایا وہاں اقوال وافعال

واحوال کی حجیت کو بھی نہایت صراحت سے بیان کیا ہے

وہ آیات مقدسہ جن کا مطلب سمجھنا احادیث پر موقوف ہے

1 ......الاتنصروه فقد نصره الله اذاخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذهما فى الغار

2 ...... عبس وتولى ان جاءه الاعمىٰ

3 ......والذين اتخذوا مسجدًا ضِررًا وكفرًا وتفريقا بين المؤمنين [الاية]

4 ...... وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم [الاية]

5 ......ولا تصل على احد منهم مات ابداً [الاية]

6 ......ياايها الذين آمنوا اذانودى للصلوه من يوم الجمعة [الآية]

ان آیات طیبات میں بھی اہم واقعات واحکام کی طرف اشارہ ہے جن کو سمجھنے کے لئے احادیث رسول اللہ ﷺ کے بغیر چارہ نہیں

تاریخ علم حدیث

عرب فطرتاً قوی الحافظہ ہونے کے سبب لکھنے پر حفظ کرنے کو ترجیح دیتے تھے بلکہ پہلی صدی ہجری تک علماء عرب عام طور پر کتابت پر زیادہ توجہ کو بنظر تعجب دیکھا کرتے تھے

تاہم یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ عہد نبوت ﷺ میں حدیث پاک کی مطلقاً کتابت ہی نہیں کی گئی کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو Z کے پاس ایک ہزار احادیث کا لکھا ہوا مجموعہ موجود تھا جس کا نام الصادقہ تھا۔

1 ......سنن دارمی جلد [۱] صفحہ [۱۳۶] پر ہے حضرت عبداللہ بن عمرو Z فرماتے ہیں میں حضرت ﷺ کی ہر بات لکھ لیتا تھا۔ مجھے بعض احباب نے کہا

تكتب كل شئى سمعته من رسول الله ورسول الله بشر يتكلم فى الغضب والرضاء فامسكت عن الكتابة

آپ Z حضرت ﷺ سے ہر سنی بات نوٹ کر لیتے ہو حالانکہ حضرت ﷺ کبھی ناراض ہوتے ہیں، کبھی خوش ہوتے ہیں تو میں یہ سن کر لکھنے سے رک گیا۔

ایک دن یہی بات حضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں گذارش کر دی تو آپ ﷺ نے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا **اكتب فوالذى نفسى بيده ماخرج منه الا حق** لکھا کر مجھے اپنے اللہ کی قسم میرے منہ سے بجز سچ وحق کے کچھ نہیں نکلتا۔

2 ......حضرت ابوھریرہ Z فرماتے ہیں کوئی بھی صحابی رسول ﷺ مجھ سے زیادہ احادیث بیان کرنے والا نہیں۔ سوائے عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ لکھتے تھے۔

ليس احد من اصحاب رسول الله اكثر حديثاً عن النبى ﷺ منى الا ماكان من عبدالله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب سنن دارمى جلد [۱]صفحه [۱۳۶]

3 ......حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث کا لکھا ہوا مجموعہ تھا جس میں

دیت اور دیگر مسائل موجود تھے۔

عن ابی جُحیفة قال قلت لعلیؓ هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله اوفهم اعطیه رجل مسلم اومافی هذه الصحیفة قال قلت ومافی هذه الصحیفة قال العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مسلم بکافر .

بخاری جلد [ا]صفحه [۲۱]

4 .....حضرت ابوھریرہ Z کے شاگرد رشید جناب بشر بن نَہیک فرماتے ہیں

کنت اکتب ماسمع من ابی هریرةؓفلمااردت ان افارقه اتیته بکتابه فقرأت علیه وقلت هذا ماسمعت منک قال نعم ، **سنن دارمی جلد[ا]صفحه[۱۳۸]**

میں جو احادیث حضرت ابوھریرہ Z سے سنتا لکھتا جاتا جب درس مکمل کرکے آنے لگا تو میں نے وہ لکھا ہوا مجموعہ حدیث پڑھ کر سنایا اور یہ بھی عرض کیا **ھذا سمعت منک** یہ وہ حدیثیں ہیں جو میں نے آپ سے سنی ہیں آپ Z نے مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے فرمایانعم جی ہاں

5 .....حضرت ابن عمر Z فرماتے تھے۔

قیدوا هذاالعلم بالکتاب.

سنن دارمی جلد[ا]صفحه[۱۳۸]

ان حوالہ جات سے میرے مدعی کی تصدیق ہوگئی کہ آنحضرت ﷺاور دورصحابہ

میں بھی حدیث لکھے جانے کے واقعات ملتے ہیں۔ہاں زیادہ تر توجہ حفظ کی طرف تھی۔

کیا حفظ کے سلسلہ میں عقل پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

میرے محترم دوستو:۔

اللہ رب العزت نے اس امت پر جہاں دیگر انعامات فرمائے ہیں ان میں سے ایک قوت حافظہ بھی ہے۔

1 .....حضرت قتادہ فرماتے ہیں

اعطی الله هذاالامة من الحفظ مالم یعط احدا من الامم خاصةخصهم الله بها:

زرقانی بحواله تدوین حدیث صفحه[۹۸]

2 .....حضرت سیدنا ابوھریرہ Z فرماتے ہیں

فمانسیت شیئاحدثنی به

اسد الغابه جلد [٦]صفحه[۳۱۴]

3 .....حضرت قتادہ، حضرت سعید بن المسیب Z کی خدمت میں مدینہ طیبہ حاضر ہوکر اخذ فیض کرنے لگے حضرت قتادہ مسئلہ پر مسئلہ پوچھتے رہے اور سوال پر سوال کرتے رہے۔کچھ دن تو حضرت سعید Z خاموش رہے آخر ایک دن فرمایا جو کچھ سن چکے ہوا سے یاد کرلیا؟

جواباً حضرت قتادہ نے عرض کی **سألتک عن کذافقلت فیه کذا**

وسألتک عن کذا فقلت فيه کذا میں نے فلاں سوال کیا تھا آپ نے فلاں جواب دیا تھا۔ میں نے فلاں سوال کیا تھا آپ نے فلاں جوابدیا تھا۔ بالآخر حضرت سعید Z نے فرمایا**ماکنت اظن ان اللہ خلق مثلک** میں نہیں سمجھتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ جیسا انسان بھی پیدا فرمایا ہے۔

طبقات ابن سعد جلد[۵]صفحہ۲۶۴]

4 ......حضرت امام بن راہویہؒ آپ علم حدیث میں بلند پایہ امام ہیں حفظ وضبط میں ضرب المثل تھے ایک مرتبہ عبداللہ طاہر کا امیر خراسان کی دربار میں کسی عالم سے مناظرہ ہو گیا اثناء گفتگو ایک کتاب کی عبارت پر اختلاف ہوا۔

آپ نے امیر خراسان سے کہا کتب خانہ سے فلاں کتاب اٹھاؤ کتاب آ گئی آپ نے فرمایا**عد من الکتاب احدی عشرة ورقة ثم عد سبعة اسطر** کتاب کے گیارہ ورق شمار کریں اور اسکی ساتویں سطر ملاحظہ کریں جب دیکھا گیا تو ابن راہویہ کی بات من وعن موجود تھی امیر نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا**علمت انک تحفظ المسائل ولکنی اعجب لحفظک ھذا المشاھدة**

یہ تو میں جانتا تھا آپ کو مسائل از بر ہیں مگر آپ کی قوت حافظہ کے اس مشاہدہ نے مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے۔ تاریخ دمشق۔ ابن عساکر

5 ......دور نہ جایئے جب مرزائیت کے خلاف مشہور مقدمہ بہاول پور میں آیۃ من آیات اللہ سیدی وسندی حضرت اقدس سید محمد انور شاہ کشمیری تشریف لائے تو مرزائی نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت کی عبارت پیش کر کے پورے ہال کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

اس وقت محدث جلیل حضرت کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا جج صاحب آج سے

بتیس سال پہلے میں نے یہ کتاب دیکھی تھی فریق مخالف عبارت میں دھوکہ دے رہا ہے اسے کہو اصل عبارت پڑھے جب جج کے کہنے پر مکمل عبارت پڑھی گئی تو عبارت کا مفہوم وہی تھا جو حضرت شاہ صاحب نے بیان فرمایا۔ گویا بتیس سال پہلے کی بات یاد تھی۔

ایسے محیر العقول واقعات سے کتب لبریز ہیں متقدمین ومتاخرین میں ایسے نفوس قدسیہ کی کمی نہیں۔

احتیاط فی الحدیث

1 ......حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کان لا یرضی الا یسمع الحدیث عشرین مرة

جب تک حضرت ﷺ کی حدیث بیس مرتبہ نہ سن لیتے چین نہ آتا۔

2 ......حضرت معن فرماتے ہیں۔

امام مالک سے جتنی روایت بیان کرتا ہوں **قد سمعته منه نحواً او اکثر من ثلثین مرة**

3 ......حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔

کل حدیث لا یکون عندی من مائة وجه فانا فیه یتیم

تفصیل تو بڑی کتب میں لکھی جاتی ہے یہ مختصر تالیف ہے سب کا احاطہ مشکل ہے بتانا یہ چاہتا ہوں حضرت پاک ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کے زمانہ میں بھی حدیث کی کتابت کیجاتی تھی ان لوگوں کا حافظہ بے مثال تھا نیز یہ حضرات احتیاط فی الحدیث کا حق ادا فرماتے تھے۔

یوں تو اس علم وفن کی خدمت میں ہزاروں نام آتے ہیں آتے رہینگے مگر میں نے اس مقام پر کچھ تذکرہ خیر امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری نور اللہ مرقدہ کا کرنا ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری نور اللہ مرقدہ

اسم گرامی ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری

ولادت ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعہ

وفات ۲۵۶ھ بعد نماز عشاء

آپ نے ابتدائی تعلیم والدہ محترمہ کی زیر نگرانی حاصل کی بخارا میں امام داخلی کے تشریف لانے کے سبب ان کی خدمت بھی آنا جانا رہا جب آپ کی عمر سولہ سال کی ہوئی امام عبداللہ بن مبارک (تلمیذ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ) کی کتب یاد تھیں۔ تحصیل علم کے سلسلہ میں مصر، شام، حجاز، بغداد، بصرہ اور بے شمار مرتبہ کوفہ کے اسفار فرمائے۔

شیوخ واساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے زائد لکھی گئی ہے۔

فائدہ

ثلاثیات بخاری میں سے ۲۰ حدیثیں حنفی شیوخ سے روایت کی گئی ہیں حضرت مکی بن ابراہیم سے گیارہ۔ ابو عاصم النبیل سے چھ۔ اور محمد بن

عبداللہ انصاری سے تین۔

انوار الباری جلد [۲] صفحہ [۲۱۹]

قوت حافظہ کے چند واقعات

1 ......حاشد بن اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ میرے ساتھ مشائخ کی خدمت پڑھنے گئے۔ نہ قلم، نہ دوات، نہ کاغذ۔ ایک دن میں نے کہا جب آپ احادیث لکھتے نہیں تو پھر آپ کے پڑھنے کا کیا فائدہ؟

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا لکھے ہوئے رجسٹر نکالو میں تمہیں ترتیب وار احادیث یاد سناتا ہوں۔ حاشد فرماتے ہیں سولہ دن کا سبق پندرہ ہزار حدیثیں آپ نے یاد سنادیں بلکہ ہم نے اپنے نوشتوں کی تصحیح کی۔

2 ......جب آپ بخارا تشریف لائے تو چار صد علماء نے بغرض امتحان ایک سو احادیث کے متون واسانید میں غیر معمولی تغیر کر کے امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیئے مگر امام بخاری رحمہ اللہ نے منٹوں میں وہ گتھی سلجھادی۔

3 ......حضرت امام اسحاق بن راہویہ

امام بخاری سے اپنی نسبت فرمانے لگے میں ایسے آدمی سے واقف ہوں جس کے دماغ میں ستر ہزار حدیث محفوظ ہے۔ آپ نے فرمایا اس نگارخانہ میں ایک اور شخص ہے جو دو لاکھ حدیث پر عبور رکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے اسی وقت اتنی یاد ہوں ورنہ علماء نے لکھا ہے کہ آپ کو چھ لاکھ سے زائد احادیث یاد تھیں۔

یوں تو امام بخاری کی تصنیفات کی تعداد پچیس سے زائد ہے مگر قدرت نے جو شہرت ومقبولیت بخاری شریف کو عطاء فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔تقریباً ۲۱۷ھ میں جب آپ کی عمر ۲۳ سال کے قریب تھی اس کتاب کی تصنیف کا آغاز کیا۔

آپ خود فرماتے ہیں میں نے الجامع الصحیح کو بیت الحرام میں تصنیف کیا اور تراجم ابواب مسجد نبوی ﷺ میں منبر شریف اور روضہ اقدس کے درمیان لکھے۔

بقول علامہ نووی بخاری شریف میں[۷۲۷۵]احادیث موجود ہیں اس کی عنداللہ مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے

1 ......اس کے ایک سو سے زائد شروحات وحواشی لکھے جاچکے ہیں اور ابھی بھی خدمت جاری ہے۔

2 ......نوے ہزار محدثین نے آپ سے (امام بخاری) بلاواسطہ بخاری شریف سنی

3 ......ابو یزید مروزی فرماتے ہیں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا۔ابو یزید ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی جناب کی کتاب کون سی ہے تو حضرت ﷺ کی ذات بابرکات نے فرمایا محمد بن اسماعیل کی الجامع الصحیح۔سبحان اللہ سبحان اللہ (ملخصاً از حالات مصنفین مولانا گنگوہی)

اکابر علماء امت اور امام بخاری رحمہ اللہ

1 ......محدث جلیل امام ابواسحاق فرماتے ہیں

من ارا دان ینظر الی فقیہ بحقه وصدقه فلینظر الی محمد بن اسماعیل

اگر کسی نے حقیقی فقیہ دیکھنا ہو تو امام بخاری کو دیکھے

2 ......یحییٰ بن جعفر فرماتے ہیں

لو قدرت ان ازید فی عمر محمد بن اسماعیل من عمری لفعلت فان موتی یکون موت رجل واحد وموته ذهاب العلم

اگر میری عمر کا کچھ حصہ امام بخاری کو مل سکتا تو میں ضرور انہیں دیتا کیونکہ میری موت ایک آدمی کی موت ہے اور ان کی موت سے علم جاتا رہے گا۔

3 ......حضرت عبدان فرماتے ہیں

مارأیت بعینی شاباً ابصر من هذا واشار الی محمد بن اسماعیل

میری آنکھ نے امام بخاری سے بڑھ کر صاحب بصیرت عالم نہیں دیکھا۔

4 ......حضرت نعیم بن حماد فرماتے ہیں

محمد بن اسماعیل فقیه هذه الامة

امام بخاری اس امت کے بڑے فقیہ ہیں

5 ......حضرت علی بن حجر فرماتے ہیں

خراسان نے تین عالم پیدا کیئے ہیں۔ابو زرعہ۔محمد بن اسماعیل۔ عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی مگر **محمد عندی ابصر هم**

واعلمهم وافقههم مگران میں سے امام بخاری بڑے فقیہ عالم

اور صاحب بصیرت تھے۔

6 ......امام بخاری کی تشریف آوری پر امام بغداد فرمانے لگے

اليوم دخل سيد الفقهاء. آج سید الفقہا تشریف لائے

7 ......حضرت ابوعمار حضرت امام بخاری کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لا اعلم انی رأیت مثله کانه لم یخلق الاللحدیث

میں نے ان جیسا عالم نہیں دیکھا معلوم ہوتا ہے اللہ نے انہیں پیدا ہی

خدمت حدیث کے لئے کیا تھا۔

8 ......حضرت محمد بن بشار فرماتے ہیں

لم یدخل البصرة رجل اعلم بالحدیث من اخینا ابی عبدالله

بصرہ میں امام بخاری سے بڑے حدیث کے عالم نہیں آئے

9 ......حضرت قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں۔

نظرت فی الحدیث ونظرت فی الرأی وجالست الفقها والزهاد والعباد مارأیت منذعقلت مثل محمد بن اسماعیل

میں نے محدثین وفقہا اور اولیاء اللہ میں نظر ڈالی ہے مگر امام بخاری

سے بڑا آدمی نہیں دیکھا۔

ان مشائخ وبزرگان دین نے اپنے اپنے دور کے مطابق اور اپنی معلومات کے

مطابق بڑے احسن انداز میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔

......آخر میں علامہ جرجانی کی بات نقل کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں میں نے عبدالواحد بن آدم الطّواویسی سے سنا فرماتے

تھے میں نے خواب میں حضرت پاک ﷺ کو مع اصحاب دیکھا وہ ایک

جگہ پر منتظر کھڑے ہیں میں نے گذارش کی ماوقوفک یارسو ل

الله قال انتظر محمد بن اسماعیل البخاری حضرت ﷺ

کیوں کھڑے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کی

انتظار ہے

شیخ عبدالواحد بن آدم فرماتے ہیں کچھ دن بعد امام بخاری کے سانحہ ارتحال کی خبر

ملی میں نے حساب لگایا **توقدمات فی الساعة التی رأیت النبی** ﷺ **فیها**

[سیر اعلام النبلاء جلد [۳]

مگر افسوس صد افسوس

ہمارے وطن عزیز مملکت خداداد پاکستان میں گذشتہ دنوں ایک کتاب بنام قرآن

مقدس اور بخاری محدث شائع ہوئی (جس کے مؤلف احمد سعید ملتانی ہیں اور ناشر محمد منظور

معاویہ خادم مرکزی اشاعت التوحید والسنۃ لکھا ہوا ہے)

اس کتاب میں دل کھول کر امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ

،رواۃ بخاری رحمہم اللہ اور احادیث بخاری پر بازاری زبان، آوارہ قلم، بے ہودہ طرز تحریر سے

جارحانہ، ظالمانہ، بے رحمانہ حملے کئے گئے۔ ملاحظہ فرماویں

امام بخاری کے خلاف

{1}......بخاری ضعیف فی الحدیث اور متعصب ہے۔

قرآن مقدس اور بخاری محدث صفحہ [۱]

{2}......غالباً امام بخاری کو تعصب نے اپنے اساتذہ اور شاگردوں سے الگ اور اکیلا کردیا۔ صفحہ [۲]

{3}......ان کی روایات قرآن کے خلاف واقع ہوئی ہیں...... دوسرے محدثین کی ہزاروں غلطیوں پر بھی ایک غلطی امام بخاری کی بھاری ہے۔ صفحہ [۴]

{4}......اب دیکھو ایسی غلطی کسی دوسرے محدث نے کی ان کی ہزارہا غلطیوں پر بھی ان کی ایک غلطی بھاری ہے۔ صفحہ [۴]

{5}......امام بخاری جس طرح سب سے بڑا سرتاج محدثین ہے ان کی غلطی بھی ہوگی تو تمام غلطیوں کی سرتاج ہوگی۔ صفحہ [۴]

{6}......اس قدر قرآن کے مفہوم میں بصیرت حاصل کرنے کی سعی مشکور نہ فرمائی۔ صفحہ [۶]

{7}......ہاں یہ کہنا کہ جس روایت کو امام بخاری پاس کردیں بس وہ پل سے پار ہوگئی تو یہ صریح غلط ہے۔ صفحہ [۷]

{8}......ہم امام بخاری پر یہی الزام لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے رواۃ کی بات کو قرآن پر پرکھنے کی کوشش بہت ہی کم کی ہے۔

صفحہ [۸]

{9}......امام بخاری نے جب اپنی کتاب کا نام رکھا الجامع المسند الصحیح تو پھر ان کی کتاب میں باطل روایات غیر مسند غیر صحیح............روایات کیوں پائی جاتی ہیں۔ صفحہ [۹]

{10}......امام بخاری نے صریحا قرآن کی نص قطعی کے خلاف مردہ کے جنازہ پر بولنے اور مردہ کے سننے کی جھوٹی روایت پیش کی۔

صفحہ [۱۱]

{11}...... چنانچہ جس محدث کی نظر صرف جمع روایات پر تھی ان کی کتب میں قرآنی بصیرت بہت ہی کم ہے۔ صفحہ [۱۲]

{12}......امام بخاری چونکہ روایت کے پرستار تھے قرآنی بصیرت سے خالی آدمی امام اعظم کو خداع نہ کہے تو اور کیا کہے۔ صفحہ [۱۲]

{13}......نہ بخاری کو قرآن کا علم نہ انکے امام زہری کو علم نہ امام بخاری کو آپ ﷺ کی حیثیت نبویہ کا پاس نہ زہری ایسے بکواسی آدمی کو

صفحہ [۱۴]

{14}......امام بخاری جس نے جھانسہ تو دیا تھا کہ میری کتاب مسند ہے لیکن زہری ایسے بکواسی کی مرسل روایت............صفحہ [۱۴]

{15}......کیا امام بخاری کا تدین ہے یا لعنتی راویوں کی کاٹا گری کیا امام بخاری اس جرم سے بری ہو سکتے ہیں اگر لعنتی راویوں نے بکواس تیار کیا ہے تو امام بخاری اتنا بے بصیرت تھا کہ ان کو کچھ بھی نہ سوجھا

کہ میں اس خرافت کو کیسے درج کتاب کر رہا ہوں   صفحہ [۱۵]

{16} ......قرآن کے قطعاً مخالف امام بخاری نے بذریعہ ہشام کذاب مدلس آپ ﷺ پر شرک وکفر کا اثر ماننا ثابت کیا ہے۔

صفحہ [۱۷]

{17}......جناب بخاری کو عصمت نبویہ کا خیال نہیں آیا صفحہ [۱۷]

{18} ......کاش بخاری کو قرآن کی بصیرت اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عبور حاصل ہوتا   صفحہ [۱۸]

{19}......بخاری محدث رب کی توہین صفحہ   [۱۹]

{20}......امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب الرقاق صفحہ [۹۶۳] پر بڑے جذبات کے ساتھ یہود ونصاری کے مذہب کی ترجمانی کر کے قرآن سے بغاوت اور خود اللہ کریم سے بغاوت کی روایت ٹانک دی ہے۔

{21}......قرآن میں عدم بصیرت کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو امام بخاری نے اللہ کا وعدہ بنا دیا   صفحہ [۲۴]

{22}...... آپ نے شاید کبھی قرآنی بصیرت کا خیال تک نہیں فرمایا۔   صفحہ [۲۵]

{23}......لیکن شومی قسمت کہ اسناد کے چکر میں پڑنے اور مفہوم قرآن کو مہجور کرنے والے رواۃ نے امام بخاری کو بھی ایسا الجھا دیا کہ نہ ان کو قرآن کی تصریح سے آگاہی ہوئی نہ سیرت نبویہ کا پاس آیا

نہ صحابہ کرام کی پاک طینت کو سوچا۔   صفحہ [۲۷]

{24}......لیکن اللہ معاف فرمائے امام بخاری بے حیا راویوں پر اعتماد کلی کر کے رسول اللہ ﷺ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں صفحہ [۳۱]

{25}......لیکن امام بخاری روایت درج کتاب کرتے ہوئے شاید غیر شعوری حالت میں تھے۔   صفحہ [۳۲]

{26}......امام بخاری کا اصل مشن روایات کا ڈھیر لگانا ہے قرآن میں بصیرت حاصل کرنا یا قرآن کو مقدم رکھنا ان کے زاویہ خیال میں بھی نہیں ہے۔   صفحہ [۳۴]

{27}......تعجب تو بخاری پر ہے کہ انہوں نے من وعن بے چوں وچرا صحابہ کرام کی حیثیت عرفیہ کو داغدار کرنے والوں اور لعنتی راویوں کے سینہ بسینہ ہو کر قرآن سے اتنی بے اعتنائی برتی کہ اہل رفض کے چھپے انداز میں ہمنوا بن جانے کا خیال بھی نہ کیا   صفحہ [۳۸]

{28}......لیکن بخاری صاحب جن کی نظر صرف روایات کے کثیر ڈھیر کی طرف تھی قرآن سے صرف نظر کرتے ہوئے کسی لعنتی راوی کی اپچ میں آ کر صحابی رسول کے متھے جھوٹ کا ٹکہ لگاتے ہیں۔

صفحہ [۳۹]

{29}......لیکن بخاری محدث نے بڑے زور سے ایک جھوٹی روایت قرآن کے صریح خلاف نقل کر دی ہے   صفحہ [۴۱]

{30}...... بخاری کا مطمع نظر صرف روایات جمع کرنا تھا قرآنی

بصیرت ان کا مشغلہ نہ تھا صفحہ [۴۲]

{31}...... یہ حال ہے امیر المؤمنین فی الحدیث کا جو قرآن کے صریح خلاف روایت درج کر کے مشرکین کو نواز دیتے ہیں۔

صفحہ [۴۴]

{32}...... امام بخاری اب غیر شعوری یا بے اعتنائی کے طور پر فرماتے ہیں اور روافض کے مذہب کی ریس میں کہتے ہیں صفحہ [۴۶]

{33}......امام بخاری کو قرآن فہمی کی داد دیجیئے .... یہاں تک یاوہ گوئی کر جاتے ہیں صفحہ [۴۸]

{34}......کسی لعنتی راوی کی گپ شپ پر کلی اعتماد کرنا اور الفاظ قرآن کو پس پشت ڈال دینا کیا اسی کا نام امیر المحد ثین ہوتا ہے

صفحہ [۵۰]

{35}......پھر ایسی خرافت درج کتاب کرنے والا ایسی وعید سے کس طرح بچ سکے گا صفحہ [۵۲]

{36}...... بخاری محدث عورت کی دبر زنی ۔لیکن بخاری صاحب اتنا بڑا کفری نظریہ بے دھڑک ہو کر ایک جلیل القدر صحابی کے معصوم العمل ماتھے پر جڑ دیتے ہیں صفحہ [۵۲]

{37}......لیکن امام بخاری صحابہ کرام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے صفحہ [۵۴]

{38}......بخاری محدث نبی پر افتراء صفحہ [۵۶]

{39}......لیکن امام بخاری صاحب اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں۔

صفحہ [۵۷]

{40}......بخاری محدث نبی پر جھوٹ صفحہ [۶۴]

{41}...... یہ امام بخاری کی بے نظری اور حلال وحرام کی حقیقت سے ناواقفی اور اس سے بے پرواہی کی دلیل تو نہ بنے گی صفحہ [۶۵]

{42}......بخاری محدث صحابہ پر بدعت کا فتوی صفحہ [۶۶]

{43}...... یہ ہے محدثین کا حال جو قرآن میں بھی اختلاف ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتے صفحہ [۸۶]

{44}......لیکن امام بخاری قانون اور قاعدہ کے صریح خلاف ...... فرماتے ہیں صفحہ [۹۳]

{45}......امام بخاری کا باب باندھنا ہی صاف جھوٹ ہوا

صفحہ [۹۴]

{46}......امام بخاری کی خیانت یا بھول چوک صفحہ [۹۶]

{47}......مسلکی تعصب یہاں تک ایک محدث جلیل کو لے گیا کہ حدیث کا نقشہ بدل کر رکھ دیا صفحہ [۹۸]

{48}......لیکن اخباری آدمی کا مطمع نظر چونکہ روایات جمع کرنا ہوتا ہے قرآن پاک کی بصیرت حاصل کرنا ان کا شغل نہیں ہوتا اسی لیے امام بخاری نے بڑے وثوق کے ساتھ ایک روایت درج کتاب

کر کے...........صفحہ [۱۰۱]

{49}......لیکن بخاری محدث نہ تو قرآن مقدس کی نصوص کی پرواہ کرتے ہیں صفحہ [۱۰۸]

{50}......آپ دیکھیں کہ امام بخاری نے ابن جریج کے طریق سے آیت کی جو درگت بنائی ہے ملاحظہ کریں صفحہ [۱۱۳]

واجب الاحترام ناظرین:۔

ان عبارات کے نقل کرنے میں ہم نے کسی قسم کا مبالغہ نہیں کیا بلکہ من وعن نقل کیا ہے۔ اب آپ فرماویں امت کے جید علماء، اہل فن جس شخصیت کو اسلام کا فخر اور امیر المؤمنین فی الحدیث کہیں اس شخص نے اسے مطعون کرنے میں کونسی کمی چھوڑی؟ جبکہ علماء کا یہ حال ہے

1 ......عالم شہیر الامام عبداللہ بن حماد فرماتے ہیں

وددت انی شعرة فی صدر محمد بن اسماعیل

کاش میں امام بخاری کے سینہ کا بال ہوتا

یعنی جس سینہ میں حدیث کا خزینہ ہے میں اسی پر اگنے والا بال ہوتا۔

2 ......خطیب نے اپنی سند سے امام فربری سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

رأیت النبی ﷺ فی النوم فقال لی این ترید فقلت ارید محمد بن اسماعیل البخاری فقال اقرأه منی السلام

میں نے خواب میں حضرت پاک ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا

کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کی امام بخاری کی خدمت جانا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہیں میرے سلام کہنا

3 ......سبح بن سعید فرماتے ہیں

كان محمد بن اسماعيل يختم فی رمضان فی النهار كل يوم ختمة ويقوم بعد التراويح كل ثلاث ليال بختمة

امام بخاری رمضان المبارک کے دنوں میں روزانہ ختم کلام پاک فرماتے تھے اور تراویح کے بعد تین راتوں میں ختم قرآن مجید فرماتے

[سیر اعلام النبلاء]

سچ ہے

ع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

رواۃ بخاری کے خلاف

{1}......کتاب میں لعنتی راویوں کی بھرمار ہوگئی۔

قرآن مقدس اور بخاری محدث صفحہ [۶]

{2}......لعنتی راویوں نے اسٹر گھسٹر کر کے کتاب کی قدر و قیمت گھٹا کے رکھ دی صفحہ [۶]

{3}......بعض راوی جو رافضی شیعہ تھے انہوں نے تقیہ کر کے بخاری کو اپنے اعتماد میں لے لیا ....مسودہ میں لعنتی راویوں نے دسیسہ کاری کی صفحہ [۹]

صفحہ۶۳

{25}......لیکن براہو لعنتی راویوں کا.................صفحہ [۶۸]

{26}......لیکن امام بخاری بے حیا راوی ابوحازم کے ذریعہ۔

صفحہ [۶۹]

{27}......لیکن بخاری نے لعنتی راویوں پر اعتماد کرکے۔صفحہ ۷۱

{28}......جیسا کہ کذاب راویوں نے کہا صفحہ [۷۳]

{29}...... امام بخاری زہری ایسے باتونی اور پھکڑ باز رفض نوا

......صفحہ [۷۵]

{30}......بقول لعنتی راوی......صفحہ [۷۶]

{31}...... یہ ساری داستان ہی جھوٹی بنائی لعنتی راویوں نے۔

صفحہ [۱۰۲]

قارئین ذی وقار:۔

امت کے اس شریف نے خوب صلہ دیا ان محدثین عظام کو جن کی محنت سے احادیث نبویہ ﷺ امام بخاری تک پہنچیں اور آگے چلتے چلاتے اس نور سے آج تک مدارس منور ہو رہے ہیں۔

خطیب پاکستان حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ فرمایا کرتے تھے جتنا کسی چیز کی آمد ہوتی ہے اتنا ہی نکاس ہوتا ہے۔خدا ہی بہتر جانے کتنی بے شمار...... برس رہی ہیں اس شخص پر جو کہ ایک ایک جملہ مکمل ہونے پر لعنت لعنت کرتا ہے۔

آسمان پر تھوکا ہوا منہ پر آتا ہے یہ لوگ خدمت قرآن وسنت کے سبب بلندیوں کی اس انتہا کو پہنچ چکے ہیں جس کی رفعت خدا ہی بہتر جانتا ہے۔مگر سوچنے کی بات ہے رواۃ حدیث سے اتنی چڑ ہے کیوں؟

میری ناقص عقل کے مطابق چونکہ اصل چڑ دین اسلام، حدیث رسول اور خدا کے قرآن سے ہے، اگر بلاواسطہ برملا صراحتاً قرآن وحدیث پر قلم اٹھاتا (کمی تو اب بھی کوئی نہیں چھوڑی) تو مسلمان لوگ بہت جلد اس سے متنفر ہو جاتے کیونکہ ادنی سے ادنی مسلمان کے دل میں بھی دین اسلام کی محبت وعقیدت موجود ہے تو اس نے اپنے پیش روؤں (دشمنان اسلام) کے طریقہ پر چلتے ہوئے ناقلین شریعت اور راویان دین پر اعتراضات کرکے امت کو ان سے بدول کرنے کی کوشش کی۔

کیونکہ جب راوی پر اعتماد نہ رہے گا تو روایت سے اعتماد خود بخود اٹھ جائے گا۔ناقلین دین پر اعتماد نہ رہے گا، دین سے خود بخود اعتماد اٹھ جائے گا مگر

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهر ه علی الدین کله ولو کره الکافرون

چندرواۃ پرجرح اورجواب

الامہ نے عمومی طور پر بغیر نام لئے لعنتی راوی کی رٹ لگائی اگر نام ذکر کرتا اور جرح نقل کرتا تو ہم بھی اس کا تفصیلی جواب گذارش کرتے البتہ جن چند راویوں کا نام لے کر

سب وشتم کیا گیا ان کی توثیق نقل کردیتے ہیں تا کہ آپ بھی اس کے مبلغ علم سے واقف ہوجائیں۔

{1} امام المحدثین ابوبکر محمد بن مسلم الزہری

جنہیں بے رحم قلم نے صفحہ [۳۴] پر شیعہ اور پھکڑ باز لکھا

آپ رواۃ حدیث میں مرکزی شخصیت ہیں

1 ......**امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

احسن الناس حديثاً واجود الناس اسناداً

2 ......**امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

بقی ابن شهاب وماله فی الناس نظير

3 ......**حضرت مکحول رحمہ اللہ سے تین مرتبہ پوچھا گیا**

من اعلم من لقيت آپ نے تینوں مرتبہ فرمایا ابن شہاب

4 ......**حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔**

عليكم بابن شهاب هذا فانكم لا تلقون احداً اعلم بالسنة الماضية منه .

[سير اعلام النبلاء جلد[۳]صفحه [۳۷۰]]

5 ......**علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

الامام العلم حافظ زمانه ابوبكر القرشی الزهری

6 ......**قال النسائی رحمه الله**

احسن اسانيد تروی عن رسول الله صلی الله عليه وسلم اربعة 1 الزهری عن علی بن الحسين عن ابيه عن جده 2 الزهری عن عبيدالله عن ا بن عباس

تهذيب التهذيب جلد[۹] صفحه [۳۸۶]

7 ......**ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

احد ائمة الاعلام وعالم الحجاز والشام

8 ......**ميزان الاعتدال جلد[۶]صفحه [۳۳۵] پر مرقوم ہے**

الحافظ الحجة

ناظرین مکرم:۔

جس شخصیت کی مدح وتوصیف میں تتمہ خلافت راشدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، امام احمد بن حنبل اور امام مالک جیسے اکابر رطب اللسان ہوں ان کے خلاف یتیم فی العلم والاخلاق الامہ صاحب کی گالی گلوچ سے کیا بنتا ہے؟

{2} حضرت ہشام بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم

یہ مشہور تابعی اور سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عروہ Z کے صاحبزادہ ہیں۔ جن کے متعلق الامہ نے کذاب لکھا ہے۔

کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا

1 ......**ابن سعد فرماتے ہیں۔**

كان ثقة ثبتاً كثير الحديث حجة

2 ......**ابوحاتم فرماتے ہیں**

ثقة امام فى الحديث

3 ......**ذكره ابن حبان فى الثقات**

وقال كان متقناًورعاًفاضلا حافظاً.

تهذيب التهذيب جلد[۱۱]صفحه۴٦]

4 ......**علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔**

احد الاعلام حجة امام .

ميزان الاعتدال جلد[۷] صفحه [۸۵]

{3} ابوحازم سلمہ بن دینار رحمہ اللہ

جن کے متعلق الامہ صاحب نے صفحہ [۶۹] پر بے حیا لکھا ہے۔

آپ تابعی ہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شرف سے مشرف ہیں۔

1 ......**امام احمد ابوحاتم ،امام عجلی اور امام نسائی فرماتے ہیں**

ثقة, ثقہ ہیں

2 ......**امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں.**

ثقة لم يكن فى زمانه مثله

3 ......**ابن سعد فرماتے ہیں۔**

كان يقضى فى مسجد المدينة............كان ثقة

كثير الحديث

4 ......**ابن حبان فرماتے ہیں۔**

كان قاضى اهل المدينة ومن عباد هم وزهادهم .

تهذيب التهذيب جلد [۴] صفحه [۱۳۰]

5 ......**علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔**

الامام القدوة الواعظ شيخ المدينة المنورة

6 ......

وثقه ابن معين واحمد وابو حاتم وقال ابن خزيمه ثقة لم يكن فى زمانه مثله:سير اعلام النبلاء جلد[۲]

اتنی توثیق کے بعد (کہ وہ مسجد نبوی ﷺ کے قاضی ہوں ،جن کا شمار مدینہ کے زہاد وعباد میں سے ہو) دل میں کسی قسم کی خلش باقی نہیں رہتی ایک تابعی کو ،اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد کو بے حیا کہنا بہت بڑی جسارت ہے جس پر مواخذہ خالق کائنات خود ہی فرمائینگے ۔

واجب الاحترام دوستو:۔

یہ ہیں خیر القرون کی وہ شخصیات جن کے علم تقوی زہد کا زمانہ گواہ ہے اور جن پر امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو اعتماد ہے مگر حضرت خفا ہیں میں عرض

کروں گا

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

الجامع الصحیح بخاری شریف کے خلاف

1 ...... بخاری میں کتنی زبردست غلطیاں ہیں قرآن مقدس کے خلاف کتنے ریمارکس ہیں عزت وحیثیت نبویہ پر کتنے اہانت آمیز فقرے ہیں اصحاب النبی پر کس قدر بہتانات ہیں پھر بخاری صاحب کی کتاب اصح الکتب کی بجائے صحیح الکتب بھی نہیں کہی جاسکتی۔ صفحہ [۳]

2 ......یہی وجہ ہے کہ کتاب میں باطل قسم کی روایات کی بھرمار ہے۔
صفحہ [۶]

3 ......یا وہ لوگ جو کلی طور پر بخاری شریف کو صحیح اور بے غبار جانتے ہیں وہ یا تو قرآن مقدس پر ایمان نہیں رکھتے یا پھر اتنے اجہل ہیں جو **لایعلمون الکتاب الاامانی** [الایة] کا مصداق ہیں صفحہ [۸]

4 ......لیکن بخاری محدث کسی اندر کے روگی راوی پر کلی اعتماد کر کے اپنی کتاب میں یہ ٹانک رہے ہیں صفحہ [۳۷]

5 ......امام بخاری ایک قصہ نقل کرتے ہیں جو غالباً کسی یہودی النسل کا بتایا ہوا ہے۔صفحہ [۸۱]

6 ......اگرچہ من کل الوجوہ بخاری کو اصح کہنا تو درکنار صحیح کہنا بھی مشکل ہے۔صفحہ [۱۱۴]

میرے دوستو:۔

بخاری اور رواۃ بخاری کے متعلق الامہ احمد سعید کی آپ نے سن لی، پڑھ لی آیئے ذرا علماء کرام کی بھی سنتے ہیں۔

1 ......**علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

اتفق علماء الشرق والغرب علی انه لیس بعد کتاب اللہ تعالیٰ اصح من صحیحی البخاری ومسلم ......والجمهور علی ترجیح البخاری علی مسلم.

عمدة القاری جلد [۱] صفحه [۲۴]

مشرق ومغرب کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ کے قرآن کے بعد صحیح بخاری ومسلم سے بڑھ کر صحیح کتاب کوئی نہیں جمہور علماء امت نے صحیح بخاری کو مسلم پر ترجیح دی ہے۔

2 ......**ابوالحسن المقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔**

وقد کان ابوالحسن المقدسی یقول فی الرجل الذی یخرج عنه فی الصحیح هذا جاز القنطرة یعنی لا یلتفت الی ماقال فیه .ارشادالساری جلد[۱] صفحه [۳۹]

علامہ مقدسی فرماتے ہیں جس راوی کے متعلق یہ ثابت ہوجائے کہ

اس سے صحیح بخاری میں تخریج حدیث کی گئی ہے تو پھر اس پر ہونے
والی کسی قیل وقال کا اعتبار نہیں۔

3 ......جمہور علماء اسلام کا اتفاق ہے

واتفق الجمهور على ان صحيح البخارى اصحهما
صحيحاً واكثر هما فوائد

اس پر جمہور علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ بخاری ومسلم میں سے صحیح
بخاری زیادہ اصح ہے۔محدث سہارن پوری۔بخاری صفحہ [۴]

4 ......حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

اماالصحيحان فقد اتفق المحدثون على ان جميع ما
فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وانهما
متواتران الى مصنفيهما وانه كل من يهون امرهما فهو
مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين .
حجة الله البالغه صفحه [۱۳۴]

صحیح بخاری ومسلم کی تمام مرفوع متصل روایات قطعی طور پر صحیح ہیں
اور دونوں کتب کی سند ان کے مصنفین تک متواتر ہے۔نیز جو ان کی
توہین کرے گا وہ بدعتی ہے اور غیر مسلموں کی راہ اختیار کرنے والا
ہے۔

بقول حضرت شاہ صاحب، موہن بخاری بدعتی ہے غیر مسلموں کی راہ کا راہی
ہے۔الامہ احمد سعید اوران کے حواریوں کی خدمت میں اپیل کروں گا کچھ تو سوچو بخاری کی

مخالفت میں کہاں جا رہے ہو؟

ترسم کہ نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

فائدہ

امام بخاری کی صحیح بخاری شریف بلاشبہ باعتبار سند کے اصح ہے مگر ان کی تمام
مرویات کا معمول بہ ہونا ضروری نہیں۔کیونکہ صحت سند وجوب عمل کی دلیل نہیں۔
آیئے اب چلتے ہیں اس کتاب کے تفصیلی تحقیقی علمی جائزہ کی طرف جس کے
پڑھنے اور سننے کے آپ منتظر ہیں۔مگر پہلے

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ مرکز رشد منبع فیوض وبرکات
مدرسہ عالیہ دارالعلوم دیوبند شریف سے جاری ہونے والا فتویٰ

۱۴۳
تتمہ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق۔حامداً ومصلیاً ومسلماً
قرآن مقدس اور بخاری محدث نامی کتاب دارالافتاء کو
برائے اظہار رائے موصول ہوئی، یہ کتاب احمد سعید خان صاحب
ملتانی کی ہے، یہ کتاب اوراس کے مرسلہ اقتباسات پڑھے، یہ کتاب
انتہائی گمراہ کن ہے جگہ جگہ اسمیں احادیث نبویہ کا استہزاء اور آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی تضحیک وتکذیب کی گئی ہے اور حضرت
امام بخاری رحمہ اللہ، صحیح بخاری کی رواۃ کی برائی کی آڑ میں احادیث
کوقرآن کے مخالف اور عقل کے خلاف کہہ کرصحیح احادیث کا انکار کیا
ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کوخلاف واقعہ، غلط
اور جھوٹا کہنا، آپ پر الزام تراشی کرنا، آپ کے کردار کو نازیبا الفاظ
میں پیش کرنا، جگہ جگہ احادیث میں شک پیدا کرنا، انہیں خلاف
حقیقت ظاہر کرنا، اور ان کو بکواس بتانا مصنف کتاب کی گمراہی کی
واضح دلیل ہے اور مصنف نے چالاکی یہ کی کہ براہ راست احادیث
نبویہ کا انکار نہیں کیا بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے راویوں پر سارا
الزام رکھ کر احادیث کے مضامین کی تردید اور ان کا استہزاء کیا ہے۔

علاوہ ازیں مصنف نے وہ چیزیں جو حواس خمسہ سے
معلوم نہیں ہوسکتیں، بلکہ وحی الٰہی سے معلوم ہوسکتی ہیں، ان میں بھی
حواس خمسہ کو دخل دیا ہے اور ہر جگہ عقلی گھوڑے دوڑائے ہیں۔ جس
کی وجہ سے وہ صراط مستقیم سے ہٹ گئے ہیں، اور ضلالت وگمراہی
کے گڑھے میں، اور بدعقیدگی کی دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ مزید
برآں مصنف میں ذخیرہ احادیث سے لاعلمی اور کج فہمی بھی پائی جاتی ہے

زبان غیر شائستہ اور سوقیانہ ہے بازاری الفاظ کا استعمال
کیا ہے۔ ایسا شخص اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہے، خود بھی گمراہ
ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے، وہ دیوبندیت سے اور اہل

حق سے کوسوں دور ہے، ایسے گمراہ شخص کو اپنے جلسوں میں دعوت
دینا اور اس کی تقریر سننا ہرگز جائز نہیں، مسلمانوں کو اس سے محتاط رہنا
چاہیئے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ۔ مفتی دارالعلوم دیوبند

یکم رجب ۱۴۲۹ھ

Pictures\fatwa.bmp not found.

ضروری وضاحت

دارالعلوم دیوبند شریف کے اس فتوٰی کے بعد تمام برادران اسلام اچھی طرح
سمجھ لیں کہ احمد سعید ملتانی چتروڑی کا اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی مسلک کے ساتھ کسی قسم
کا کوئی تعلق نہیں۔ بایں وجہ اس کی یہ کتاب (قرآن مقدس اور بخاری محدث) کہیں کسی
صورت میں بھی اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی مسلک کے خلاف حجت نہ ہوگی۔

تعارض نمبر{1}

میں جناب الامہ احمد سعید نے جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے قرآن کریم خودکشی کفر ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **لا تـا یـئـسـوا من روح الله فانه لا یا یئس من روح الله الا القوم الکفرون**

[سورۃ یوسف]

مگر امام بخاری نے بخاری شریف جلد [۲] صفحہ [۱۰۳۳] کتاب التعبیر میں روایت نقل کی ہے جس میں **مـرارا** کی **یتردی من رؤس شواهق الجبال** کے الفاظ ہیں۔ ان سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے کئی مرتبہ خودکشی کرنے کا ارادہ فرمایا (نعوذ باللہ)

لہذا بخاری قرآن سے ٹکرانے کے سبب ناقابل اعتبار ٹھہری۔

L جواب J

افسوس: الامہ صاحب خودکشی اور خدا فریفتگی میں فرق نہ کر سکے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے پہلے آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ کا ضروری ترجمہ اور متعلقات ذہن نشین فرمالیں تا کہ بات کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

آیت کریمہ:۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف اور اس

کے بھائی (بنیامین) کی اور ناامید مت ہو اللہ کے فیض سے بیشک ناامید نہیں ہوتے اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔

حدیث مبارکہ:۔

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس وحی الٰہی لاتے تھے **بعدہ** کچھ دن وحی کا آنا بند ہو گیا **حتی حزن النبی** ﷺ فترت وحی، غایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے سبب چاہا کہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے کو گرا دیں۔

ہوتا یہ کہ آپ ﷺ جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر تکمیل خواہش کی غرض سے چڑھتے سیدنا جبرائیل امین حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے **یامحمد ﷺ انک رسول الله حقاً** اے محمد ﷺ آپ تو اللہ کے سچے رسول ہیں یہ سننے کے بعد آپ ﷺ مطمئن ہو کر لوٹ آتے۔

ناظرین:۔

یہ ہے قرآنی آیت اور حدیث مبارکہ جس میں الامہ صاحب تعارض ثابت کرنے کی ناکام سعی کر رہے ہیں۔

جہاں تک آیت مقدسہ کا تعلق ہے آپ نے دیکھا اس کا ایک فیصد بھی خودکشی کے مسئلہ سے تعلق نہیں۔ کیونکہ نہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے خودکشی کی تھی نہ حضرت بنیامین نے اور جو کچھ حدیث مبارکہ میں ہے یہ محبت الٰہی میں محویت کی اس وجدانی کیفیت کا اظہار ہے، جس کو خاصان خدا ہی سمجھ سکتے ہیں۔

کہاں دنیوی گورکھ دھندوں سے تنگ دل لوگوں کا عزم خودکشی اور کہاں پیام یار کی خاطر پریشان حال نبی کی اضطرابی کیفیت؟

میں سمجھتا ہوں الامہ صاحب حضرات انبیاء علیہم السلام کے تعلق مع اللہ سے ناآشنا ہیں جب ہی توبازاری زبان استعمال کرتے ہوئے کیفیت نبوی ﷺ کوخودکشی سے تعبیر فرمارہے ہیں۔

خودکشی کی حقیقت

بھوک افلاس،قرض ومرض اور خوانگی پریشانیوں وغیرہ سے تنگ ہوکر ازخود موت کے منہ میں جانے کوخودکشی کہتے ہیں، جوکہ واقعی مذموم ہے۔ہاں اگر وحی الٰہی کے کچھ دن رک جانے سے نبوت پریشان ہوجائے اور شوق لقائے یار میں جان تک دینے کی سوچنے لگ جائے تو اسے خودکشی نہیں کہا جائے گا بلکہ مقام فنافی اللہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

وتمنی الموت نحوذالک ممالا کراھة فیه نعم یکره تمنیه لضررنزل به من مرض اوفاقة اومحنة من عدواونحو ذالک من مشاق الدنیاء   روح المعانی [سورة مریم]

ورنہ فرمائیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بغرض ذبح گردن جھکانا،سیدنا یونس علیہ السلام کا اپنے آپ کودریا کے سپرد کرنا اور پاؤں سے معذور صحابی رسول حضرت عمرو بن جموح Z کا ذوق شہادت اور شوق دیدار خدا لیے ہوئے میدان احد میں شریک ہونا (جن کوظاہری اسباب میں موت سو فیصد سامنے نظر آرہی تھی) بھی خودکشی کہلائے گا۔نہیں نہیں ہرگز نہیں

آپ کا بے باک قلم اور آداب تکلم سے عاری زبان جوکہتی رہے ہمیں اس سے سروکار نہیں،اور آپ سے کچھ بعید نہیں۔مگر اہل حق ان نفوس قدسیہ کے عمل کوخودکشی توجائے خود اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے خدارا عقل کو معیار نہ بنایئے بلکہ ارشادات خدا ومصطفیٰ ﷺ کے سامنے سرتسلیم خم کیجئے

دل نہ چاہے تو نبوت ؐ کا بھی ارشاد غلط
من کو بھا جائے تو بھانڈوں کے خرافات بجا

مسئلہ تمنا موت

ولا یکره التمنی لخوف فساد فی دینه ....وقد افتی النووی انه لایکره تمنی الموت لخوف فتنة دینه بل قال انه مندوب.....ویندب ایضاً تمنی الموت ببلد شریف

مرقاة جلد [۴]صفحه [۳-۲]

اماازجهت محبت وشوق بلقائے الهی تعالیٰ .... آن نشان ایمان وکمال اوست وهم چنیں مکروه نیست ازجهت خوف ضرردینی

اشعة اللمعات جلد [۱] صفحه [۶۵۳]

واما ان کان التمنی شوقاً الی لقاء الله تعالیٰ فذالک محمود .تفسیر مظهری[جلد ۱ .سورة البقره]

اگر موت کی تمنا میں ملاقات خداوندی کا شوق کارگر ہوتو

فلا بأس به

بلکہ والتحقیق فی ذالک ان التمنی بالموت

عند خوف المعصية والتقصير فی الطاعة جائز قطعا لا

ريب فيه .تفسير مظهری[جلد ١ .سورة البقره]

قول محقق یہ ہے اگر انسان کو گناہ میں زندگی گزرنے اور نیکی میں کوتاہی کا خوف ہوتو ایسی صورت میں موت کی تمنا جائز ہے۔

مثلاً

1 ...... **سیدنا یوسف علیہ السلام فرمارہے ہیں۔**

توفنی مسلماًو الحقنی بالصالحین [سورۃ یوسف]

2 ......**حضرت ﷺ فرمارہے ہیں۔**

اللهم رفيق الاعلٰى. لوددت ان اقتل ثم احیٰ [الخ]

3 ......**حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام فرمارہی ہیں۔**

يا ليتنی مت قبل هذا وكنت نسياً منسياً [سورۃ مریم]

4 ......**سیدنا علی المرتضی Z فرماتے ہیں۔**

يوم الجمل ليتنی مت قبل هذا اليوم بعشرين سنة:

اللباب : جلد[١٣]صفحه [١٤١]

5 ......**سیدنا عمر Z فرماتے تھے**

ياليتنی لم اكن شيئاً : اللباب : جلد[١٣]صفحه [١٤١]

6 ......**سیدنا بلال Z فرماتے ہیں۔**

ليت بلالاً لم تلده امه :تفسير كبير [سوره مريم]

ناظرین مکرم:۔

درج بالا قرآنی آیات، نبوی ارشاد، آثار اصحاب رسول ﷺ اور اقوال علماء کبار کی روشنی میں بات واضح ہوگئی کہ تمنا موت مطلقاً ممنوع نہیں ورنہ یہ خاصان خدا ہرگز اس قسم کی تمنا نہ فرماتے۔

کیا خودکشی کفر ہے؟

الامہ صاحب بیچارے چونکہ اپنی عقل کو میزان بنا کر فیصلے صادر فرماتے ہیں تو یہاں بھی ان کو ٹھوکر لگی اور خودکشی کو کفر کہہ بیٹھے حالانکہ فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ جائز ہے۔

من قتل نفسه ولو عمداً يغسل ويصلی عليه به يفتی

(شامی جلد[٢]صفحه[٢١١]خير الفتاوی جلد[٣]

صفحه[١٨٤]فتاوی دارالعلوم جلد[٥] صفحه[٢٨٨]

اگر وہ کافر ہے تو غسل کیسا نماز جنازہ کیسی زیادہ سے زیادہ مرتکب کبیرہ ہوگا کافر نہیں ہوگا۔ خیر الفتاوی جلد[٣]صفحہ[١٨٤]

E E

تعارض نمبر{2}

میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ازروئے قرآن مجید مؤمن مخلص پر جادو کا اثر ثابت نہیں ہوسکتا: **لا یفلح الساحر حیث اتی: لا یفلح الساحرون :والله یعصمک من الناس:** کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔جبکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد مقامات (صفحہ [۴۵۰-۶۶۲-۸۵۷-وغیرہ) پر روایات نقل کی ہیں جن سے آنحضرت ﷺ پر جادو کا اثر ہونا ثابت ہوتا ہے۔بایں وجہ قرآن کریم سے بخاری متعارض ہوئی

L جواب J

کیا نبی پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس بحث کو بیان کرنے سے پہلے دو چیزیں سمجھ لیں۔

1 سحر درحقیقت اسباب طبعیہ کا اثر ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام اسباب طبعیہ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔مثلا بھوک پیاس لگنا، مرض وشفاء کا لاحق ہونا

2 نبوت ملنے سے طبعیت بشریہ من کل الوجوہ زائل نہیں ہوجاتی۔

لا ن النبوة لا تزیل طباع البشریة کلها:

فتح الباری: جلد[۱۶] صفحہ [۲۱۹]

یہ دو باتیں ذہن نشین کر لینے کے بعد اچھی طرح سمجھیں کہ جب انبیاء علیہم السلام ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں تو پھر ان کا بھی اسباب طبعیہ سے متاثر ہونا مقام

نبوت کے منافی نہیں۔

انہیں بھوک بھی لگتی ہے، پیاس بھی لگتی ہے، مرض بھی لاحق ہوتا ہے، شفاء بھی ہوتی ہے، رنج والم بھی پہنچتا ہے، فرحت وسرور بھی حاصل ہوتا ہے، وقتی طور سحر کے اثر سے متاثر بھی ہوسکتے ہیں، کیونکہ ان سب کا تعلق انسانی طبیعت سے ہے۔

مگر بایں ہمہ وحی الہی اور شریعت سے متعلق امور میں جادو وسحر کے اثر سے اللہ تعالی نے انبیاء کو محفوظ رکھا ہے اور انکی حفاظت فرمائی ہے۔

وعصمته ﷺ وجمیع الانبیاء وصدقهم فیما یبلغونه عن الله واما ماکان متعلقا بامور الدنیا فهم کسائر البشر تعتریهم الاعراض کا لصحة والسقم والنوم والیقظة والتالم بالسحر ونحوذالک

حاشیه الصاوی علی تفسیر الجلالین: جلد [۶] صفحه [۲۴۵۴]

فائدہ

کبھی نہ بھولیں کہ قرآن کریم کی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس حضور اکرم ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی تھیں جب آپ پر لبید بن اعصم نے سحر کیا تھا۔

یہی بات درج ذیل کتب میں مرقوم ہے

1 ...... **نزلت علی رسول الله ﷺ حین سحرت الیهود :**

اللباب فی علوم الکتاب :جلد [۲۰]صفحه [۵۶۸]

2 ......ان النبی ﷺ سحره یهودی ....فانزل الله
هاتین السورتین :تفسیر قرطبی :
جلد [۲۰]صفحه [۲۵۳]

3 ...... فسحره فیها ....فنزلت السورتان فیه :
تفسیر بغوی :جلد [۴]صفحه [۵۴۶]

4 ......ان الذی تولی السحر لبیدبن الاعصم ......فنزل
جبرئیل بالمعوذتین :
روح المعانی جلد [۱۵]صفحه [۳۲۶]

5 ......قول جمهور المفسرین ان لبیدبن اعصم
الیهودی سحر النبی ﷺ...........فنزلت المعوذ تان
لذلک .تفسیر کبیر : صفحه [۱۸۷]جز [۳۲]

6 ......فسحروه فیها ....فانزل الله هاتین
السورتین: شیخ زاده: جلد [۸]صفحه [۷۳۲]

7 ......نزلت هذه السورة والتی بعد ها لما سحر
لبیدالیهودی جلالین شریف

8 ......ان یهودیا سحرالنبی ﷺ...........فنزلت معوذتین
تفسیر مظهری: جلد[۱۰]صفحه [۳۷۶]

9 ......فسحروه فیها ....فنزلت السورتان فیه
تفسیر خازن :جلد[۷]صفحه [۲۶۷]

......سحر النبی ﷺ رجل من یهود فاشتکی فاتاه
جبرئیل فنزل علیه بالمعوذتین .
تفسیر درمنثور : جلد[۶]صفحه [۴۱۷]

%......ان دونوں سورتوں کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ لبید بن
اعصم یہودی نے رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا:
تفسیر عزیزی [پارہ عم]

......جب نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تھا تو جبرئیل علیہ السلام یہی
دو سورتیں لے کر حاضر ہوئے :تفسیر محمد جوناگڑھی:
طبع سعودی عرب [صفحہ ۱۷۵۴]

&...... یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل
ہوئی جبکہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم
ﷺ پر جادو کیا۔خزائن الفرقان علی کنزالایمان :صفحہ [۱۰۹۸]

......فی مجمع البیان سبب النزول قالواان لبیدبن
اعصم الیهودی سحر النبی ﷺ...........نزلت هاتان
السورتان.
البرهان فی تفسیر القرآن: جلد[۴]صفحہ [۵۳۰]

ناظرین گرامی قدر:۔

یہ تمام مفسرین سنی ،شیعہ ،دیوبندی ،بریلوی، مقلد، غیر مقلد (اہلحدیث) اس

بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ حضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر سحر کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دو سورتوں (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کو نازل فرمایا۔ نتیجۃً اثرات سحر زائل فرمائے۔

کیا یہ اپنے اپنے مسلک کے تمام اکابرین علوم قرآنی سے جاہل تھے، مقام نبوت سے نا آشنا تھے، مسئلہ نہ سمجھ سکے؟

نبی علیہ السلام کے سحر سے متأثر ہونے پر قرآنی آیات

ہوسکتا ہے آپ کے ذہن میں آئے کہ کیا قرآنی آیت اس پر پیش کی جاسکتی ہے کہ نبی علیہ السلام بھی سحر سے متأثر ہوسکتا ہے؟ تو لیجئے اٹھایئے کلام مجید سورۃ طہ [پارہ ۱۶] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فاذا حبالھم و عصیھم یخیل الیہ من سحر ھم انھا تسعی . اسی وقت ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے سبب ان کے (موسیٰ علیہ السلام) خیال میں آئیں دوڑ رہی ہیں

طرز استدلال:۔

بات بالکل واضح ہے ان جادوگروں کے جادو کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں رسیاں لاٹھیاں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں (ملخصاً) [معارف القرآن]

اگر حضرت پر اس کا اثر نہ مانا جائے تو **یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی** کا کیا مطلب ہوگا؟

بلکہ حضرت مفتی صاحب معارف القرآن جلد [۱] صفحہ [۲۷۸] پر رقم طراز ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام پر خوف طاری ہونا اسی جادو ہی کا تو اثر تھا۔ تو قرآن کریم نے بھی وقتی طور پر جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوت متخیلہ کے متأثر ہونے کو تسلیم فرمایا۔

اس قدر تفصیل سے امید کرتا ہوں مسئلہ سمجھ آچکا ہوگا کہ بتقاضاء بشریت انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی سحر کا اثر ہوسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ وحی الٰہی اور شریعت کے امور میں نبی علیہ السلام کو محفوظ فرماتے ہیں۔ لہذا قرآنی آیات اور روایات بخاری میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں۔ یار لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ جہاں تک آیات (۱) **لا یفلح الساحر حیث اتی (۲) لا یفلح السٰحرون (۳) واللہ یعصمک من الناس**) کا تعلق ہے تو

یاد رکھیئے:۔

ان میں سحر کے اثرات کی نفی نہیں کی گئی، زیر بحث مسئلہ سے انکا کوئی تعلق ہی نہیں۔ کیونکہ

آیت نمبر (۱)...... میں بیان کیا گیا ہے کہ جادوگر معجزہ کے مقابلہ میں کبھی (انجام کار) کامیاب نہیں ہوتا [معارف القرآن]

آیت نمبر (۲)...... میں جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ کہ جب جادوگروں کے مقابل سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے معجزہ پیش فرمایا تو وہ اسے بھی سحر کہنے لگے (قالوا ان ھذا السحر مبین) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا میرے معجزہ کو سحر (جادو) کہنے والو اگر میرا پیش کردہ معجزہ بھی جادو کی کرشمہ سازی ہوتی تو تمھارے مقابلہ

میں مجھے کبھی کامیابی نصیب نہ ہوتی کیونکہ **لا یفلح السٰحرون** میرا کامیاب ہونا تم سب کا عاجز آ جانا اسکی کھلی دلیل ہے کہ میں نبی برحق ہوں جادوگر نہیں اور جو کچھ اللہ نے میرے ہاتھ پر ظاہر فرمایا ہے وہ جادو نہیں بلکہ من جانب اللہ برھان و دلیل ہے۔

فرمایئے:۔ اس آیت سے کہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ نبی پر وقتی طور پر اثرات سحر نہیں ہو سکتے یہاں تو معجزہ کے حق، دلیل، برہان و حجت ہونے کو بیان کیا جا رہا ہے

آیت نمبر (۳)...... کے جواب کے لیے بجائے اس کے کہ میں خود کچھ عرض کروں چلتے ہیں مفسرین قرآن کی خدمت میں وہ کیا فرماتے ہیں۔

1 ......**الامام ابی حفص عمر بن علی رحمہ اللہ متوفی ۸۸۰ ھ اپنی شہرہ آفاق تصنیف اللباب فی علوم الکتاب جلد[۲] صفحہ[۳۳۰] پر فرماتے ہیں**

المراد به عصمة القلب والايمان لا عصمة الجسد عما
يرد عليه من الامور الحادثة الدنيوية فانه عليه السلام
قد سحر وكسرت رباعية و رمى عليه الكرش والثرب
وآذاه جماعة من قريش

2 ......**علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔**

المراد انه يعصمه من القتل:

الکشاف: جلد [۱] صفحه [۲۹۲]

3 ......**امام جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

لم يصل اليه احد بقتل ولا قهر ولا اسر

احکام القرآن: جلد[۲] صفحه[۲۳۰]

4 ......**علامہ احمد بن محمد صاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔**

المراد العصمة من القتل .

الصاوی: جلد[۱]صفحه[۵۲۰]

5 ......**امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

ان المراد يعصمه من القتل .

تفسیر کبیر: سورة مائده: صفحه [۵۰]

6 ......**صاحب جلالین رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

والله يعصمك من الناس ان يقتلوك [سورة مائده]

7 ......**امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

معناه يعصمك من القتل ولا يصلون الى قتلك :

تفسير بغوى جلد[۲]صفحه[۵۲]

8 ......**علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

والمراد بالعصمة من الناس حفظ روحه عليه الصلوٰة
والسلام من القتل والا هلاك

(روح المعانی: جلد[۴] صفحه[۱۹۹]

9 ......**امام خازن رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

قلت المراد منه انه يعصمك من القتل .

تفسير خازن: جلد[۲] صفحه[۲۱]

شیخ زادہ علی البیضاوی جلد [۳] صفحہ [۵۵۶]

المراد بعصمة عصمة من القتل بایدی الناس .

%...... **علامہ نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

یحفظک منهم قتلاً فلم یقدر علیه : .

تفسیر نسفی: جلد [۱] صفحہ [۲۲۷]

یہ تمام مفسرین کرام اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ اس آیت میں وعدہ حفاظت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل سے محفوظ رہنا ہے۔یعنی مشرکین مکہ،کفار عرب ،منافقین مدینہ ، یہودو نصاری،لاکھ جتن کریں ،ہزار کوشش کریں ،مختلف حیلے بنائیں،اللہ فرماتے ہیں میں آپ کو کسی صورت بھی ان کے ہاتھوں قتل نہیں ہونے دوں گا۔اور کون نہیں جانتا قادر مطلق کا یہ وعدہ بہرحال پورا ہوا

فائدہ

جب اس آیت کی تفسیر ہی یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کفار ومشرکین کے ہاتھوں قتل نہیں ہونے دینگے بلکہ آپ کی حفاظت عن القتل کریں گے تو وہ تمام واقعات جن میں آنحضرت ﷺ کا متأثر ہونا ثابت ہوتا ہے اس آیت قرآنی کے خلاف نہ ہونگے ۔مثلاً چہرہ مبارک کا خون آلودہ ہونا ، پاؤں مبارک کا خون سے رنگین ہونا ،دانت مبارک کا شہید ہونا،مسموم بکری سے تکلیف پہنچنا،سحر سے رنجیدہ ہونا، بیمار ہونا وغیرہ۔

قرآن تو نہ سمجھے اس میں قصور کس کا
اپنی عقل پہ رو اپنا نصیب پیٹ

جادووہ جوسر چڑھ کر بولے

آخر میں خود الامہ صاحب کے استاذ کی سنیئے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان جواہر القرآن میں **سورۃ الفلق** کی تفسیر کرتے ہوئے **من شر النفثٰت فی العقد** کے تحت لکھتے ہیں۔

اس سے لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا تھا۔

اسی مقام پر یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔

ان دونوں سورتوں کی اکثر تلاوت کیا کریں آپ پر جادو کا اثر نہیں رہے گا

خط کشیدہ الفاظ قابل توجہ ہیں اثر ہوا تھا جبھی تو زائل ہو رہا ہے اگر حضرت پر اثر ہوا ہی نہیں تو اثر نہ رہے گا کا کیا معنی؟

میں ان کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات انکی
میں انکی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

ایک اہم مغالطہ

بعض احباب یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ سورتیں مکیہ ہیں اور سحر کا واقعہ مدینہ طیبہ میں ہوا لہذا ان سورتوں کا سحر سے تعلق نہیں حالانکہ یہ درست نہیں کیونکہ مفسرین نے دونوں قول کیے ہیں۔مگر علامہ آلوسی بغدادیؒ دونوں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ان سور کو مدنی کہنے والی ایک جماعت ہے

وهو الصحيح لان سبب نزولها اليهود كما سيأتى انشاء الله تعالىٰ وهم انما سحروا عليه الصلوٰة والسلام بالمدينة كما جاء فى الصحاح فلا يلتفت لمن صحح كو نها مكية وكذا الكلام فى سورة الناس

روح المعانى جلد [۱۵]صفحه [۳۲۱]

E E

تعارض نمبر{3}

میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ از روئے قرآن مجید اللہ کسی کا وجود بن جائے یا اللہ کسی میں حلول کر کے اس کے اعضاء بن جائے ۔ یہ سب شرک اور کفر کی شکلیں ہیں مگر بخاری کہتا ہے کہ اللہ پاک بندے میں حلول کر کے اس کے اعضاء بن جا تا ہے ۔

کتاب الرقاق صفحہ [۹۶۳]

L جواب J

لعنة الله على الكاذبين

ناظرین گرامی:۔

آپ بار بار اس صفحہ [۹۶۳] کا بغور مطالعہ فرماویں انشاء اللہ کہیں آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرما رہے ہوں اللہ تعالیٰ بندہ میں حلول فرما جاتے ہیں ۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

البتہ الامہ جس روایت سے مغالطہ دینا چاہتا ہے ہم اس کا لفظی ترجمہ کر کے ضروری وضاحت کر دیتے ہیں تا کہ مسلمان فتنہ سے محفوظ رہیں ۔

حضرت ابوھریرہ Z فرماتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کو یہ خبر کیے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا ۔ میرا بندہ جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھکو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں) اور میرا بندہ نفل عبادت کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں' جس سے وہ سنتا ہے' اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے' اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دیتا ہوں، وہ اگر میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں ۔

یہ ہے وہ روایت جس سے کفریہ عقیدہ حلول ثابت کر کے امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق الامہ صاحب لکھتے ہیں

امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب الرقاق صفحہ [۹۶۳] پر بڑے جذبات کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے مذہب کی

ترجمانی کر کے قرآن سے اور خود اللہ کریم سے بغاوت کی
روایت ٹانک دی

میرے واجب الاحترام ناظرین:۔

کہاں کفریہ عقیدہ حلول (کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی ذات میں حلول کرتا ہے)
اور کہاں اولیاء اللہ کی یہ عظمت جو اس حدیث قدسی میں بیان کی جاری ہے۔

حدیث کا صحیح مفہوم:۔

صحیح مفہوم یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں مستغرق ہو کر مرتبہ محبوبیت کو پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری و باطنی بایں طور شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں کہ وہ کان، آنکھ، ہاتھ، اور پاؤں سے وہی عمل کرتا ہے جس میں میری رضاء ہو اور اس سے خلاف شریعت کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔

فرمایئے:۔

خدا اپنے بندے میں حلول فرمارہے ہیں یا بندہ مقام محبوبیت میں پہنچ کر منشاء خداوندی کے تابع ہو رہا ہے؟
اور اگر تعصب کی عینک اتار کر اس حدیث کو دیکھا جائے تو اس میں موجود یہ جملے
کہ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں، اگر میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں نظریہ حلول پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتے ہیں۔
اگر اس حدیث کا معنی بقول شمایہ مانا جائے کہ اللہ اس بندے کے وجود و اعضاء

میں حلول کر جاتا ہے

تو پھر بندہ مانگتا کس سے ہے خدا دیتا کسے ہے؟

جناب والا:۔

یہ حدیث تو حلولیہ واتحادیہ کے نظریات کے خلاف ہے حق میں نہیں مگر۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشم آفتاب راچہ گناہ

ملاحظہ ہو فتح الباری جلد[۱۴] صفحہ[۶۷۷]

والمعنی توفیق الله لعبده فی الاعمال التی یباشرها بهذه الاعضاء وتیسر المحبةله فیهابان یحفظ جو ارحه علیه ویعصمه عن مواقعه مایکره الله من الاصغاء الی اللهو بسمعه ومن النظر الی مانهی الله عنه ببصره ومن البطش فیما لا یحل له بیده ومن السعی الی الباطل برجله

اسی مفہوم کو علامہ قسطلانی متوفی ۹۳۳ھ بایں الفاظ ادا فرماتے ہیں

والمعنی انه لا یسمع الا ذکری ولا یلتذ الا بتلاوة کتابی ولا یانس الابمنا جاتی ولاینظرالا فی عجائب ملکوتی ولا یمد یده الا فی مافیه رضای ورجله کذالک.

ارشاد الساری جلد [۱۳] صفحہ[۵۸۷]

اورعلامہ عینی متوفی ۸۵۵ھ بایں الفاظ ترجمانی فرماتے ہیں

کنت حافظ سمعه الذی یسمع به فلا یسمع الا مایحل

سماعه و حافظ بصره کذلک الخ۔

عمده القاری جلد[۱۵] صفحه[۵۷۷]

ناظرین ذی وقار:۔

آپ خود فیصلہ کیجیئے اس حدیث میں اللہ کا بندہ کے اعضاء میں حلول ثابت ہو رہا ہے یا بندہ کا انتہائی مطیع خدا ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

الامہ صاحب اب میں آپ کی زبان میں پوچھتا ہوں کہ اکابرین امت کی اس قدر تشریحات کے باوجود آپ کیوں بڑے جذبات کے ساتھ دشمنان دین اور منکرین حدیث کی ترجمانی کر کے حدیث رسول ﷺ سے بغاوت کر رہے ہیں

E E

تعارض نمبر{4}

اس تعارض کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ **لیس کمثله شئیی** ہیں۔مگر امام بخاری نے صفحہ [۹۶۵] پر ایک ایسی حدیث ذکر کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بندوں سے مشابہت لازم آتی ہے کیونکہ حدیث میں ہے **تکون الارض یوم القیامة خبزة واحدة یتکفا ها الجبار بیده کما یتکفا احدکم خبزته فی السفر** (بروز قیامت تمام زمین ایک روٹی ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں سے اس طرح الٹے پلٹے گا جس طرح تم

میں کوئی شخص سفر کے دوران الٹ پلٹ کر روٹی پکاتا ہے۔

بقول الامہ:۔

بخاری صاحب اللہ تعالیٰ کو بندوں سے تشبیہ دے رہے ہیں۔شرک وکفر کے علاوہ یہ جھوٹ مستزاد ذکر کرتے ہیں کہ ساری زمین روٹی بن جائے گی: قرآن مقدس بخاری محدث صفحہ [۲۱]

L جواب J

میری نظر میں بخاری شریف کی روایت میں موجود دو چیزیں الامہ صاحب کو پریشان کیئے ہوئے ہیں۔

1 ......زمین کا روٹی بن جانا۔

2 ......**یتکفأ ها الجبار بیده کما یتکفاء احد کم** کا جملہ۔

لیکن اے کاش اگر الامہ صاحب بزرگان دین کے قدموں میں بیٹھ کر دین سمجھنے کی کوشش فرماتے تو انہیں کبھی بھی قرآن و بخاری میں تعارض نظر نہ آتا اور کسی انداز میں بھی منکرین حدیث کے ہاتھوں میں نہ کھیلتے۔

جہاں تک زمین کے روٹی بن جانے کی بات ہے اس پر پریشان نہیں ہونا چاہیئے بلکہ قادر مطلق کی قدرت کے سامنے سرنگوں ہو کر تسلیم کر لینا چاہیئے کیوں کہ قدرت خداوندی سے کچھ بھی بعید نہیں کہ وہ زمین کو روٹی بنا ڈالے اور اہل جنت کو کھانے کے لئے مرحمت فرما دے۔**ان الله علی کل شئی قدیر**

1 ......**ملاحظہ ہو اشعۃ اللمعات جلد[۴] صفحہ[۳۶۵] حضرت شیخ عبدالحق محدث**

دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مستبعد نمی داریم هیچ چیز از قدرت خدا وند تعالیٰ
وے تعالیٰ قادر ست که زمین رانان سازد وبخوردن
بهشتان دهد

2 ......**عمده القاری جلد[۱۵]صفحه[۵۹۵]**

والاولی ان یحمل علی الحقیقة مهما امکن وقدرة الله
تعالیٰ صالحة لذلک

3 ......**ارشاد الساری جلد[۳] صفحه [۲۱۰]**

والاولی ان یحمل علی الحقیقة مهما امکن وقدرة الله
تعالیٰ صالحة لذلک بل اعتقاد کونه حقیقة ابلغ

4 ......**فتح الباری جلد[۱۵]صفحه[۱۵]مرقاۃجلد[۱۰]صفحه [۲۴۸]**

والاولی ان یحمل علی الحقیقة مهما امکن وقدرة الله
تعالیٰ صالحة لذلک بل اعتقاد کونه حقیقةابلغ

میں حیران ہوں امام انقلاب صاحب کو رب الانقلاب کے تصرف سے زمین کا روٹی بن جانا کیوں مشکل نظر آ رہا ہے۔

فائدہ

بعض علماء نے یہ اشکال پیش کیا ہے کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین آگ بن جائے گی اور یہ حدیث بتلاتی ہے کہ زمین روٹی بن جائے گی تو تعارض رفع کرنے

کی کیا صورت ہوگی؟

جواب

علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جو زمین آگ بن جائے گی اس سے مراد وہ زمین ہے جو تحت البحر ہے اور جو روٹی بنے گی وہ یہی زمین ہے

ان المرادمن کون الارض نارا هوارض البحر
عمدة القاری :جلد[۱۵]صفحه[۵۹۵]

ویسے بھی اللہ سے کیا بعید ہے:۔

☆اگر پتھر سے......اونٹنی پیدا کرسکتا ہے
☆اگر پتھر سے......چشمے جاری کرسکتا ہے
☆اگر دریا سے......راستے نکال سکتا ہے
☆اگر بن باپ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کرسکتا ہے
☆اگر بن ماں باپ......حضرت آدم علیہ السلام بنا سکتا ہے
☆اگر ناپاک پانی سے......حضرت انسان کی تخلیق کرسکتا ہے
☆دہکتے شعلوں میں سے......حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچا سکتا ہے
اگر مچھلی کے پیٹ میں......سیدنا یونس علیہ السلام کی حفاظت کرسکتا ہے تو پھر اس کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ وہ زمین کو بھی روٹی بنا دے

رہا دوسرا جملہ **یتکفا ھاا لجبار بیدہ الخ** الامہ صاحب: اس سے تنگ دل ہونا بھی مناسب نہیں کیونکہ اگر حدیث کا صحیح مفہوم سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک عقلمند کبھی

معترض نہیں ہوسکتا۔

اصل میں بزبان نبوت قدرت خداوندی کو اس انداز میں بیان کیا جارہا ہے کہ ساری زمین کی الٹ پلٹ اللہ تعالیٰ پر اسی طرح مشکل نہیں جس طرح ایک عام انسان پر اپنے ہاتھوں میں روٹی کا الٹنا پلٹنا مشکل نہیں۔

ناظرین مکرم:۔

اس مفہوم میں کونسی شرک وکفر کی بات ہے کہ احمد سعید حدیث نقل کرنے کے سبب امام بخاری رحمہ اللہ کو شرک وکفر سنوار رہا ہے۔

واقعی بھینگے کو ہر چیز ٹیڑھی نظر آتی ہے

اور اگر بالفرض امام بخاری رحمہ اللہ کو اس لئے مشرک وکافر کہا جارہا ہے کہ اس نے ایک ایسی حدیث نقل کردی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بھی تکفاء کے الفاظ (الٹنا پلٹنا) اور مخلوق کے لیے بھی یکتفاء کے الفاظ بولے جارہے ہیں یعنی مشترک الفاظ بولنا موجب شرک ہے تو پھر فرمائیے

1 ...... **ان اللہ وملائکۃ یصلون علی النبی یاایھاالذین آمنو صلوا علیه وسلموا تسلیما** کے متعلق کیا فرمائینگے کیونکہ یہاں بھی ایک جیسا لفظ صلوۃ خالق ومخلوق کے لئے بولا جارہا ہے؟

2 ......سورۃ توبہ میں اللہ کی صفت رؤف ورحیم بیان کی جارہی ہے **انه بهم رؤف رحيم** اور اسی سورۃ توبہ میں حضور اکرم ﷺ کو بھی **رؤف رحیم** فرمایا گیا ہے **بالمؤمنین رؤف رحیم** فرمائیے آپ کا دارالافتاء کیا بولتا ہے؟

3 ...... یا آسان طور پر یوں بھی گذارش کی جاسکتی ہے کہ

اللہ بھی دیکھتے ہیں.................مخلوق بھی دیکھتی ہے

اللہ بھی بولتے ہیں.................مخلوق بھی بولتی ہے

اللہ بھی سنتے ہیں.................مخلوق بھی سنتی ہے

تو کیا یہ بھی شرک کے زمرہ میں آئیگا؟

سنبھل کر قدم رکھنا میکدہ میں مولوی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

تعارض نمبر{5}

کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت قرآنی **ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجدله عزماً** میں حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت حواء کا نام نہیں لیا پردے میں رکھا ایک طرح ان کی بے قصوری کو ذکر کیا مگر امام بخاری نے کتاب الانبیاء ص[۴۶۹] پر **لولا حواء لم تخن انثی زوجها** ذکر کرکے حضرت حواء کا نام خیانت کرنے والیوں میں ذکر کردیا جو کہ توہین ام البشر ہے

جواب

اس تعارض میں دو باتیں سمجھنے کی ہیں۔

1 ......خیانت کا معنی

2 ......کیا واقعی قرآن کریم نے شجرہ ممنوعہ کی بحث میں حضرت حواء کا کہیں ذکر نہیں فرمایا اور ان کے نام ذکر کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت حواء علیہا السلام کی توہین کی ہے۔

جہاں تک پہلی بات ہے تو یہ الامہ صاحب کی کم علمی وکم فہمی کی دلیل ہے کیونکہ عربی کا ہر طالب علم جانتا ہے عربی کلام میں کیا اعجاز ہے ایک ہی لفظ کے کئی کئی معنی پڑھنے وسننے کو ملتے ہیں جیسے جیسے نسبت ومتعلق تبدیل ہوتا جاتا ہے عربی لفظ کا معنی تبدیل ہوتا جاتا ہے مثلاً

1 ......لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد نزول رحمت ہے اگر ملائکہ کی طرف ہو تو مراد آپ ﷺ کے لئے دعا کرنا ہے اور اگر عام مؤمنین کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا مفہوم دعا اور مدح وثنا کا مجموعہ ہے

2 ......لفظ ذنب کی نسبت عامۃ الناس کی طرف ہو تو گناہ مراد ہوتا ہے اور نفوس قدسیہ کی طرف ہو تو معنی خلاف اولی لیا جاتا ہے۔

اسی طرح خیانت کے لفظ کی نسبت جب عام لوگوں کی طرف ہوگی تو معروف بین الناس معنی مراد لیا جائے گا لیکن جب اس کی نسبت ام البشر سیدہ حواء علیہا السلام کی طرف کی گئی ہے تو اب نعوذ باللہ عام معنی مراد نہ ہوگا بلکہ شجرہ ممنوعہ کے کھانے کی طرف میلان نفس کو خیانت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہی بات ارشاد فرماتے ہیں شارح بخاری حضرت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

ولیس المراد بالخیانة هنا ارتکاب الفواحش حاشا وکلا ولکن مالت الی شهوة النفس من اکل الشجرة وحسنت ذالک لآدم علیه السلام ذلک خیانة له :

فتح الباری: جلد[۷] صفحه[۲۱۲]

مسئلہ واضح ہو گیا یہاں خیانت کا وہ معنی ہی نہیں جسے الامہ صاحب لیکر امام وقت کے خلاف اول فول..................

جب اکابر کی کتب موجود ہیں تو انہیں سے معلوم کر لینا چاہیئے کہ آخر بات کیا ہے؟

یہ کاوشیں بے سبب ہیں کدورتوں کی کچھ انتہا بھی
زبان رکھتے ہیں ہم بھی آخر کبھی تو پوچھو سوال کیا ہے

فائدہ

درج ذیل آیات طیبات میں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ساتھ حضرت حواء علیہا السلام بھی مخاطب ہیں۔

1 ......**فازلهما الشیطٰن[بقره]**

2 ......**قال اهبطا منها جمیعاً[طه]**

3 ......**فوسوس لهما الشیطن لیبدی لهما ما وری عنهما من سواتهما وقال مانهکما ربکما عن هذه الشجرة الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخلدین ☆و قاسمهما انی لکما لمن النصحین☆ فدلهما بغرور فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سواتهما وطفقا یخصفن علیهما من ورق الجنة ونادٰهما ربهما الم انهکما عن تلکما الشجرة واقل لکما ان الشیطٰن لکما عدو مبین☆[اعراف]**

تو فرمائیے اس میں بھی سیدہ حواء علیہا السلام کی توہین کا عنصر کارفرما ہوگا۔

رہا حضرت سیدہ حواء علیہا السلام کے اسم گرامی کا مسئلہ کہ قرآن مجید نے شجرہ ممنوعہ کی بحث میں ان کا نام ذکر نہیں کیا بلکہ اکیلے حضرت آدم علیہ السلام کا نام لیا گیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت حواء علیہا السلام کے نام والی روایت درج کر کے توہین کی ہے

میرے نادان الامہ صاحب:۔

اگر بقول شما شجرہ ممنوعہ کی بحث میں واقعی نام لینا موجب بے ادبی ہے، گستاخی ہے تو پھر میں آپ سے پوچھتا ہوں مقام نبی اللہ حضرت آدم علیہ السلام کا زیادہ ہے یا حضرت حواء علیہا السلام کا زیادہ ہے (ہر اہل علم جانتا ہے کہ مرتبہ، مقام، فضیلت حضرت آدم کی زیادہ ہے کیونکہ اللہ کے نبی برحق ہیں) اگر قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے نام لینے سے توہین آدم نہیں ہورہی تو پھر حدیث شریف میں حضرت حواء کے نام لینے سے ان کی توہین بھی نہیں ہوگی۔

E E

تعارض نمبر {6}

میں آیت قرآنی **فلما تبين له انه عدو لله تبرأ منه** اور روایت بخاری **یا رب انک وعدتنی ولا تخزنی یوم یبعثون** میں بزعم خویش یہ تعارض پیش کیا ہے کہ قرآن فرماتا ہے حضرت خلیل اللہ کو آزر کے حتمی کفر کا جب علم ہوگیا تو اس سے بری ہوگئے **(تبرأ منه)**

مگر بخاری صفحہ [۴۷۳] پر مرقوم حدیث بتاتی ہے قیامت کے دن اس کی خستہ حالت کو دیکھ کر بطور سفارش فرمائینگے **یارب انک وعدتنی لا تخزنی یوم یبعثون الــخ** یعنی حضرت خلیل جب دنیا میں آزر سے بری الذمہ ہوگئے تھے تو روز قیامت اس کی سفارش کیسے کر سکتے ہیں؟

آگے الامہ لکھتے ہیں قرآن میں عدم بصیرت کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو امام بخاری نے اللہ کا وعدہ بنا دیا۔ بلفظہ

L جواب J

الامہ صاحب کو مغالطہ یہ لگا کہ وہ **یارب انک وعدتنی لا تخزنی یوم یبعثون** کو آزر کے حق میں دعاء خلیل سمجھ بیٹھے۔

حضور والا ذرا روح المعانی جلد [۶] صفحہ [۳۷] سورۃ توبہ کو دیکھ لیں۔

انا لا نسلم التخالف بين الآية والحديث وانما يكون بينهما ذلک لو کان فی الحديث دلالة علی وقوع الاستغفار فی ابراهيم لابيه وطلب الشفاعة له وليس فليس وقوله يارب انک وعدتنی الخ ارادبه عليه الصلاة والسلام محض الاستفسار عن حقيقة الحال فانه اختلج فی صدره الشريف

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

یارب انک وعدتنی لا تخزنی الخ بارگاہ خداوندی میں آزر کے لئے دعا

نہیں، سفارش نہیں بلکہ محض حقیقت حال کا استفسار ہے کہ اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تجھے قیامت کے دن شرمسار نہیں کرونگا آج والد کی یہ حالت (چہرہ خاک آلود ہے)

تو بخاری شریف میں ہے اللہ تعالیٰ (اپنے خلیل کی تسلی کی خاطر) اسے ایک گند سے بھرے ہوئے بجو کی شکل بنا کر جہنم میں ڈلوادینگے یعنی آج لوگ بجو کو جہنم میں جاتا ہوا دیکھیں گے آزر کو انسانی شکل میں نہ دیکھیں تا کہ خلیل پر ملال نہ گذرے۔

میں انہیں کی زبان میں گذارش کرتا ہوں الامہ صاحب نے حدیث میں عدم بصیرت کیوجہ سے استفسار ابراہیم کو دعا بنا دیا۔

رہا الامہ کا یہ کہنا کہ امام بخاری نے دعا ابراہیم **لا تخزنی یوم یبعثون** کو اللہ کا وعدہ بنا دیا تو جوابا عرض ہے کہ امام بخاری نے تو کہیں وعدہ نہیں بنایا ہاں البتہ آپ کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت میں شک ہے تو بسم اللہ پڑھیے اور ایک نص قطعی بیان فرمایئے جس میں اس دعا کی عدم قبولیت کا ذکر ہو۔ دیدہ باید

تعارض نمبر{7}

کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ (**ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ماتبین لهم انهم اصحاب الجحيم**) کے ذریعہ مشرک کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمادیا

مگر بخاری شریف کتاب المناقب صفحہ [۵۴۸] پر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے لئے فرمایا **لعلہ تنفعہ شفاعتی یوم القیامة** جب اللہ نے اپنے نبی کو دنیا میں مشرک کے لئے استغفار کرنے سے روک دیا تو پھر قیامت کے دن حضرت ﷺ مشرک کے لئے شفاعت کیسے کرینگے؟

جواب نمبر۱

شفاعت دو قسم ہے۔ 1 شفاعت تخفیف عذاب کی خاطر کرنا۔

2 من کل الوجوہ عذاب سے یعنی مطلقاً نجات کے لئے شفاعت کرنا۔

یاد رکھیں:۔

قرآن مجید میں مشرک کے لئے جس شفاعت سے منع کیا گیا ہے وہ دوسری قسم کی شفاعت ہے (کلی طور پر عذاب ختم کرنے کی شفاعت) اور حضرت ﷺ اپنے چچا کے لئے جو سفارش فرمائینگے وہ تخفیف عذاب کے لئے ہوگی جو کہ ممنوع نہیں لہذا قرآن و حدیث میں تعارض نہ رہا۔

فان الشفاعة لابی طالب فی تخفیف العذاب لم ترد وطلبها لم ینه عنه وانما وقع النهی عن طلب المغفرة العامة. فتح الباری: جلد [۶/۴۷]

جواب نمبر ۲

اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے مختلف روایات نقل فرمائی ہیں جن کا خلاصہ

یہ کہ حضرت ﷺ نے ابوطالب کو بوقت قرب موت کلمہ شہادت کی دعوت پیش کی مگر اس نے قبول نہ کی آپ ﷺ نے فرمایا چچا جان (آپ کی وفاؤں کے بدلے) میں تیرے لئے استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ من جانب اللہ روک نہ دیا جائے اس کے بعد آیت نازل ہوئی (**ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم**) اور آپ ﷺ استغفار کرنے سے مطلقاً رک گئے۔

تو اس ساری تفصیل کے بعد **لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة** کا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ میں نے اب تک (نزول آیت سے قبل) ابوطالب کے لئے جو بارگاہ قدس میں دعائیں اور سفارشیں کی ہیں اس کا فائدہ ان کو بروز قیامت پہنچے گا۔

تو فرمائیے قرآن وحدیث میں کیا تعارض ہوا؟

جواب نمبر۳

اگر باریک بینی سے استغفار اور شفاعت کے مفہوم کو دیکھا جائے تو استغفار صرف مؤمنین کے لئے ہے مگر شفاعت سے کسی حد تک مشرک وکافر بھی منتفع ہوسکتے ہیں۔

مثلاً بروز قیامت حضرت ﷺ کی ذات بابرکات کو اللہ تعالیٰ جب اذن شفاعت عطاء فرمائینگے تو شفاعت کبریٰ سے تمام بنی آدم مستفیض ہونگے جس میں مؤمنین وکفار، موحد ومشرک سب شریک ہونگے۔

بات واضح ہوگئی کہ شفاعت کے مفہوم میں عموم ہے بنسبت استغفار کے۔

ملاحظہ ہو

1 ......**مظاہر حق جلد[۵]صفحہ[۱۵۶]**

سب سے پہلی قسم شفاعت عظمیٰ ہے اور یہ وہ شفاعت ہے جو تمام مخلوق کے حق میں ہوگی

2 ......**اشعۃ اللمعات جلد[۴]صفحہ[۳۸۲]**

نوع اول شفاعت عظمیٰ ست کہ عام ست مر تمامہ خلائق را

3 ......**روح المعانی جلد[۸] صفحہ[۱۴۱]**

من فسره بمقام الشفاعة في موقف الحشر حيث يعترف الجميع بالعجز اعم من ان تكون عامة كالشفاعة لفصل القضاء

4 ......**مرقاة**

فان المراد بهذه الشفاعة الكبرىٰ .... هذه الشفاعة هي الخلاص من الحبس والقيام والامر بالمحاسبة للانام

ان مندرجہ بالا اقوال علماء سے یہ بات واضح ہوگئی کہ شفاعت کبریٰ سب کے لئے ہوگی اور اس سے اپنے پرائے سب کو نفع ہوگا۔

اتنی قدر بات سمجھ لینے کے بعد ہم گذارش کرینگے کہ قرآنی آیت **ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین** میں مشرک کے لئے استغفار سے منع کیا جا رہا ہے اور روایت بخاری **لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة** میں ایک گونہ شفاعت (کبریٰ) کو ثابت کیا جا رہا ہے۔ لہذا کسی قسم کا کوئی تعارض نہ ہوا کیونکہ جو ممنوع ہے وہ

استغفار ہے اور جسے حدیث سے ثابت کیا جا رہا ہے وہ شفاعت ہے۔

اعتراض:۔

آپ کی اس تقریر سے ثابت ہو رہا ہے کہ مشرک کو کسی حد تک شفاعت مفید ہو سکتی ہے جبکہ قرآن کریم میں واضح ہے **فما تنفعهم شفاعة الشافعين** کہ کفار کو شفاعت فائدہ نہ دے گی

جواب:۔

آیت کریمہ (**فما تنفعهم شفاعة الشافعين**) میں جس شفاعت کے عدم نافع ہونے کو بیان کیا جا رہا ہے وہ ہے شفاعت **للخروج من السقر** جس کے سبب جہنمی جہنم سے مطلقاً آزاد کر دیا جائے .

فالمراد شفاعة الخروج من السقر) [نبراس :صفحہ ۲۳۹]

اور حدیث مبارکہ (**لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامه**)میں جس شفاعت کے نفع مند ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ تخفیف عذاب کی شفاعت ہے

مگر بہت لطیف نکتہ ہے۔اللہ سمجھ نصیب فرماویں

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم ونازک بے اثر

E E

تعارض نمبر{8-9-10}

میں بنیادی طور پر الامہ صاحب نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم فرماتا ہے **لا تقربوا الزنا** ......**لا تقربوا الفواحش** ......**محصنين غير مسافحين** ......**ولا متخذی اخدان**......**فانكحوا ماطاب لكم** مگر امام بخاری، بخاری شریف جلد[۲] صفحہ [۷۶۷] پر متعہ یعنی زنا کی حلت کی روایات نقل کرتا ہے جو کہ آیات کے صریح کے خلاف ہے۔

(۲)......امام بخاری نے اپنی صحیح کی جلد [۲] صفحہ [۷۶۴] پر ایک روایت نقل کی ہے

عن عبدالله Z قال كنا نغز وامع رسول الله ﷺ وليس معنا نساء نا فقلنا الانختصی فنها ناعن ذالک فرخص لنا بعد ذالک ان نتزوج المرأة بالثوب ثم قرأ يايهاالذين امنوا لا تحرموا طيبات مااحل الله لكم

ترجمہ :۔حضرت ابن مسعود Z فرماتے ہیں ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس ہماری عورتیں نہ تھیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے کو خصی نہ کر ڈالیں آپ نے منع فرمایا پھر ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ ہم ایک کپڑے کے عوض عورت سے نکاح کر سکتے ہیں اس کے بعد ابن مسعود Z نے یہ آیت تلاوت فرمائی

جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود Z اس آیت سے متعہ کو

جائز ثابت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ قرآنی آیت میں موجود طیبات سے مراد کھانے پینے پہننے کی پاکیزہ چیزیں ہیں متعہ مراد نہیں (ملخصاً)

L جواب J

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں بھی نہ نکلا

جس شخصیت کے متعلق کتاب کے ٹائٹل پر امام انقلاب شیخ التفسیر والحدیث علامہ کے الفاظ لکھے گئے اس کی کم علمی اور کم فہمی کا یہ عالم ہے کہ زنا اور نکاح متعہ میں فرق نہیں کر سکتے

فائدہ

ناظرین مکرم پہلے متعہ کے متعلق ضروری بات ذہن نشین فرمالیں پھر بات کا سمجھنا آسان ہوجائیگا۔ انشاءاللہ

ایک ہے وہ متعہ جو کہ شعار روافض ہے اس میں نہ کسی کو اعلان کی ضرورت ہے اور نہ ہی گواہوں کی ضرورت ہے لا اشھاد و لا اعلان. تفصیل کے لئے تہذیب الاحکام جلد[۷]صفحہ[۲۶۲]۔قرب الاسناد صفحہ[۱۰۹]

یہ متعہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک خالص زنا ہے یہ کبھی بھی اسلام میں جائز نہیں رہا اور دوسرا ہے متعہ بمعنی نکاح موقت جس میں اعلان عام بھی ضروری تھا اور گواہوں کا ہونا بھی ضروری تھا۔ یہ ابتداء اسلام میں جائز تھا مگر بعد ازاں حضرت ﷺ نے اسکی حرمت کا اعلان فرمادیا۔

ان رسول الله نهى عن متعة النساء يوم خيبر

مسلم شریف جلد[۱]صفحہ[۴۵۲]

مزید تسلی کے لئے ملاحظہ فرماویں نووی علی المسلم جلد[۱]صفحہ[۴۵۰]

1 ......**قال المازری ثبت ان نکاح المتعة کان جائزاً فی اول الاسلام ثم ثبت بالاحادیث الصحیحة المذکورة هنا انه نسخ وانعقد الاجماع علی تحریمه .... واتفق العلماء علی ان هذه المتعة کانت نکاحاً الی اجل لا میراث فیها وفراقها یحصل بانقضاء الاجل من غیر طلاق ووقع الاجماع بعد ذالک علی تحریمهامن جمیع العلماء**

2 ......**المسلمون الیوم مجمعون علی ان متعة النساء قد نسخت بالتحریم نسخها الکتاب والسنة هذا قول اهل العلم جمیعاً من اهل الحجاز والشام والعراق من اصحاب الاثر والرأی:**

اللامع الدراری جلد[۹] صفحه[۲۹]

الامہ صاحب کو غلط فہمی یہ ہوئی کہ آپ نکاح موقت اور زنا و متعہ میں جو کہ شعار روافض ہے میں فرق نہ کر سکے (غالباً آپ کا ذخیرہ احادیث پر اعتماد نہیں ورنہ نهی عن المتعه کی احادیث سے ان کی تسلی وتشفی ہوجاتی)

اس فائدہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد گذارش یہ ہے قرآن کریم نے جس چیز کی

حرمت بیان فرمائی ہے وہ زنا ہے اور حدیث سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ نکاح موقت ہے۔ لھذا قرآن مجید اور روایات بخاری کا آپس میں کوئی تعارض نہیں۔

اور اگر الامہ صاحب کا یہ دعوٰی ونظریہ ہے کہ نکاح موقت بھی اسلام میں کبھی جائز نہیں رہا تو اس پر انہیں نص قطعی پیش کرنا ہوگی جو کہ ان کے بس کا روگ نہیں۔

اور جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود Z سے مروی حدیث کا تعلق ہے تو آپ اسے دیکھیں، پڑھیں کہیں زنا کی اباحت کا ذکر محسوس ہوتا ہے؟۔ ہرگز نہیں بلکہ اس میں تو **فرخص لنا بعد ذالک ان نتزوج المرأة** کے الفاظ ہیں جس کا معنی نکاح ہے زنا نہیں۔ مگر

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

سبحان اللہ۔ آنکھوں سے اندھی اور نام نور بھری

علمی پوزیشن یہ ہے کہ **ان نتزوج المرأة** کو زنا سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور القاب ملاحظہ فرماویں تو گدھا بھی بوجھ نہ اٹھا سکے۔

کیا آپ کہیں دکھا سکیں گے کہ شراح بخاری نے اس مقام پر **ان نتزوج** کا معنی زنا کیا ہے۔ اگر نہیں دکھا سکتے اور انشاءاللہ العزیز نہیں دکھا سکتے تو پھر خواہ مخواہ امام المحدثین امام بخاری کے خلاف زبان درازی سے باز آ جائیں اس میں نجات اور اخروی آسودگی ہوگی

رہا حضرت ابن مسعود Z کا آیت مبارکہ **یا یھا الذین امنو لا تحرموا طیبات مااحل اللہ لکم** پڑھنا تو اس میں علماء کے دو قول ہیں

1 ...... آپؓ اس آیت سے نکاح متعہ (نکاح موقت) کے جواز پر استدلال فرمانا چاہتے ہیں ایسی صورت میں کوئی بھی عقلمند معترض نہیں ہوسکتا کیونکہ دین میں کافی ایسے امور ملتے ہیں جو ایک زمانہ تک جائز رہے پھر انہیں ناجائز کر دیا گیا۔

مثلاً

☆ابتداء اسلام میں مؤمن ومشرک کا نکاح جائز تھا............منع کر دیا گیا

☆شراب پی جاتی تھی.................حرام کر دی گئی

☆بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی.................روک دیا گیا

اسی طرح ابتداء اسلام میں نکاح موقت (متعہ) بھی جائز تھا...... بعدازاں منع کر دیا گیا۔

2 ...... یہ بھی ممکن ہے حضرت ابن مسعود Z نے آیت تحریم اختصاء کے متعلق پڑھی ہو یعنی جب صحابہ نے عرض کی الا نختصی تو جواب ملا نہیں۔ ابن مسعود Z اسی کی تائید میں پڑھتے ہیں **یا یھا الذین آمنو لا تحرموا الخ**

بایں صورت آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عضو بدن جو عطا کیا ہے یہ ایک نعمت ہے اس کے ذریعہ تم حلال جماع کی لذت حاصل کر سکتے ہو اس طرح یہ طیبات میں داخل ہے اس کو تم اپنے اوپر حرام نہ کرو اور اختصاء نہ کرو

اللامع الدراری: جلد[۹] صفحہ[۶۷] بحوالہ کشف الباری

اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے تو نہ حضرت ابن مسعود Z پر اعتراض ہوگا اور نہ امام بخاری رحمہ اللہ پر غالبًا اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اے ایمان والواللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمھارے واسطے حلال کی ہیں (خواہ وہ
کھانے پینے اور پہننے کی قسم سے ہوں یا منکوحات کی قسم سے ہوں) ان میں
لذیذ اور مرغوب چیزوں کو (قسم وعہد کرکے اپنے نفسوں پر) حرام مت کرو
: معارف القرآن جلد[۳] صفحہ[۲۱۹]

اس میں لفظ منکوحات محل استدلال ہے۔

E E

تعارض نمبر{11}

کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت کا حق مہر مال ہونا ضروری ہے
ان تبتغوا باموا لکم نیز لوہے کا چھلہ انگوٹھی مال نہیں بایں وجہ اسے حق مہر بنانا درست نہیں
۔اور لوہے کی انگوٹھی تو ویسے بھی حرام ہے

مگر امام بخاری کتاب النکاح میں ایک روایت نقل کرتے ہیں جس میں ہے
تزوج ولو بخاتم من حدید شادی کرلے اگرچہ بدلہ میں (بطور مہر) لوہے کی انگوٹھی ہی
کیوں نہ ہو۔

ذرا انھیں کی زبانی سنیئے:۔

لیکن اللہ تعالیٰ معاف فرمائے امام بخاری بے حیا راویوں پر اعتماد کلی کرکے
رسول اللہ ﷺ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں اور نص قطعی کے صریح خلاف آپ
ﷺ کے ذمہ لگاتے ہیں خدا جانے قرآن کی طرف توجہ نہیں کی یا ضروری نہیں

سمجھا کہ روایت سے پہلے قرآن کا مطالعہ کرلیتے (بلفظہ)۔قرآن مقدس
بخاری محدث صفحہ[۳۱]

L جواب J

ناظرین ذی وقار:۔

مسئلہ اپنی جگہ ذرا اس شریف کی دیدہ دلیری دیکھئے کس طرح سوقیانہ انداز میں
بخاری کے رواۃ کو بے حیا راوی کہہ رہا ہے جن کی جلالت شان کا زمانہ معترف ہے ان کے
خلاف نازیبا زبان، تحریر آخرت تباہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

پھر امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق یہ الفاظ کہ
رسول اللہ ﷺ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں اور نص قطعی کے صریح خلاف آپ
ﷺ کے ذمہ لگاتے ہیں۔

یہ بہت بڑی جسارت ہے جس کا تصور کوئی شریف النفس عالم دین تو کجا عامی بھی
نہیں کرسکتا۔

کیا اس کی گھٹیا تحریر سے بخاری کا مقام کم ہوجائیگا؟ نہیں ہرگز نہیں

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جہاں تک تعارض کا معاملہ ہے اس میں دو باتیں غور طلب ہیں

1 ...... جب لوہا پہننا ممنوع ہے تو حق مہر میں کیسے ادا کیا جاسکتا ہے؟

اس کے متعلق گذارش ہے کہ اگر آپ عمدۃ القاری جلد[۱۴] صفحہ[۱۰۵] ملاحظہ

فرما لیتے تو اس قسم کی بے تکی نہ کہنا پڑتی کیونکہ علامہ عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ نے اس خدشہ کا جواب بایں الفاظ رقم فرمایا ہے۔

ذکر خاتم الحدید کان قبل النهی عنه

یعنی لوہے کے استعمال کی ممانعت بعد میں ہوئی اور یہ ارشاد مبارکہ **تزوج ولو بخاتم من حدید** پہلے کا ہے

2 ......کیا لوہے کی انگوٹھی پر مال کا لفظ بولا جا سکتا ہے (کیونکہ حق مہر کے لیے مال کا ہونا ضروری ہے اسے سمجھنے کے لئے ایک فائدہ ذہن نشین فرما لیں

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مہر شرائط نکاح میں داخل ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کم از کم مہر کیا ہونا چاہیئے

حضرت امام شافعی اور دیگر کافی اکابر علماء کے نزدیک جو چیز بھی قیمت رکھتی ہے وہ مہر بن سکتی ہے خواہ جتنی مالیت کی بھی ہو۔

ملاحظہ ہو نووی علی المسلم جلد[۱] صفحہ[۴۵۷]

یجو زان یکون الصداق قلیلا و کثیر ا مما یتمول اذا تراضی به الزوجان لان خاتم الحدید فی نهایة من القلة وهذا مذهب الشافعی وهو مذهب جما هیر العلماء من السلف والخلف وبه قال ربیعه وابو الزنا د وابن ابی زئب ویحیی بن سعید واللیث بن سعد والثوری والاوزاعی ومسلم بن خالد الزنجی وابن ابی لیلی وداؤد وفقهاء اهل الحدیث وابن وهب من اصحاب

مالک قال القاضی هو مذهب العلماء کافةمن الحجاز یین والبصر یین والکوفیین والشامیین وغیر ہ

لہذا ان حضرات کے مسلک کے مطابق تو کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا کیونکہ لوہے کی انگوٹھی کچھ نہ کچھ مالیت تو ضرور رکھتی ہے۔

البتہ علماء احناف کے نزدیک مہر کے لیے کم از کم دس درہم مالیت ہونا ضروری ہے تو بظاہر یہ حدیث مبارکہ احناف کے مسلک کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر علماء اسلام نے اس کے مختلف جوابات ارشاد فرمائے ہیں

جواب نمبرا:۔

محدث العصر حجۃ اللہ علی الارض حضرت سید محمد انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں۔

ابتداء اسلام میں عسر و تنگ دستی اور غربت بہت زیادہ تھی لہذا اس قسم کی رعایت دی گئی تھی کہ لوہے کی انگوٹھی بھی حق مہر میں بطور مال دی جا سکتی ہے مگر بعد میں یہ حکم بدل گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمہ قسمی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے یعنی یہ ابتداء اسلام کا واقعہ ہے

والرأی فیه عندی ان المهر و کذانصاب السرقة کان قلیلین فی اول الاسلام حال المسلمین فلما وسع الله تعالیٰ علیهم زید فی المهرونصاب السرقة ایضاً حتی استقر الامر علی عشرة دراهم فیهما

فیض الباری جلد[۴] صفحه[۲۹۱]

جواب نمبر۲:۔

اس حدیث میں کل مہر کا ذکر نہیں بلکہ مہر معجّل کا ذکر ہے کہ باقی مہر بعد میں ادا کر دینا۔فی الوقت لوہے کی انگوٹھی ہی دے دو۔

ومنها احتمال انه طلب منه مایجعل نقده قبل الدخو ل لا ان ذلک جمیع الصداق .

فتح الباری جلد[۱۱]صفحه [۴۸۸] عمدة القاری جلد [۱۴]صفحه[۱۰۵]

جواب نمبر۳:۔

ہوسکتا ہے وہ لوہے کی انگوٹھی قیمتی ہو معمولی نہ ہو

فتح الباری جلد[۱۱]صفحہ [۴۸۸]۔عمدۃ القاری جلد[۱۴]صفحہ [۱۰۵]

ان جوابات کی روشنی میں یہ حدیث احناف کے مسلک کے خلاف بھی نہ ہوگی۔

افسوس ہے الامہ پر بجائے اس کے کہ اپنی کم علمی اکابرین امت کے ارشادات سے پہلوتہی پر اپنے آپ کو ملامت کریں وہ اپنی نااہلی چھپانے کی خاطر بزعم خویش بخاری شریف اور قرآن کریم میں تعارض ثابت کر کے عامۃ الناس کی نظروں میں تیس مارخاں بننے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

E E

تعارض نمبر{12}

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مالیت سے پاک ہے اگر کسی کو چند سورتیں یا آیات یاد ہوں تو خود اس کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں دوسرے کی طرف اس کا فائدہ منتقل نہیں ہوسکتا..........لیکن امام بخاری صفحہ [۷۷۴] پر روایت درج کتاب کرتے ہوئے شاید غیر شعوری حالت میں تھے..............یہ جڑ دیا کہ اللہ کے رسول نے ایک شخص کو کہا جو سورتیں قرآن کی تم کو یاد ہیں جاؤ ان کے بدلے تیری اس عورت کے ساتھ شادی کر دی ۔بلفظہ قرآن مقدس بخاری محدث ص[۳۲]

خلاصہ یہ ہوا کہ جب نفس قرآن مال متقوم ہی نہیں تو حق مہر کیسے بن سکتا ہے۔

نیز دبے لفظوں میں ایصال ثواب کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اگر کسی کو چند سورتیں یا آیات یاد ہوں تو خود اس کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں دوسرے کی طرف اس کا فائدہ منتقل نہیں ہوسکتا۔

L جواب J

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان نفوس قدسیہ پر جنہوں نے خداداد صلاحیت کے پیش نظر آج سے کئی سوسال قبل آج کے اندر کے روگیوں کا اندازہ کرتے ہوئے اس قسم کے واہی وساوس کا جواب شافی ارشاد فرمایا مگر دیکھنے پڑھنے اور پھر سمجھنے کی توفیق اسی کو ہوتی ہے جس پر قدرت مہربانی فرمائے۔ملاحظہ فرماویں

1 ...... **المغنی لابن قدامه المقدسی متوفی ۶۲۰ جلد[۲]صفحه[۱۶۹۱]**

آپ فرماتے ہیں یہ اس صحابی رسول کی خصوصیت تھی ہر ایک کے لئے یہ حکم نہیں کیوں کہ حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لا تکون لاحد بعدک مھرًا (تیرے علاوہ کسی اور کے لئے قرآن کریم مہر نہیں بن سکتا)

برادران اسلام:۔

جب ہے ہی اس صحابی کی خصوصیت تو پھر اسے ایک عمومی قاعدہ سے ٹکرانا اپنی جہالت کا ثبوت دینے کے بغیر کچھ نہیں۔

مثلاً حضرت ﷺ کا چار سے زائد بیویاں بیک وقت اپنے عقد مبارک میں رکھنا آپ ﷺ کی خصوصیت ہے تو کوئی صاحب عقل یہ کہہ سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے قرآن کریم کی نعوذ باللہ مخالفت کی ہے کیونکہ قرآن میں آخری حد بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی ہے۔

جس طرح حضرت ﷺ نے چار سے زائد نکاح بیک وقت بنا بر خصوصیت کے فرمائے اسی طرح اس صحابی نے بھی قرآن کے عوض شادی کی بوجہ اس خصوصیت کے جو اسے شارع علیہ السلام نے خود عطاء فرمائی

2 ......فتح الباری جلد[۱۱] صفحہ[۴۸۹]

3 ......اوجز المسالک ج[۴]صفحہ[۲۵۱]

هذا خاص بذالک الرجل لکون النبی ﷺ کان یجوزله نکاح الواهبة فکذالک یجوزله ان ینکحها لمن شاء بغیر صداق

یعنی حضور اکرم ﷺ کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ آپ ﷺ کسی کا نکاح بغیر مہر کے

فرمادیں مگر حضور اکرم ﷺ کی قدر تو قدر والوں کو ہے بے قدروں کو کیا قدر

4 ......عمدة القاری جلد[۱۴]صفحہ[۱۰۴]

فکان له ماخصه الله تعالیٰ ان ملک غیره ما کان له ملکه بغیر صداق

جواب نمبر۲:۔

حدیث میں موجود الفاظ مبارکہ بمامعک من القرآن میں باء عوض کی نہیں بلکہ باء سببیت کے لئے ہے

الباء فی قوله بمامعک من القرآن للسببية

ارشاد الساری جلد[۱۱] صفحہ[۴۹۶]

مفہوم یہ ہوگا کہ قرآن کریم کی عظمت کے سبب آپ پر مہر معجّل واجب نہیں کی جاتی البتہ مہر مؤجل حسب ضابطہ ادا کر دینا

وانفصل بعضهم بانه زوجها ایاه لاجل مامعه من القرآن الذی حفظه وسکت عن المهر فیکون ثابتا لها فی ذمته اذا ایسر :فتح الباری جلد[۱۱] ص[۴۹۰]

مسئلہ ایصال ثواب

اس مسئلہ کی اصل اتنی قدر ہے کہ کیا زندہ کا نیک عمل مرنے والے کو فائدہ دے سکتا ہے؟ تو اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک اگر نیکی کرنے والا مؤمن اپنی کی ہوئی نیکی کے

ثواب کا ایصال کسی مؤمن کے لئے کرنا چاہے تو جائز ہے البتہ معتزلہ کے نزدیک یہ درست نہیں۔

1 ......والاصل فی ذالک عند اهل السنة ان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة اوصوما اوحجاً اوصدقة او غيرها:شرح فقه اكبر صفحه[۲۲۵]

2 ......ان الصدقة عن الميت تنفع الميت ويصل ثوابها وهو كذالك باجماع العلماء وكذا اجمعو اعلى وصول الدعاء :

نووی علی المسلم جلد[۱] صفحه[۳۲۴]

3 ......ان دعاء الاحيا ء للاموات وصدقتهم عنه نفع لهم فی علو الحالات خالفا للمعتزلة:

شرح فقه اكبرلعلی قاری صفحه[۲۲۴]

4 ......وسرالمسئلةان الثواب ملك للعامل فاذا تبرع به واهداه الى اخيه المسلم اوصله الله اليه .

كتاب الروح ص[۱۹۲]

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس کا فتوٰی

اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک بالاتفاق ایصال ثواب درست ہے اگر انسان اپنی کسی نیکی کا ثواب دوسرے شخص کو بخشتا ہے تو یہ ثواب اسے

پہنچتا ہے اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک بہت سی احادیث وآیات سے ثابت ہے

1 ......صاحب ہدایہ جلد[۱]صفحہ [۲۹۶] میں تحریر فرماتے ہیں۔

الاصل فی هذالباب ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة اوصوماً اوصدقة اوغيرها عند اهل السنة والجماعة لما روى عن النبی ﷺ انه ضحى كبشين املحين احد هما عن نفسه والاخر عن امته من اقر بو حدانيته تعالى وشهدله بالبلاغ جعل تضحية احد الشاتين لامته الخ

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایصال ثواب جائز ہے اور پہنچتا ہے ورنہ نعوذ باللہ اس ایصال کو لغو تسلیم کرنا پڑیگا

2 ......حدیث خثعمیہ میں ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے .

فانه عليه السلام قال فيه حجی عن ابيك. اخرجه ائمة السنن

3 ......ایک صحابی Z نے آنحضرت ﷺ کے مشورہ سے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لئے کنواں کھدوایا وقال هذه لام سعد

اس کے علاوہ امت کا سلفاً وخلفاً یہ معمول ہے کہ اپنے اقربا کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے نیز صاحب بحر نے اس سلسلہ میں مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی تائید میں دوآیات سے بھی استدلال کیا ہے۔

وھذا نصه والا صل فيه ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره عند ا صحابنا بالكتاب والسنة امالكتاب فلقو له تعالی وقل رب ارحمهما كما ربيٰنی صغيرا واخباره تعالی عن ملئكته ويستغفرون للذين امنو ا(الاية)

بندہ عبدالستار عفی عنہ مورخہ ۱۲۔۵۔۱۳۸۰

الجواب صحیح بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ

خیر الفتاوی جلد [۱] صفحہ [۱۹۰]

اس عظیم الشان قرآن وحدیث سے مبرہن وقیع فتوی کے بعد کسی بھی اہل حق کو اس سے انکار کی مجال نہیں کہ واقعی ایصال ثواب جائز ہے اور ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ ذخیرہ احادیث میں تو بے شمار ایسی روایات آپ کو مل سکتی ہیں جن کے اندر صدقہ، حج، تلاوت قرآن اور قربانی کے ایصال ثواب کا ذکر ہے۔

مگر افسوس صد افسوس:۔

جس شخص کے رد میں یہ کتاب لکھی جارہی ہے وہ خیر سے منکر حدیث ہے۔ اس کے نزدیک معیار اپنی عقل ہے نہ اسے حدیث رسول ﷺ سے کوئی سروکار نہ اقوال سلف وخلف کی کوئی قدر۔ اس لئے آپ قرآنی آیات کی زیارت کرلیں جس میں روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ زندہ کا عمل مرنے والے کے لئے مفید ہوتا ہے۔

1 ......وقل رب ارحمهما كما ربيٰنی صغيرا(الاسراء)

اپنے والدین کے لئے دعا کا حکم دیا جارہا ہے اگر زندہ اولاد کی دعا والدین کے

لئے نفع مند نہیں تو پھر نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حکم باری تعالیٰ بے سود ہوگا۔

2 ......رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بيتی مؤمنا وللمؤمنين والمؤمنات (نوح)

اگر دعا نفع مند نہ ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام یہ دعا ہرگز نہ فرماتے

3 ......والذين جاؤامن بعد هم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان (الحشر)

اور بعد والوں کی دعا اولین کو پہنچ رہی ہے اسی کو ایصال ثواب کہا جاتا ہے

4 ...... والملائكة يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون لمن فی الارض

اب دیکھیئے ملائکہ اہل ارض کے لئے طلب مغفرت کررہے ہیں اور انکی دعاؤں کا فائدہ بھی پہنچ رہا ہے (یہی ایصال ثواب ہے)

5 ...... ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنين يوم يقوم الحساب

میں بات بالکل واضح ہے کہ قیامت تک آنے والے مؤمنین کے لئے دعا مغفرت کی جارہی ہے۔ اگر زندہ کی دعا نفع مند نہیں تو پھر نعوذ باللہ یہ دعا بیکار جائیگی۔

ناظرین مکرم:۔

ان آیات طیبات سے مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ زندہ کا نیک عمل مرنے والے کو فائدہ دیتا ہے جبھی تو قرآنی دعاؤں میں ان کے لئے مغفرت طلب کی

جارہی ہے اگر یکجا اس مسئلہ پر احادیث طیبہ کا مطالعہ مقصود ہو تو تفسیر مظہری تحت آیت ان لیس للانسان الاما سعی دیکھی جاسکتی ہے

ایک نہایت غور طلب بات:۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ زندہ کا نیک عمل مردہ کے لئے مفید نہیں تو پھر نماز جنازہ کا بھی انکار کرنا ہوگا کیونکہ وہاں بھی تو زندہ مؤمن مرنے والے کے لئے اللھم اغفر لحینا ومیتنا الخ کہہ کر طلب مغفرت کر رہے ہیں۔

1 ......**اسی بات کو علامہ علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر ص ۲۲۴ پر بایں طور ذکر فرماتے ہیں۔**

علی انہ قدورد الاحادیث الصحیحة من الدعاء للاموات خصوصاً فی صلاة الجنازة

2 ......**علامہ ابوحفص دمشقی متوفی ۸۸۰ھ فرماتے ہیں**

الصلاة علی المیت والدعاله فی الصلوٰة انتفاع للمیت بصلوة الحی علیه وهو عمل غیره :

اللباب ج[۱۸]صفحه[۲۰۵]

ذرا ہمت سے کام لیں:۔

اور یہ وصیت کر کے مریئے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ بزعم شما زندہ کا عمل مرنے والے کے لئے مفید نہیں ہوتا۔

ان دلائل کے بعد اگرچہ اور کسی چیز کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی اکابر کی سن لیں کیونکہ ہم تک وصول علم انہیں کے طفیل ہوا ہے

1 ......جمہور ائمہ اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک جس طرح دعا اور صدقہ کا ثواب دوسرے کو پہنچایا جاسکتا ہے اسی طرح تلاوت قرآن اور ہر نفلی عبادت کا ثواب دوسرے شخص کو بخشا جاسکتا ہے

معارف القرآن جلد[۸]صفحہ[۲۱۹]

2 ......**بان المسلمین ماز الوا فی کل عصر یجتمعون ویقرؤن لموتی بهم من غیر نکیر وکان ذلک اجماعاً**

شرح الصدور صفحه[۱۳۴]

3 ......**واما قرأةالقرآن واهداؤهاله تطوعاًبغیر اجرة فهذا یصل الیه کمایصل ثواب الصوم والحج**

کتاب الروح صفحه[۱۹۱]

4 ......**قلت وکثیر من الاحادیث یدل علی هذاالقول وان المؤ من یصل الیه ثواب العمل الصالح من غیره**

تفسیر قرطبی جلد[۱۷]صفحه[۱۱۴]

5 ......**قال الشیخ تقی الدین ابو العباس احمدبن تیمیه من اعتقد ان الانسان لاینتفع الابعمله فقد خرق الاجماع :اللباب جلد[۱۸]صفحه[۲۰۴]**

6 ......حضرت عکرمہ فرماتے ہیں **اما هذه الامة فلهم ماسعوا**

وماسعی لهم غیرهم : اللباب جلد [۱۸]صفحه[۲۰۴]

7 ......فذهب ابوحنيفهؒ واحمدؒ الی وصول ثواب

قرأةالقرآن الی المیت .

عمدةالقاری جلد [۲] صفحه[۵۹۸]

ان تمام اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ میت ایصال ثواب کی صورت میں زندہ مؤمن کے اعمال صالحہ سے منتفع ہوتی ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ:۔

بعض احباب ان لیس للا نسان الاماسعٰی تلاوت کرکے کہہ دیتے ہیں جی ہرایک کو اپنے اعمال کا ثمر ملے گا دوسرے کا نہیں۔

تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ ذرا آیت کو اچھی طرح سمجھ لیں اس میں صرف اتنا ہے کہ ہرایک کو اپنے عمل کا ثواب ملے گا۔ یہ کہیں نہیں کہ وہ نیکی کرنے والا اپنی نیکی کا ثواب کسی مؤمن کو منتقل بھی نہیں کرسکتا۔ ایصال ثواب کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ یا اللہ میری نیکی کا جو ثواب میرے حصہ میں آیا ہے وہ فلاں مؤمن کو بخش دے اس کی ممانعت سے یہ آیت مطلقاً خاموش ہے۔ لہٰذا ان حضرات کا اس آیت سے استدلال درست نہیں۔

رہا الامہ صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ اگر کسی کو چند سورتیں یا آیات یاد ہوں تو خود اس کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں دوسرے کی طرف اس کا فائدہ منتقل نہیں ہوسکتا۔ کاش اس دعوی پر آپ ایک واضح آیت ہی پیش کردیتے مگر ہمت کہاں؟

E E

تعارض نمبر{13}

از روئے قرآن وحدیث وضو کے لئے پانی کا پاک ہونا ضروری ہے مگر امام بخاری نے امام زہری کا قول بخاری شریف صفحہ [۲۹] پر بلا تردید نقل کردیا ہے کہ اگر سوائے کتے کے جھوٹے کے اور پانی میسر نہ ہو تو اس سے وضو کرلیا جائے پھر امام بخاری یہ روایت بھی لاتے ہیں کہ اگر کتا کسی برتن سے پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے' نیز الامہ لکھتے ہیں

اس (امام زہری) پر امام بخاری اتنے عاشق ہیں کہ اسی کے قول کو اپنا مذہب بنا کر درج کرتے ہیں۔ بلفظہ قرآن مقدس بخاری محدث ص[۳۴]

L جواب J

یہاں تین باتیں سمجھنے کی ہیں

1 ......زہری کا قول قرآن سے ٹکراتا ہے۔

2 ......امام بخاری کا یہ مسلک ہے کہ سور کلب پاک ہے۔

3 ......امام بخاری رحمہ اللہ نے بوجہ نسیان پہلے سور کلب کا پاک ہونا نقل کیا اور بعد میں اس کے پلید ہونے کی حدیث نقل کی۔

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اس کے نقل کرنے کے سبب امام بخاری کو مطعون کرنا دیانت کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے تو بغیر دلائل دیئے ایک مسلک بیان فرمادیا ہے اور یہی مسلک ائمہ اربعہ میں سے امام مدینہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا ہے۔

فقالت الظاهرية والامام مالکؒ لا ينجس الماء بملاقاة النجاسة مالم يتغير احد اوصافه الثلثة

اوجز المسالک جلد[۱] صفحه[۵۲]

اگر اعتراض کرنا ہے تو پھر حسب عادت شریفہ قلم سنبھالیے اور امام مالک رحمہ اللہ کے متعلق آزادانہ رائے قائم کر کے خسر الدنیا والاخرة کا مصداق بنیئے۔ کیونکہ امام مالک رحمہ اللہ پہلے کے آدمی ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ بعد کے۔

یاد رکھیں امام مالک رحمہ اللہ کی وفات ۱۷۹ھ میں اور امام بخاری رحمہ اللہ کی ولادت ۱۹۴ھ میں ہو رہی ہے تقریباً پندرہ برس کا فاصلہ ہے امام مالک رحمہ اللہ کی وفات اور امام بخاری رحمہ اللہ کی ولادت کے درمیان۔

اور اگر جناب والا نے دلائل دیکھنے ہوں تو فقہ مالکیہ کی کتب کا مطالعہ فرماویں۔ خواہ مخواہ امام بخاری رحمہ اللہ کے خلاف باتیں کر کے آخرت تباہ نہ کریں۔

رہی دوسری بات الامہ کا اسے (سور کلب کا پاک ہونا) امام بخاری کا مسلک قرار دینا بھی درست نہیں کیونکہ محدث العصر حجۃ اللہ علی الارض سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

> امام بخاری سے یہ بات مستبعد ہے کہ وہ لعاب کلب کی طہارت کے قائل ہوں جبکہ اس باب میں قطعیات سے نجاست کا ثبوت ہو چکا ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ امام بخاری نے دونوں طرف کی احادیث ذکر کر دی ہیں ناظرین خود ہی کوئی فیصلہ کر لیں کیونکہ یہ بھی ان کی ایک عادت ہے۔ انوار الباری جلد[۷] صفحہ [۴۶۸]

جہاں تک تیسری بات کا تعلق ہے جناب والا امام بخاری کو نہ نسیان ہوا ہے نہ غشیان بلکہ یہ آپ کی کم علمی وکم فہمی کا شاخسانہ ہے۔ حضرت امام بخاریؒ اس باب میں بلا ترجیح مختلف مذاہب اور ان کے ادلہ کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

یہی بات حاشیہ نمبر[۵] پر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

2 ......علامہ عینی حنفی رقمطراز ہیں۔

فلم لايجوز ان يكون غرضه بيان مذاهب الناس بل الظاهر هذا. عمدة القاری جلد[۲] صفحه[۴۸۷]

حضور بات کوئی بھی قابل گرفت نہ تھی یہ صرف جناب کی کج فہمی کا شاخسانہ ہے۔

E E

تعارض نمبر{14}

قرآن مقدس سیرت رسول اجماع صحابہ وتابعین ائمہ مجتہدین اور تمام امت اس پر متفق ہے کہ پیشاب کسی انسان کسی کا ہو یا کسی جاندار کا ہو وہ ناپاک اور پلید ہوتا ہے کوئی ایک اشارہ تک شرع اسلام میں ایسا نہیں پایا جاتا جس میں پیشاب کو پاک کہا گیا ہو خواہ وہ نبی کا کیوں نہ ہو............

امام بخاری باب باندھتے ہیں **باب الصلوٰة فی الجبة الشامية** لیکن اس

کے تحت اپنے امام استاذ حدیث جناب زہری کا فعل بلانکیر ذکر فرماتے ہیں بذریعہ معمر کے کہ **قال معمر رایت الزهری یلبس فی ثیاب الیمن ماصبغ بالبول**

یمن کے یہودی اور مجوسی جس کپڑے کو نجس پیشاب کے ساتھ رنگا کرتے تھے

جناب زہری صاحب وہی کپڑے پہنا کرتے تھے۔ بلفظہ

قرآن مقدس بخاری محدث صفحہ [۳۵]۔[۳۶]

جواب

یہاں بھی تین مسئلے قابل توجہ ہیں

1 ......کیا ہر قسمی جاندار کے پیشاب کی حرمت پر صحابہ تابعین ائمہ مجتہدین اور تمام امت کا اجماع ہے؟

2 ......امام زہری نے پیشاب سے رنگا کپڑا کیوں پہنا؟

3 ......کیا نبی کا پیشاب بھی پلید و ناپاک ہے؟

یقین جانئیے :۔

الامہ کے یہ جملے (قرآن مقدس سیرت رسول اجماع صحابہ و تابعین ائمہ مجتہدین اور تمام امت اس پر متفق ہیں کہ پیشاب کسی انسان، کسی جاندار کا ہو وہ ناپاک و پلید ہے) پڑھ کر مبتدی طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے یہ کسی دیوانے کی بڑ ہے یا کسی کتب دینیہ سے مطلقاً ناواقف کے اول فول ہیں۔

واقعی خدا بڑی منتقم ذات ہے جس شخص نے ساری زندگی علماء اسلام کی علمی حیثیت کا مذاق اڑایا دست قدرت نے یوں انتقام لیا کہ ایک مشہور مختلف فیہ مسئلہ (**بول

مایؤکل لحمہ**) کو اس کے ہاتھوں امت کا اتفاقی مسئلہ لکھوا کر اس کی علمیت کا بھانڈا چوراہے پر چور کردیا'

یہ بات تو اصول الشاشی صفحہ [۲۲] اور نور الانوار صفحہ [۲۷] پڑھنے والا بھی جانتا ہے کہ ائمہ مجتہدین کا باہم اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ **بول مایؤکل لحمہ** (جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب) پاک ہے یا ناپاک ہے تو حضرت امام مالک، حضرت امام احمد، حضرت امام محمد، حضرت شعبی، حضرت عطاء، حضرت نخعیؒ، حضرت زہری، حضرت ابن سیرین (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم کے نزدیک **بول مایؤکل لحمہ** پاک ہے

ملاحظہ ہو عمدۃ القاری جلد [۲] صفحہ [۶۴۹]

ان مالكاً استدل بهذاالحديث على طهارة بول مايؤكل لحمه وبه قال احمد و محمد بن الحسن والا صطخری والرویانی الشافعیان وهو قول الشعبی وعطاوالنخعی والزهری وابن سیرین والحکم الثوری۔

نیز اس قسم کی عبارت ارشاد الساری جلد [۱] صفحہ [۵۴۰] پر بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

اب کہاں گیا الامہ کا اتفاق امت وائمہ مجتہدین کا دعوی؟

نیز ترمذی شریف جلد [۱] صفحہ [۲۹] **باب ماجاء فی بول یو کل لحمہ** کے تحت حدیث عرنیین نقل کر کے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں **ھذا حدیث حسن صحیح** یہ اور بات ہے کہ احناف میں حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ **بول مایؤ کل لحمہ** کی نجاست کے قائل ہیں بوجہ دلائل شرعی کے۔ اور حدیث عرنیین کا جواب

بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ملاحظہ ہو **هدايه شريف**

ناظرین کرام:۔

یہ ہے علمی پوزیشن اس شخص کی جو بزعم خویش اناو لاغیری کا مدعی ہے

تکبر عزازیل راخوار کرد

بزندان لعنت گرفتار کرد

رہا زہری کا ایسا کپڑا استعمال کرنا جو کہ **صبغ بالبول** ہے

علماء نے اس کے دو جواب ارشاد فرمائے ہیں جس مصبوغ بالبول کپڑے پہننے کے سبب امام زہری پر اعتراض ہو رہا ہے۔

1 ...... یا تو وہ رنگنے کے بعد دھویا ہوا تھا۔اور اگر دھوئے بغیر استعمال پر آپ مصر ہیں تو اس پر دلیل پیش فرمائیں۔

2 ...... یا پھر وہ **بول مایؤ کل لحمه** سے مصبوغ تھا جو کہ بعض ائمہ کی طرح زہری کے نزدیک بھی پاک ہے۔

تسلی کے لیے دیکھئے:۔

ارشاد الساری جلد[۲] صفحه[۲۳]

عمدة القاری جلد[۳] صفحه[۲۸۱]

فتح الباری جلد[۲]صفحه[۷۵]

ماصبغ بالبول ای بعد ان یغسله اوالمراد بول الما کول وهو طاهر عند الزهری

نبی علیہ السلام کے پیشاب کا مسئلہ

بجائے اس کے کہ میں خود کوئی گذارش کروں فقہ کی مشہور کتاب شامی شریف جلد[۱] صفحہ[۳۱۸] کو ہی دیکھ لیتے ہیں اس میں لکھا ہے

صحح بعض ائمة الشافعية طهارة بوله ﷺ وسائر فضلاته وبه قال ابو حنيفه

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور بعض مشائخ شوافع کے نزدیک بول وفضلات رسالت مآب ﷺ پاک ہیں

2 ......**خیر الفتاوی جلد[۱] صفحہ[۳۲۹]**

علماء اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فضلات طاہر ہیں۔

3 ......**شرح زرقانی علی المواهب اللدنیة جلد[۵] صفحه[۵۵۱.۵۵۲] پر کافی روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔**

وفی هذه الاحاديث دلالة علی طهارة بوله ودمه ﷺ قال النووی فی شرح المهذب واستدل من قال بطهارتهما بالحديثين المعروفين ....وبهذا قال ابو حنيفه

4 ...... **فتاوی محمودیہ جلد[۱۲] صفحہ[۱۱۷]**

حضرت نبی کریم ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ طاہر اطہر مزکی تھے آپ کی کوئی چیز نجس نہیں۔

5 ......**انوار الباری جلد[۷] صفحہ[۴۴۹]**

فضلات انبیاء کرام علیہم السلام کی طہارت کا مسئلہ مذاہب اربعہ کا مسلم طے شدہ مسئلہ ہے۔

6 ......**محقق عینی حنفی آنحضرت ﷺ کے بالوں کی طہارت کے بیان میں فرماتے ہیں**

جب آپ کے فضلات پاک ہیں تو بال بطریق اولی پاک ہیں۔

وقد قیل بطهارة فضلاته فضلا عن شعره الکریم

عمدة القاری جلد[۲] صفحه[۴۸۱]

اگر مقدر یاوری کرے تو سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے باقی ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج کسی کے پاس نہیں۔

E E

تعارض نمبر{15}

قرآن کریم نے حضرات صحابہ کرام کے متعلق اولـئک هـم المؤمنون حقاً فرمایا ہے مگر امام بخاری صفحہ [۱۲] پر روایت نقل کرتے ہیں **ادرکت ثلثین من اصحاب النبی کلهم یخاف النفاق علی نفسه** میں نے تیس صحابہ کو پایا کہ وہ سب اپنے بارے میں نفاق سے خائف تھے۔

L جواب J

کہاں اہل اللہ کے حالات اور کہاں احمد سعید چتروڑی آپ کو کس نے کہا ہے کہ ایمان کے بعد خوف دل سے نکل جاتا ہے بلکہ خوف خدا تو اور بڑھ جاتا ہے۔

ایمان اور خوف متضاد چیزیں نہیں

1 ......**فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مؤمنین**

2 ......**ولمن خاف مقام ربه جنتان**

3 ......**فلا یأمن مکر الله الا القوم الکافرون**

4 ......**قدافلح المؤمنون☆ الذین هم فی صلوتهم خاشعون**

5 ......**یعباد فاتقون**

6 ......**والذین آمنوا وهم یتقون**

اور ڈھیر ساری اس قسم کی آیات طیبات

بلکہ یہ حضرات ڈرتے ہیں کہیں کسی بات پر کسی وقت خالق ناراض نہ ہو جائیں اسی کو الایـمان بین الخوف والرجاء میں بیان کیا گیا ہے جتنا کسی کا مقام زیادہ بڑا ہوتا ہے اتنی فکر زیادہ ہوتی ہے۔

اسی لئے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کرتے رہو اور ڈرتے رہو

اندریں راہ می تراش و می خراش
تادمے آخر دمے فارغ مباش

اصحاب رسول ﷺ کے خوف کا منشاء انتہائی ورع وتقوی و پرہیزگاری اور کمال فی

الایمان تھا۔نعوذ باللہ نقص فی الایمان نہ تھا۔

چونکہ ان حضرات نے طویل عمریں پائیں اپنی آنکھوں سے شرع شریف پرعمل کے معاملہ میں لوگوں کے اندر تغیر پایا مگر قدرت نہ ہونے کے سبب خاموش رہے اب اسی خاموشی پرخوف زدہ ہیں کہ کہیں یہ مداہنت ونفاق نہ ہو

ان معروضات کا خلاصہ یہ نکلا نفاق اور چیز ہے خوف نفاق اور چیز ہے

اسی کو بیان فرماتے ہیں علامہ قسطلانی رحمہ اللہ

انما ذالک علی سبیل المبالغة منهم فی الورع والتقوی اوقالوا ذلک لکون اعمارهم طالت حتی رأوا من التغیر مالم یعهدوه مع عجز هم عن انکاره فخافواان یکونواداهنوا بالسکوت .

ارشاد الساری جلد[۱] صفحه [۲۳۴]

E E

تعارض نمبر{16}

امام بخاری نے صفحہ [۱۵] پرروایت نقل کی ہے کہ حضرت انس Z فرماتے ہیں **نهینا فی القرآن ان نسأل النبی** ﷺ ہمیں قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے سوالات کرنے سے منع کردیا گیا تھا

جبکہ قرآن کریم میں **فاسئلو ا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون** کا ارشاد

ہے تو حضور ﷺ سے بڑھ کر اہل ذکر کون ہوسکتا ہے؟لہذا قرآن وبخاری میں تعارض ثابت ہوا۔

L جواب J

نامعلوم میرا مخاطب کس اندر کے روگ کا روگی ہے کہ بات بنے نہ بنے امام بخاری پراعتراض کرنا ہے جناب **فاسئلوا اهل الذکر** میں جن سوالات کا ذکر ہے وہ ہیں ضروری اور بامقصد سوال اور بخاری میں **نهینا فی القرآن ان نسأل النبی** ﷺ میں جن سوالات سے ممانعت ہے وہ ہیں غیرضروری اور بےمقصد سوالات۔

بطور دلیل زیرنظر ہے آیت کریمہ **یاایها الذین آمنوا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم وان تسئلو ا عنها حین ینزل القرآن تبدلکم عفاالله عنها والله غفور حلیم**

یعنی اے ایمان والو جو چیزیں شارع نے تصریحاً نہیں فرمائیں ان کے متعلق فضول اور دور از کار سوالات مت کرو کیونکہ قرآن کریم نازل ہورہاہے اور تشریح کا باب مفتوح ہے تو بہت ممکن ہے کہ سوالات کے جواب میں بعض ایسے احکام نازل ہوجائیں جس کے بعد تمھاری یہ آزادی باقی نہ رہے پھر یہ سخت شرم کی بات ہوگی کہ جو چیز خود مانگ کرلی اسکونباہ نہ سکیں (ملخصاً تفسیرعثمانی)

خلاصۃ الکلام:۔

حدیث میں آداب نبوی ﷺ اورآداب شرع کی تعلیم کا ذکر ہے مگروہ کیسے سمجھے

جس کی ساری زندگی بے ادبی میں گذری ہو۔

E E

تعارض نمبر{17}

قرآن کریم کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب رسول آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ تھے اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو پاک کیا مگر امام بخاری صفحہ [۳۵] پر روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دو قبروں پر سے گذرے اور فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے ایک چغل خور تھا دوسرا پیشاب کے معاملہ میں بد احتیاط تھا (ملخصاً)

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ سے ایسے کام سرزد ہوں؟

L جواب J

ناظرین مکرم:۔

درج بالا خلاصہ سے یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ جناب چتروڑی کو محبت اصحاب رسول ﷺ کھائے جارہی ہے اور وہ اسی غم میں نڈھال ہوئے جارہے ہیں کہ ہائے امام بخاری نے ایک ایسی روایت نقل کردی ہے جس سے اصحاب رسول ﷺ کی توہین کا اشارہ ملتا ہے۔

نہیں نہیں ہرگز نہیں

بلکہ حضرت کے قلبی اضطراب اور حواس باختہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہو رہا ہے۔اور آپ ہیں (معتزلہ کے نقش قدم پر چلنے کے سبب)

عذاب قبر کے منکر

یہ ہے وہ اندر کا روگ جسے ہم نے سمجھ لیا حضور آپ لاکھ رنگ بدلیں، سنگ بدلیں مگر

ع......تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

محقق عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

فیہ ان عذاب القبر حق یجب الایمان بہ والتسلیم لہ وعلی ذلک اهل السنة والجماعة خلافا للمعتزلة.

عمدة القاری جلد[۲] صفحہ[۵۹۷]

یعنی اس حدیث سے عذاب قبر کا حق ہونا واضح ہوتا ہے

قبروں والے کون تھے؟

رہا یہ مسئلہ کہ وہ قبروں والے کون تھے مؤمن یا کافر بہرحال کافر تو نہیں کہا جاسکتا کیونکہ حضرت ﷺ فرمارہے ہیں **لعله ان یخفف عنهما**

یہی فرماتے ہیں علامہ قسطلانی رحمہ اللہ:۔

لا یجوز ان یقال انهما کانا کافرین لانهما لو کانا کافرین لم یدع لهما. ارشاد الساری جلد[۱] صفحہ[۵۱۶]

اور مؤمن ہونے کے بعد صحابی رسول ﷺ تھے یا غیر صحابی۔تو ہمیں باوجود تتبع کے یہ نہیں مل سکا کہ وہ صحابی رسول ﷺ تھے (**البتہ من ادعی فعلیه البیان**)

اگر واقعی یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے تو پھر کسی قسم کا کوئی اشکال نہ رہا کیونکہ

جب وہ صحابہ میں سے نہ تھے تو تعارض نہ بن سکا اور اگر بالفرض والتقدیر والمحال وہ حضرات صحابی رسول اللہ ﷺ تھے تو یاد رکھیں صحابہ کرام معصوم عن الخطاء نہیں محفوظ عن الخطاء ہیں۔

ونحن المسلمین لانعتقد العصمة لا حد بعد رسول الله ﷺ کل من ادعی العصمة لاحد بعد رسول الله ﷺ فهو کاذب . مقدمه علی العواصم من القواصم صفحه[۵]

E E

تعارض نمبر{18}

قرآن کریم فرماتا ہے **لا یمسه الاالمطهرون** نیز احادیث صحاح بھی تصریح کررہی ہیں کہ قرآن پاک کی تلاوت ناپاک بدن سے نہیں کی جاتی۔

مگر امام بخاری نقل کرتے ہیں **لم یر ابن عباس بالقرأةللجنب بأ سا** کہ ابن عباس کے نزدیک جنبی قرآن کی قرأت کرسکتا ہے۔ بخاری شریف صفحہ [۴۴]

یہ کیسے ہوسکتا ہے قرآن کچھ کہے۔ ابن عباس کچھ کہیں؟

L جواب J

واقعی تعصب سے ظاہری وباطنی آنکھیں بند ہوجاتی ہیں

جناب آنکھیں کھولیں قرآن حکیم ناپاک کے ہاتھ لگانے سے منع فرمارہے ہیں اور ابن عباس Z ناپاک آدمی کے لیے تلاوت کا جواز بیان فرمارہے ہیں۔ ہاتھ لگانا اور ہوتا ہے اور قرأت کرنا اور ہوتا ہے لہذا ابن عباس Z کا اثر قرآن سے نہیں ٹکراتا

تعجب ہی تعجب:۔

خدا معلوم اب کیسے احادیث صحاح یاد آرہی ہیں اور الامہ صاحب رقمطراز ہیں کہ نیز احادیث صحاح بھی تصریح کررہی ہیں کہ قرآن کی تلاوت ناپاک بدن سے نہیں کی جاتی

کیا ہی اچھا ہوتا حضور والاصحاح احادیث کے شرائط ہی بیان کردیتے تا کہ ہمیں معلوم ہوجاتا آپ کس پانی میں ہیں۔

آپ کا معیار کیا ہے۔ جو کچھ ہم سمجھے ہیں آپ کا معیار آپ کی عقل ناقص اور فہم نارسا ہے۔ جو کہ اہل علم کے نزدیک سوفیصد غلط ہے۔

ابن عباس Z کا جنبی کے لئے قرأة کا اجازت دینا اس کے متعلق علماء نے جو کچھ لکھا ہے اس کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ

(ا)......ابن عباس Z کی منشا یہ ہوا گر کوئی شخص ایک آدھ آیت کو حالت جنابت بغرض دعا پڑھ لے یا بطور ذکر پڑھ لے تو جائز ہے۔ جیسے جمہور کے نزدیک اگر کوئی شخص بحالت جنابت **ربنا اتنا فی الدنیاء حسنةالخ** آیت بغرض دعا پڑھ لے تو جائز ہے لیکن تلاوت کی غرض سے جائز نہیں۔

انعام الباری جلد[۲]صفحہ [۴۷۳] نیز شامی شریف جلد[۱]صفحہ[۲۹۳] پر موجود ہے

و لا بأس لحائض و جنب بقرأة ادعیة و مسها و حملها
و ذکر الله تعالیٰ وتسبیح
فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء اوشیئاً من الایات

التی فیھا معنی الدعاء ولم ترد القرأة لابأس به

E E

تعارض نمبر{19}

قرآن مقدس میں ایک نہیں بیسیوں آیات صراحت کے ساتھ کہتی ہیں کہ موت کے بعد کوئی مردہ نہیں سن سکتا نیز مردہ پردہ میں دفنا دیا گیا اور پس پردہ سننا یہ بھی اللہ کی صفت ہے جس طرح موت میں سب برابر ہیں اسی طرح نہ سننے میں بھی سب برابر ہیں ....میت نبی ﷺ بھی نہیں سن سکتا۔

امام بخاری قرآن کے ظاہر کے خلاف صراحت سے کہتے ہیں **باب المیت یسمع خفق النعال** اور نیچے باندھے ہوئے باب کو پرکشش بناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب مردہ دفن کر کے لوگ واپس ہونے لگتے ہیں تو مردہ **یسمع قرع نعالھم** ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سن لیتا ہے۔ یہ حال ہے امیر المحدثین کا۔

قلیب بدر کے موقع پر ابن خطاب Z اور دیگر صحابہ کرام چونک پڑتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ ہم کو تو آپ نے پڑھایا ہے کہ مردے نہیں سنتے اب آپ **کیف تکلم اجسادًالاارواح لھا وقال اللہ انک لا تسمع الموتی** ....امنا صدیقہ نے تو ظاہر عبارت قرآن سے ثابت کیا کہ مردوں کا سننا قرآن کے ظاہر حکم کے خلاف ہے .... بہر حال یہ حدیث کے عنوان سے روایت قطعاً غلط اور جھوٹ ہے

L جواب J

لاکھ چھپایا راز محبت نہ چھپ سکا
آنکھوں نے رو کے یار سے اظہار کردیا

برادران اسلام:۔

یہ تھی اصل تکلیف نام نہاد امام انقلاب شیخ التفسیر والحدیث کو امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری نوراللہ مرقدہ سے ماقبل ومابعد کے تمام تعارض تو محض دکھلاوہ تھے۔

کبھی آپ نے سوچا یہ روایات جو الامہ کے نزدیک محل نظر ہیں دیگر کتب احادیث میں بھی موجود ہیں مگر امام بخاری ہی اکیلے مطعون کیوں ٹھہرائے گئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح مستقل (**باب المیت یسمع خفق النعال. باب قول المیت وھو علی الجنازۃقدمونی**) ابواب باندھ کر اس ذہنیت کے حامل لوگوں پر امام بخاری نے نقض صریح فرمائی اسی طرح اور کسی نے نہیں کی۔

معلوم ہوتا ہے ۲۴۱ھ سے پہلے پہلے لگی ضرب کاری کی ٹیسیں ابھی تک چین نہیں کرنے دے رہیں۔

جناب والا:۔

آپ نے جب یہ جملے (بہر حال یہ حدیث کے عنوان سے روایت قطعاً غلط اور جھوٹ ہے) سپرد قلم کیئے تھے آپ کا فرض بنتا تھا اسکی تائید میں سنی شارحین بخاری کے اقوال درج کرتے سند پر بحث کرتے ہوئے اہل فن کی جرح نقل کرتے کیونکہ روایت کا

مدار سند پر ہوتا ہے مگر آپ اس سے قاصر و عاجز رہے جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ چاند کی طرف تھوکنے والے اور سورج کا منہ چڑھانے والے آپ اکیلے ہی ہیں۔

آپ کی بات کیسے مانیں؟

پوری امت کی مخالفت میں آپ کی بات کیسے مانیں نہ آپ محدث، نہ مفسر، نہ فقیہ، نہ اچھی زبان استعمال کرنے والے خطیب، نہ علماء ربانیین میں آپ کا شمار، بلکہ جناب کا اخلاق بھی ابھی تک موضوع سخن بنا ہوا ہے۔

بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعوٰی ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

الامہ کی بے بسی

الامہ کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اپنے دعوٰی (قرآن مقدس میں ایک نہیں بیسیوں آیات صراحت کے ساتھ کہتی ہیں کہ موت کے بعد کوئی مردہ نہیں سن سکتا) پر ایک آیت بھی پیش نہ فرما سکے آپ ان کی تازہ تالیف قرآن مقدس بخاری محدث ص [۴۳]۔[۴۵] بار بار پڑھیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کوئی ایک آیت اپنے اس دعوی خاص پر (موت کے بعد کوئی مردہ نہیں سن سکتا) پیش کر سکے ہوں قرآن کے نام پر احادیث کے انکاری اور اقوال سلف سے اعراض کرنے والے کا حق تھا اپنے دعوٰی کو دلائل سے مبرہن کرتا مگر افسوس

آئے ہیں وہ میری کرنے آشفتہ حالی کا علاج
بکھرے ہوئے جو اپنے گیسو بنا سکتے نہیں

مسئلہ عذاب قبر و سماع موتی

عذاب قبر اور اعادہ روح:۔

اس بات پر اجماع ہے کہ عذاب قبر روح مع الجسد کو ہوتا ہے۔

1 ......انعقد الاجماع ان عذاب القبر علی الروح والجسد : تفسیر مظھری صفحه[۷۷] سورة ق

2 ......ثم المعذب عند اھل السنة الجسدبعینه اوبعضه بعد اعادة الروح الیه:

نووی علی المسلم جلد[۲] صفحه[۳۸۶]

اہل السنۃ کے نزدیک جسم کو عذاب ہوتا ہے بایں طور کہ روح کا کل یا بعض جسم کیطرف اعادہ کیا جاتا ہے۔

3 ......وقد اجمع اھل السنة علی اثبات حیاة القبور وقال امام الحرمین وقدا تفق سلف الامة علی اثبات عذاب القبر واحیاء الموتی فی قبورھم ورد الارواح فی اجسادھم

شفاء السقام :صفحه[۱۵۱]

اہل قبور کی حیات پر اہل السنۃ کا اجماع ہے کہ امام حرمین فرماتے ہیں امت کے اسلاف کا عذاب قبر (قبور میں مردہ کے زندہ ہونے) اجساد کی طرف رد ارواح پر اجماع ہے۔

4 ...... **بل العذاب والنعیم علی النفس والبدن**

جمیعاباتفاق اهل السنةوالجماعة:

کتاب الروح صفحه[۷۲]

اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق ہے کہ عذاب وراحت روح وبدن دونوں کوہوتی ہے۔

5 ...... **خالفهم جمهور فقالوا تعاد الروح الی الجسد او بعضه کماثبت فی الحدیث** فتح الباری جلد[۴] صفحه[۱۲۰]

جمہور فرماتے ہیں روح کو لوٹا دیا جاتا ہے کل یا بعض جسد کی طرف جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

6 ...... **والجمهور علی عود الروح الی الجسد .**

روح المعانی جلد[۱۱] صفحه [۵۷[جز[۲۱]

جمہور کا مسلک یہی ہے کہ روح جسم کی طرف لوٹا دی جاتی ہے

7 ...... **واعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالیٰ یخلق فی المیت نوع حیاة فی القبر قدر ما یتالم ویتلذذ**

شرح فقه اکبر :صفحه[۱۷۲]

جان لے اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ میت میں ایک خاص قسم کی حیات پیدا فرماتے ہیں جس کے سبب وہ قبر میں دکھ سکھ محسوس کرتا ہے

ان جید علماء اہل السنۃ نے اس بات کی تصریح کر دی کہ عذاب قبر حق ہے اور ہوتا بھی روح مع الجسد کو ہے۔منکرین عذاب قبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسی طرح صراحت

کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی واتفاقی مسلک اکابر کی قلم سے نقل کریں کہ عذاب قبر روح مع الجسد کے ساتھ باطل ہے۔

منکرین عذاب قبر کا حکم

1 ...... **ولا یجوز الصلوة خلف من ینکر شفاعة النبی وینکر کرام الکاتبین وعذاب القبر کذامن ینکر الرؤیة لانه کافر . خلاصةالفتاوی :جلد [۱]صفحه[۱۴۹]**

جو شخص حضور ﷺ کی شفاعت، کراماً کاتبین، عذاب قبر اور رؤیت باری تعالیٰ کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ کافر ہے

2 ...... **ولا یجوز الصلوٰة خلف منکر الشفاعة والرؤیة وعذاب القبر والکرام کاتبین لانه کافر**

فتح التقدیر جلد[۱] صفحه [۳۵۰]

3 ...... **منکر الشفاعة لاهل الکبائر والرؤیة وعذاب القبر ومنکر الکرام الکاتبین کافر .**

رسائل بحر العلوم صفحه[۹۹]

اہل کبائر کے لئے شفاعت رؤیت باری تعالیٰ عذاب قبر اور کراماً کاتبین کا منکر کافر ہے۔

ناظرین کرام:۔

میں کوئی مفتی نہیں صرف بڑوں کی بات کا ناقل ہوں ان عبارات سے اتنا تو

معلوم ہوتا ہے کہ عذاب قبر اتنے ٹھوس دلائل سے ثابت ہے کہ فقہاء کرام کی ایک ذمہ دار جماعت اسکے منکر کو کافر کہہ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ نصیب فرماویں۔

قبر کسے کہتے ہیں؟

لفظ قبر حقیقتاً اس گڑھے پر بولا جاتا ہے جس میں میت کے جسد عنصری کو رکھا جائے

بطور دلیل ملاحظہ فرماویں.

1 ......ولاتقم علی قبره (توبه)

2 ......وماانت بمسمع من فی القبور (فاطر)

3 ......ثم اماته فاقبره (عبس)

4 ......واذالقبو ر بعثرت (الانفطار)

یہ آیات مقدسہ قبر کا مفہوم متعین کرنے میں واضح ہیں۔

5 ......فاذاهو برجل يمشى بين القبور وعليه نعلان .

مستدرک حاکم صفحه [۳۷۳]هذا حديث صحيح الاسناد

آپ ﷺ نے دیکھا ایک آدمی جوتے سمیت قبور کے درمیان چل رہا تھا۔

بات واضح ہے وہ شخص اسی ارضی قبور کے درمیان چل رہا تھا۔

6 ......صحابی رسول فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص Z وصیت فرما رہے ہیں جب میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو اقیمو احول قبری

قدر ماتنحر الجزورويقسم لحمها حتى استأنس بكم .

مسلم شریف جلد [۱]صفحه[۷۶] میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنا اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہو تا کہ میں تم سے انس حاصل کرسکوں۔ تو حضرات اسی مٹی والی قبر کے گرد ہی جمع رہے ہونگے

7 ......حضرت زید بن ثابت Z فرماتے ہیں حضرت ﷺ اپنے خچر مبارک پر سوار ہو کر بنونجار کے ایک باغ میں جارہے تھے اور ہم بھی ساتھ تھے اچانک خچر بدکا قریب تھا آپ ﷺ کو گرادیتا

فاذا اقبر ستة اوخمسة فقال يعرف اصحاب هذه الاقبر .قال رجل انا قال فمتى ماتوا قال فى الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى فى قبورها .

مسلم شريف جلد [۲]صفحه [۳۸۶]

معلوم ہوا وہاں چھ یا پانچ قبریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا ان قبروں میں مدفون لوگوں کو کوئی جانتا ہے ایک نے عرض کی میں جانتا ہوں یہ دور شرک میں فوت ہوئے تھے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کا قبروں میں امتحان ہوتا ہے۔

دو باتیں واضح ہوئیں

(ا)......لفظ قبر اسی ارضی قبر پر بولا جا رہا ہے کیونکہ بنی نجار کا باغ اسی زمین پر لگا تھا

(۲)......اوراسی ارضی قبر میں عذاب بھی ہورہا ہے کیونکہ اسی حدیث میں آگے الفاظ ہیں اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوکہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں جو عذاب قبر میں سن رہاہوں تمھیں بھی سنادے۔**ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منه**

8 ......منکرنکیر منافق سے سوال کرچکتے ہیں تو **فیقال للارض التأمی علیه فتلتئم علیه ترمذی جلد [۱] صفحه [۱۶۰]**

زمین کوحکم ملتاہے اس پرسمٹ کراکٹھی ہوجاسوزمین اس پرسمٹ جاتی ہے

بات صاف ہے اسی زمین والی قبرکوسمیٹاجارہاہے جوکہ حسی قبر ہے۔

9 ......عبداللہ بن دینارفرماتے ہیں **ان ابن عمرؓ کان اذا اراد سفرااوقدم من سفرجاء قبر النبی ﷺ فصلی علیه ودعا ثم انصرف.**

مؤطا امام مالک جلد[۳]صفحہ[۴۸۱۔۴۸۲]۔حضرت ابن عمر Z جب سفر پر جاتے یا سفر سے واپس آتے تو حضرت ﷺ کی قبراطہر پر حاضرہوکرصلوٰۃ وسلام عرض کرتے۔

اب حضرت ﷺ کی قبراطہر بھی تواسی ارض مدینہ میں ہے۔

......مدینہ میں حضرت پاک ﷺ نے شہداء احد دودو، تین تین کوایک ہی قبر میں دفن فرمایا **کان یجمع الثلاثة والاثنین فی قبر واحد** مستدرک حاکم جلد[۱]صفحہ[۳۶۵]

فرمایئے وہ قبریں کہاں تھیں؟یقیناً یہی حسی قبریں تھیں۔

ان چارآیت قرآنیہ اور چھ احادیث طیبہ سے یہ بات سمجھنا بالکل آسان ہوگئی کہ لفظ قبر حقیقۃ اسی گڑھے پر بولا جاتا ہے جہاں جسد خاکی دفن کیا جاتا ہے کیونکہ بنی نجار کا باغ بھی اسی زمین پر تھا۔اور خچر بھی یہیں بدک رہا تھا۔کسی برزخی مقام میں تو نہیں تھا۔نیز قبر اطہرآنحضرت ﷺ بھی اسی ارض مدینہ میں ہے اور **ولاتقم علی قبره** کا حکم بھی اسی ارضی قبر کے متعلق ہے۔

الحاصل لفظ قبر کا اطلاق حقیقۃ اسی گڑھے پر کیا جاتا ہے جس میں میت دفن ہوتی ہے اور مجازی طور پر اس برزخی مقام پر بھی بولا جاتا ہے جہاں میت یا اسکے اجزاء اصلیہ ہوں عام اس سے کہ وہ درندوں اور پرندوں کا پیٹ ہو یا دریا کی گہرائی ہو آتش کدہ ہو یا ہوا ہو۔

فائدہ

مناسب معلوم ہوتا ہے ضمناً مختصر انداز میں برزخ کا مفہوم بھی عرض کردیا جائے۔برزخ بمعنی پردہ وآڑ کے استعمال ہوتا ہے۔علماءاسلام کے نزدیک موت سے لیکر قیام قیامت تک کے درمیانی وقت پر برزخ کا اطلاق ہوتا ہے۔ممکن ہے کہ موت سے قیام قیامت تک کی کاروائی پردہ میں ہونے کے سبب اسے عالم برزخ کہا جاتا ہو۔خلاصہ یہ نکلا کہ مردہ جہاں ہے،جس حال میں ہے وہ عالم برزخ میں ہے۔

عذاب قبراورقرآن کریم

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرنے اور دفن ہونے

کے بعد قبر میں انسان کا دوبارہ زندہ ہو کر فرشتوں کے سوالات کا جواب دینا پھر امتحان میں کامیابی اور ناکامی پر ثواب وعذاب کا ہونا قرآن مجید کی تقریباً دس آیات سے اشارۃ اور رسول کریم ﷺ کی ستر احادیث متواترہ میں بڑی صراحت ووضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔

معارف القرآن جلد [۵] صفحہ [۲۴۸]

مگر ہم چند ایک بیان کرتے ہیں

1 ......یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃالدنیاوفی الأخرۃویضل اللہ الظلمین ویفعل اللہ مایشاء (سورہ ابراھیم)

مضبوط کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیوی زندگی میں اور آخرۃ میں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔

یہ آیت قبر کی زندگی کے متعلق نازل ہوئی اور فی الاخرۃ سے مراد قبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں مؤمنین کو ثابت قدم رکھتے ہیں جبکہ ظالمین کو پھسلا دیا جاتا ہے ثابت قدم رہنے والا بھی روح مع الجسد ہے اور پھسلنے والا بھی روح مع الجسد ہے۔یہی بات عظیم المرتبت مفسرین قرآن بیان فرماتے ہیں۔

1 ......**علامہ ابو حفص دمشقی متوفی ۸۸۰ھ فرماتے ہیں**

والمشہور ان ھذاالآیة وردت فی سوال الملکین فی القبر اللباب جلد [۱۱] صفحہ[۳۸۲]

یہ بات مشہور ہے کہ یہ آیت قبر میں سوال وجواب کے مسئلہ میں نازل ہوئی۔

2 ......**علامہ بغوی متوفی ۵۱۶ھ فرماتے ہیں۔**

وفی الاخرۃ یعنی فی القبر ھذاقو ل اکثر المفسرین.

معالم التنزیل جلد[۳]صفحہ [۳۳]

3 ......**امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں۔**

والمشھور ان ھذاالآیة وردت فی السوال الملکین فی القبر وتلقین اللہ المؤمن فی القبر من ربک وما دینک ومن نبیک

4 ......**مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں**

ان سب حضرات صحابہ کرام نے آیت مذکورہ میں آخرت سے مراد قبر اوراس آیت کو قبر کے عذاب وثواب کے متعلق قرار دیا ہے۔

معارف القرآن جلد [۵] صفحہ [۲۴۸]

یہی مسئلہ درج ذیل مقام پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

5 ......روح المعانی جلد [۷] صفحہ [۲۱۷]

6 ......الصاوی جلد [۴] صفحہ [۱۰۲۲]

7 ......تفسیر قرطبی جلد [۹] صفحہ [۳۶۳]

8 ......تفسیر بیضاوی جلد [۵] صفحہ [۱۶۴]

9 ......تنویر المقیاس صفحہ [۲۷۲]

......تفسیر مظہری سورۃ ابراہیم صفحہ [۱۸]

%......تفسیر خازن سورۃ ابراہیم [۳۵]

......تفسیر درمنثور سورۃ ابراہیم صفحہ [۷۹]

&......تفسیر ابن ابی زمنین متوفی ۳۹۹ جلد [۱] صفحہ [۴۱۲]

......تفسیر جامع البیان جلد [۱۳] صفحہ [۲۵۶]

' ......تفسیر ابن کثیر جلد [۲] سورۃ ابراہیم

آیئے اتمام حجت کے لیے آپ کو لے چلتا ہوں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دروازہ پر۔

صحابی رسول ﷺ حضرت براء بن عازب Z فرماتے ہیں۔

ملاحظہ ہو علم حدیث کی شہرہ آفاق کتاب سنن نسائی ج ا ص ۲۲۴

عن النبی ﷺ قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قال نزلت فی عذاب القبر

حضرت ﷺ نے اس آیت کا شان نزول عذاب قبر ہی ارشاد فرمایا۔

برادران مکرم:۔

اس آیت کی تفسیر سے (اور وہ بھی خود نبی کریم ﷺ اور نامور پندرہ مفسرین کی قلم سے) یہ بات واضح ہوگئی کہ قبر میں نکیرین سوال و جواب کرتے ہیں جزاء وسزاء کا معاملہ بھی ہوتا ہے۔

یاد رکھنا یہ کسی رحمۃ اللہ کی بات نہیں کلام اللہ کی بات ہے کیونکہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو بہت چڑ ہے جبھی تو آپ نے اپنی تالیف (قرآن مقدس بخاری محدث) میں لعنت

لعنت کا ورد کیا ہے۔ سچ ہے جس چیز کی جتنی آمد ہو اتنا نکاس بھی ہوتا ہے۔

آپ مانیں گے تو نہیں:۔

مگر ہمارا حق بنتا ہے کہ آپ کو کلمہ حق سنا دیں، پہنچا دیں

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

یہ بشارت دنیوی واخروی ہے الاخرۃ سے عالم برزخ مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ اہل اخلاص مؤمنین کو دنیا میں اور قبر میں کلمہ توحید کی برکت سے ثابت قدم رکھتا ہے۔ جواہر القرآن سورہ ابراہیم

فائدہ

ذرا غور کیا آپ نے شیخ القران نے آخرت سے مراد عالم برزخ فرمایا اور برزخ کی تعبیر لفظ قبر سے فرمائی۔

آیت نمبر۲

النار یعرضون علیھا غدوًا وعشیاً ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب (مومن)

وہ لوگ صبح شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) آل فرعون کو نہایت سخت عذاب میں داخل کرو۔

بات بالکل واضح ہے کہ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے (جو کہ عالم قبر اور

عالم برزخ کہلاتا ہے) آل فرعون کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے اسی کو عذاب قبر کہا جاتا ہے کیونکہ مردہ کے اجزاء اصلیہ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے جہاں ہونگے وہی اس کی قبر ہے۔

اس آیت کو صرف میں ہی عذاب قبر کی دلیل نہیں بنا رہا بلکہ درج ذیل جید مفسرین بھی یہی کچھ فرماتے ہیں

1 ......**دلت هذه الآيةعلى اثبات عذاب القبر ......و اذاثبت فی حقهم ثبت فی غيرهم. اللباب جلد[۱۷ صفحه [۲۲]**

یہ آیت عذاب قبر کے اثبات پر دلالت کرتی ہے اور جب ان (آل فرعون) کے حق میں عذاب قبر ثابت ہو گیا تو دیگر کے متعلق بھی خود بخود ثابت ہو جائیگا

2 ......**والجمهور على ان هذاالعرض فی البرزخ واحتج بعض اهل العلم فی تثبيت عذاب القبر**

تفسير قرطبی جلد[۱۵] صفحه[۳۱۸]

3 ...... یہ آیت دلیل ہے عذاب قبر کی اور حدیث کی روایات متواترہ اور اجماع امت اس پر شاہد ہیں۔

معارف القرآن جلد[۷]صفحہ[۲۰۳]

4 ......**وفيه دليل على بقاء النفس وعذاب القبر وقد دلت الاحاديث عليه وانعقد الاجماع**

تفسير مظهری سورة مؤمن صفحه[۲۶۲]

5 ......**هذه الاية تدل على عذاب القبر**

احكام القرآن جلد[۳] صفحه[۵۶۹]

6 ......**ويستدل بهذه الآية على اثبات عذاب القبر**

تفسير خازن جلد[۶] صفحه[۸۱]

7 ......**احتج اصحابنا بهذه الآية على اثبات عذاب القبر......فثبت ان هذا العرض انما حصل بعد المو ت وقبل القيامة :تفسير كبير اما م رازی سورة مؤمن صفحه [۷۳]**

8 ......**وفيه دليل على بقاء النفس وعذاب القبر**

تفسير بيضاوی ج[۷] ص[۳۳۲]

فائدہ:۔

بعض لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں چونکہ اس آیت میں صبح شام کا ذکر ہے اور قبر میں صبح شام ہوگا نہیں بایں وجہ اس آیت کا عذاب قبر سے تعلق نہیں

جواب:۔

یہاں صرف باعتبار دنیا کے ایک اندازہ بیان فرمایا گیا ہے یعنی عذاب تو قبر میں ہوگا کتنا ہوگا فرمادیا۔ غدواً وعشياً (بقدر الدنيا)

یہی بات نقل فرمائی ہے شیخ زادہ علی البیضاوی ج[۷]صفحہ[۳۳۲]پر

فان قيل الغدو و العشی انمايحصلان فی الدنيا واما فی القبر فلا وجودلهمافيه فكيف يمكن حمل الآية على عذاب القبر قلت انما هو امر تقديری بحسب بكرة

یوم الدنیا وعشیته

اس آیت کریمہ سے بھی مسئلہ عذاب قبر روز روشن کی طرح واضح ہوا

ایک قابل غور بات:۔

قرآن کریم نے فرعونیوں کے لئے تین عذاب کا ذکر فرمایا ہے۔

1 ...... **واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون (سورۃ بقرہ)**

اورغرق کیا ہم نے آل فرعون کو اور تم دیکھ رہے تھے

اس آیت شریفہ میں فرعونیوں کے لئے غرقاب ہونے کے عذاب کا ذکر ہے

2 ...... **النار یعرضون علیها غدواً وعشیاً**

وہ لوگ صبح شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں

یہاں دوسرے عذاب کا ذکر ہے یعنی صبح شام آگ پر پیش ہونا (عالم برزخ عالم قبر میں)

3 ...... **ادخلوا آل فرعون اشد العذاب**

(حکم ہوگا بروز جزاء) داخل کرو آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں

یہاں روز قیامت کے عذاب کا ذکر ہے

اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ بالاتفاق غرق ہونے والے فرعونی بھی روح مع الجسد تھے اور جہنم میں جانے والے فرعونی بھی روح مع الجسد ہونگے تو پھر عالم قبر و برزخ میں بھی عذاب میں مبتلا روح مع الجسد کو ہونا چاہیئے **کیونکہ**

غرق ہونے والی بھی......آل فرعون ہے

اشدالعذاب میں جانے والی بھی......آل فرعون ہے

اور جسے آگ پر پیش کیا جارہا ہے وہ بھی......آل فرعون ہے

آخر کیا وجہ دو مقامات (غرق ہوتے وقت اور جہنم میں جاتے وقت) تو آل سے مراد روح مع الجسد لیا جارہا ہے اور عالم قبر و برزخ میں آل کا اطلاق صرف روح پر کیا جائے

آیت نمبر۳

مماخطیئاتهم اغرقوا فادخلوا ناراً (سورۃ نوح)

یعنی وہ لوگ اپنی خطاؤں کے سبب پانی میں غرق کیئے گئے تو آگ میں داخل ہوگئے۔

یہ آیت کریمہ عذاب قبر کی واضح دلیل ہے کیونکہ نافرمان قوم نوح غرق ہوتے ہی فوراً آگ میں داخل کردی گئی۔ یہ فوراً والا معنی ہم اس لئے کررہے ہیں کیونکہ **فادخلوا** پر فاء ہے جو کہ تعقیب بلامہلت کے لئے آتی ہے۔ اور یہ بات آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ موت کے بعد قیامت تک میت کو جوسزا اجزاء دی جاتی ہے اسے عذاب قبر کہا جاتا ہے

نیز یہ بات بھی کھل کر سامنے آگئی کہ عالم قبر میں جزاء سزاء روح مع الجسد کو ہوتی ہے کیونکہ جو غرق ہورہے ہیں انہیں کو نار میں داخل کیا جارہا ہے جب غرق ہونے والے روح مع الجسد ہیں تو عذاب نار پانے والے بھی روح مع الجسد ہونگے۔

ایک ہم نہیں بلکہ درج ذیل مفسرین کرام بھی اس آیت کو عذاب قبر کی دلیل مانتے ہیں۔

1 ......**دل قوله اغرقوا فادخلوا ناراً علی اثبات عذاب**

القبر لانه يدل على انه حصلت تلك الحالة عقيب الاغراق ولا يمكن حمل الآية على عذاب الآخرة والا بطلت دلالة هذه الفاء .

اللباب جلد [١٩]صفحه[٣٩٩]

2 ......هذا يدل على عذاب القبر

تفسير قرطبى جلد [١٨] صفحه[٣١١]

3 ......اس آیت سے معلوم ہوا عالم برزخ یعنی قبر میں رہنے کے زمانے میں بھی مردوں پر عذاب ہوگا۔

معارف القرآن جلد[٦]صفحہ [٥٦٧]

4 ......تمسک اصحابنا فی اثبات عذاب القبر بقوله اغرقوافادخلوانارا.ت

تفسیر کبیر سورۃنوح صفحه[١٤٥]

5 ......فهذه الآية دليل على اثبات عذاب القبر لان الفاء للتعقيب ......خلافا للمعتزله .

تفسير مظهر ى سورة نوح صفحه[٧٧]

6 ......فيكون دليلاًعلى اثبات عذاب القبرتفسير نسفى سورة نوح صفحه[٢٢٣]

7 ......سو یہ قبر کے عذاب کے ثبوت پر صریح دلیل ہے۔

تفسیرعزیزی سورۃ نوح صفحہ [٢٣٠]

8 ......تمسک اصحابنا فی اثبات عذاب القبر بقوله تعالى اغرقوا فادخلوا ناراً.

شيخ زاده جلد[٨] صفحه[٣٥١]

9 ......فادخلوا ناراًهى نار البرزخ والمرا دعذاب القبر ومن مات فى ماء اونار اواكلته السباع اوالطيور مثلا اصابه مايصيب المقبور من العذاب

روح المعانى سورة نوح صفحه[٩٠]

......عوقبوابها عقب الاغراق تحت الماء .

جلالين شريف سورة[نوح]

مکرم ناظرین:۔

ہم نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی تین آیات مقدسہ کی تفسیر جید مفسرین کی قلم سے پیش کی جس سے نصف النہار کی طرح یہ بات واضح ہے کہ عذاب قبر برحق ہے اور عذاب قبر، عذاب عالم برزخ، روح مع الجسد کو ہوتا ہے۔

اتنی کثیر تعداد میں مفسرین کے اقوال پیش کرنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو آیت قرآن کی پڑھیں اور معنی، مطلب، مفہوم، تفسیر من چاہی کریں نہیں۔ بلکہ ہم وہی کچھ عرض کرتے ہیں، وہی کچھ بتاتے ہیں جو علماء امت بتاتے آئے ہیں۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرعام رکھ دیا

مسئلہ سماع موتی

غیر انبیاء کا سماع یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اصحاب رسول ﷺ سے لیکر آج تک علماء حق کے اکابر دونوں طرف نظر آتے ہیں۔ یہی بات رقمطراز ہیں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

یہ مسئلہ کہ مردے کوئی کلام سن سکتے ہیں یا نہیں ان مسائل میں سے ہے جن میں صحابہ کرامؓ کا باہم اختلاف رہا ہے حضرت ابن عمر Z سماع موتی کو ثابت قرار دیتے ہیں اور حضرت ام المؤمنین صدیقہ عائشہؓ اسکی نفی کرتی ہیں اس لیئے دوسرے صحابہ وتابعین میں بھی دو گروہ ہوگئے ہیں بعض اثبات کے قائل ہیں بعض نفی کے۔ معارف القرآن جلد[۶]صفحہ [۲۰۲]

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

مسئلہ سماع میں حنفیہ باہم مختلف ہیں اور روایات سے ہر دو مذہب کی تائید ہوتی ہے۔فتاوی رشیدیہ صفحہ [۵۴۰]

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

اس مسئلہ میں صحابہؓ کے عہد سے اختلاف چلا آتا ہے دونوں جانب سے نصوص قرآن وحدیث پیش کی گئی ہیں۔
تفسیر عثمانی سورۃ روم صفحہ [۷۰۴]

جب مسئلہ اختلافی ہے تو کیا رائے قائم رکھنی چاہیئے؟

حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

جن مواقع میں حدیث کی روایات صحیحہ سے سننا ثابت ہے وہاں سننے پر عقیدہ رکھا جائے اور جہاں ثابت نہیں وہاں دونوں احتمال ہیں اس لئے نہ قطعی اثبات کی گنجائش ہے نہ قطعی نفی کی

حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں:۔

البتہ حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہری اسباب کے خلاف تمھاری کوئی بات مردہ سن لے اس کا انکار کوئی مؤمن نہیں کرسکتا اب نصوص سے جن باتوں کا اس غیر معمولی طریقہ سے سننا ثابت ہوجائیگا اسی حد تک ہم کو سماع موتی کا قائل ہونا چاہیئے ۔محض قیاس کر کے دوسری باتوں کو سماع کے تحت میں نہیں لاسکتے بہرحال آیت میں اسماع کی نفی ہے مطلقاً سماع کی نفی نہیں ہوتی
(تفسیر عثمانی سورۃ روم)

یہ ہے وہ راہ جو افراط وتفریط سے پاک ہے۔وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

مسئلہ حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی وفات ایک قطعی امر ہے جو کہ نصوص قطعیہ صریحہ سے ثابت ہے ۔(☆کل نفس ذائقة الموت ☆انک میت وانهم

میتون☆ افائن مت فهم الخلدون ☆ومامحمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل افائن مات اوقتل انقلبتم على اعقابکم) اسی وفات کے نتیجہ میں حضرت کریم ﷺ کی تجہیز وتکفین اور تدفین ہوئی۔سیدنا ابوبکر خلیفہ بلافصل منتخب ہوئے۔ بایں وجہ وفات کا لفظ حضرت ﷺ کے حق میں بولا جاسکتا ہے۔اسی پر قرآن وحدیث شاہد ہے اور امت مسلمہ کے اجماع واتفاق کے سبب اس کا کوئی شخص منکر نہیں۔

البتہ اس وفات کے بعد برزخ وقبر میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حیات حاصل ہونا بھی حق وصحیح ہے جوکہ قرآن کریم کی دلالۃ النص اوراحادیث نبویہ ﷺ کی عبارۃ النص سے ثابت ہے۔جسمیں ذرہ برابر شک نہیں کیا جاسکتا۔

اولاً اکابرین علماء کے ارشادات ملاحظہ ہوں

1 ......علامہ علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

فمن المعتقد المعتمدانه ﷺ حی فی قبره کسائر الانبیاء فی قبور هم .شرح شفاء جلد[۲] صفحه[۱۴۳]

معتمد علیہ عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

2 ......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ان حیاته فی القبر لا یعقبها موت بل یستمر حیاً والانبیاء احیاء فی قبورهم .

فتح الباری جلد[۸] صفحه[۳۵۳]

آنحضرت ﷺ کو قبر شریف میں ایسی حیات حاصل ہے جس پر پھر موت وارد نہیں ہوگی کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

3 ......علامہ سمہودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ولاشک فی حیاته ﷺ بعد وفاته وکذاسائر الانبیاء علیهم الصلوة والسلام احیاء فی قبور هم حیاةً اکمل من حیاة الشهداء .

وفاء الوفا جلد[۴]صفحه [۱۳۵۲]

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حیات میں کوئی شک نہیں اوراسی طرح تمام انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں اورانکی حیات شہدا کی حیات سے بھی زیادہ ہے۔

4 ......علامہ ابن حجر ہیثمی متوفی ۹۷۴ھ فرماتے ہیں

فنحن نومن ونصدق بانه ﷺ حی یرزق وان جسده الشریف لا تأکله الارض والاجماع علی هذا.

الدر المنضود

ہم اسی بات پر ایمان رکھتے ہیں اورتصدیق کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اورآپ کے جسم مبارک کو زمین نے نہیں کھایا اس پراجماع ہے

5 ......حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند شریف۔

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحبؒ

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ

خطیب اسلام حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب خطیب قلعہ دیدار سنگھ کا

متفقہ فیصلہ

وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس کی حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی 1962ء

مولانا قاضی نور محمد صاحب خطیب قلعہ دیدار سنگھ

لاشی (مولانا) غلام اللہ خان

(مولانا) محمد علی جالندھری عفا اللہ عنہ

[ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست 1962]

فائدہ

ناظرین گرامی:۔

میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ درج بالا فیصلہ صرف اور صرف چار بزرگوں کا ہی نہیں بلکہ جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ کی مجلس عاملہ کا منظور شدہ فیصلہ ہے اسی ماہنامہ تعلیم القرآن ۱۹۶۲ء اگست کے شمارہ کے ص۵۰ پر مجلس عاملہ کے ارکان

کے اسماء گرامی بشمول، سید عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب، قاضی شمس الدین صاحب، سجاد بخاری صاحب، مولانا غلام ربانی صاحب درج ہیں۔ جن کی کل تعداد ستائیس ہے لکھتے ہیں۔

جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے اس نمائندہ اجتماع میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں

. ...حضرت امیر شریعت صاحبؒ حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ حضرت شیخ لاہوریؒ حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ امام اہل السنّت حضرت لکھنویؒ اور قاضی نور محمد صاحبؒ کی تعزیت کی قراردادیں

2 ......عائلی قوانین کے خلاف قرارداد

3 ......مسئلہ حیات النبی ﷺ کا فیصلہ

جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ کا یہ نمائندہ اجتماع اس بات کا فیصلہ کرتا ہے اور اپنی تمام جماعت سے اس کی پابندی کرنے کی درخواست کرتا ہے کہ حضرت مولانا علامہ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تجویز کردہ عبارت پر فریقین کے درمیان جو صلح ہوئی ہے اسے قائم رکھا جائے اور اسے ہرگز توڑا نہ جائے (مگر یہ کہ فریق ثانی صلح کے خلاف کسی قسم کا اقدام کرے) ہماری جماعت جس طرح پہلے متحد ہوکر اشاعت التوحید والسنۃ کا کام کرتی رہی ہے اسی طرح آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

لہذا یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ یہ فیصلہ جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کی

مجلس عاملہ کا متفقہ فیصلہ ہے اس جماعت کی صرف ایک دو مقتدر شخصیات کا نہیں۔

6 حیات الانبیاء متفق علیہ است ہیچ کس را در وے خلافے نیست۔

اشعۃ اللمعات جلد[۱] صفحہ[۵۷۴]

انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات متفق علیہ ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں

آپ سوچ رہے ہونگے میں نے اس باب میں اکابر علماء اسلام کے اقوال پر ہی اکتفاء کیا ہے قرآنی آیات و نبوی ارشادات مبارکہ نقل نہیں کیئے۔حالانکہ

b ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون[الآیه]

b ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله اموتا بل احیاء عند ربهم یرزقون[الآیه]

b ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک[الآیه]

b ماکان لکم ان تؤذوا رسول الله [الآیه]

b فلاتک فی مریة من لقائه [الآیه]

b ماکان محمد اباحد من رجالکم [الآیه]

b وللآخرة خیر لک من الاولی[الآیه]

اور دیگر آیات طیبات کے ساتھ ساتھ احادیث رسول اللہ ﷺ سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔کیونکہ ان حضرات کے ارشادات ہزاروں تفاسیر کا نچوڑ اور لاکھوں شروحات کا خلاصہ ہیں۔اگر مقدر یاوری کرے اور قسمت ساتھ دے تو ہدایت کے لئے اتنا قدر کافی

ہے

7 علماء دیوبند کا متفقہ فیصلہ المہند علی المفند صفحہ[۳۸] پر تفصیلی موجود ہے جس میں اس بات کی تصریح ہے

عندنا و عند مشائخنا حضرت الرسالة ﷺ حی فی قبره الشریف ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں

ناظرین کرام:۔

علماء ربانیین کے ارشادات بالکل واضح ہیں کہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔یہ بات ان علماء حضرات کی قلم سے نقل کی گئی ہیں جن کی بات حجت کا درجہ رکھتی ہے اور جن کی پوری زندگی اللہ کے دین پڑھتے پڑھاتے گذری

مذاہب اربعہ وحیات نبوی ﷺ

حنفیه

لان الانبیاء علیهم الصلاة والسلام احیاء فی قبورهم .

شامی جلد[۴] صفحه[۱۵۱]

ایک جزئی کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

(۲) ان الانبیاء احیاء فی قبورهم کما وردفی الحدیث

.مجموعہ رسائل ابن عابد ین جلد[۲] صفحہ[۲۰۲]

(۳) مما هو مقرر عندالمحققین انه حی یرزق .

نور الایضاح[۲۷۲]

یہ بات عندالمحققین ثابت ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

شوافع

1 ......**امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

والانبیاء علیهم الصلاة والسلام بعد ما قبضوا ردت الیهم ارواحهم فهم احیاء عند ربهم

الاعتقادصفحہ[۳۰۵]

وفات کے بعد انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو (اجساد کی طرف) لوٹا دیا جاتا ہے پس وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں

2 ......**علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

حیاة النبی فی قبره هو وسائر الانبیاء معلومة عندنا علماقطعیاً .الحاوی للفتاوی جلد[۲] صفحہ[۱۳۹]

حضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی حیات فی القبر کا علم ہمیں قطعی ہے

حنابلہ

1 ......**حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

ومعلوم بالضرورة ان جسده طری مطراً .

کتاب الروح صفحہ[۶۳]

یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ آپ ﷺ کا جسد اطہر (قبر شریف میں) تروتازہ ہے

2 ......**ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**

ویستحب ان یکثر من الصلاة علی رسول الله یوم الجمعه .المغنی لابن قدامه صفحہ[۲۰۴]

اور مستحب ہے کہ بروز جمعہ حضرت ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھا جائے پھر آگے حدیث مبارک نقل کرتے ہیں فان صلاتکم معروضة علی پس تحقیق تمہارا پڑھا ہوا درود میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے۔

مالکیہ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ اسے ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے حضرت ﷺ کی قبر کی زیارت کی ہے کیونکہ عام طور پر زیارت کا لفظ موتی کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکہ حضور انور ﷺ تو زندہ ہیں۔

ان کراهة مالک لذلک لاضافة الزیارة الی القبر ......فلما کانت الزیارة تستعمل فی الموتٰی وقد وقع من الکراهة ماوقع کره ان یذکر مثل ذالک فی النبی صلی الله علیه وسلم .وفاء الوفا جلد[۴] صفحہ[۱۳۶۴]

نہ من تنہا دریں مے خانہ مستم
جنید وشبلی وعطار ہم مست

ناظرین مکرم:۔

رہا حضرت نبی خاتم ﷺ کا سماع صلوٰۃ وسلام سو وہ بھی ایک قطعی ویقینی حقیقت ہے ۔مزید تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ماہنامہ تعلیم القران اگست ۱۹۶۲ کی عبارت (وفات کے بعد نبی کریم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اوراس کی حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں)ہی کافی ہے کیونکہ اس پر فریقین کے چوٹی کے اکابر کے دستخط ہیں جن میں الامہ کے استاد بھی ہیں

اس بحث کا اختتام منبع العلوم مخزن الفہوم محی السنۃ ماحی البدعۃ رئیس المحققین قدوۃ العارفین زبدۃ المحد ثین حضرت شیخ الحدیث علامہ ابوالزاہد محمد سرفراز خانصاحب صفدر مدظلہ فاضل دارالعلوم دیوبند شریف کی اس تحقیق پر کرتا ہوں ۔

بلاخوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریباً ۱۳۷۴ھ تک اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیاء کے کسی خطہ میں اس کا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اوراسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق واتصال نہیں اور آپ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ

کتاب حدیث وتفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ علم کلام کی ہو یا علم تصوف وسلوک کی ،سیرت کی ہو یا تاریخ کی کہیں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں کہ آپ کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق واتصال نہیں اور یہ کہ آپ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے
من ادعی فعلیہ البیان ولا یمکنہ انشاء اللہ تعالیٰ الی یوم البعث والجزاء والمیزان تسکین الصدور

یہ وہ قرض ہے جس کے چکانے سے فریق مخالف نسل درنسل عاجز وقاصر ہے ویسے سنا ہے کہ مقروض کی نماز جنازہ درست نہیں ۔

E E

تعارض نمبر{20}

قرآن وحدیث میں صراحت ہے کہ جو شخص کسی سے پیار کرے گا تشبہ اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

مگرامام بخاری حضرت بریدہ اسلمی صحابی رسول ﷺ سے صفحہ [۱۸۱] پر نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت فرمائی تھی **ان یجعل فی قبرہ جریدان** میری قبر میں دو چھڑیاں رکھ دینا اور قبر میں چھڑیاں رکھنا روافض کا طریقہ کار ہے لہذا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صحابی رسول روافض کا شعار اپنائے (ملخصاً)

شاید یہی امام بخاری کا مسلک تھا نیز امام بخاری نے اس کی سند بیان نہیں کی ۔

L جواب J

اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں امام بخاری رحمہ اللہ کے بغض نے اس اللہ کے بندے کی عقل کو ماؤف کر دیا ہے۔

بنیادی طور پر تین باتیں حل طلب ہیں

1 ......**امام بخاری سند نہیں لائے**

جواب:۔

عمدۃ القاری جلد[۶]صفحہ[۲۵۲]۔ارشاد الساری جلد[۳]صفحہ[۵۰۹]۔فتح الباری جلد[۴]صفحہ[۱۴۰]پر مرقوم ہے

وقد وصله ابن سعد من طريق مورق العجلى ملاحظہ فرماویں۔

لہذا اعتراض نہ رہا

2 ......**شاید یہ امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک تھا۔**

جواب۔

یہ بھی سو فیصد درست نہیں کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ حضرت بریدہ Z کی وصیت کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر Z نے عبدالرحمان بن ابی بکر Z کی قبر پر اون کا خیمہ لگا دیکھا تو فرمایا اے غلام اسے اکھیڑ دے اس (صاحب قبر) کا عمل اس پر سایہ کرے گا۔

طرز بخاری سمجھنے والے علماء فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا حضرت بریدہ

Z کی وصیت کے بعد یہ اثر نقل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ جس طرح یہ خیمہ مرنے والے کو فائدہ نہیں دیتا اسی طرح چند ڈالیاں کھجور کی بھی مفید نہیں بلکہ صاحب قبر کے اعمال صالحہ فائدہ دینگے

ملاحظہ ہو ارشاد الساری جلد[۳]صفحہ[۵۰۹]

لكن الظاهر من تصرف المؤلف ان ذلك خاص المنفعة بما فعله الرسول عليه الصلاة والسلام ببركة الخاصة به وان الذى ينتفع به اصحاب القبور انما هو الاعمال الصالحة فلذلك عقبه بقوله ورأى ابن عمر الخ

اگر **فلذالك عقبه بقوله ورأى ابن عمر** پر غور کیا جائے تو بات بالکل عیاں ہے کہ قبر میں ٹہنیاں رکھنا امام بخاری کا مسلک نہیں

3 ......روافض کا شعار صحابی رسول کس طرح اپنا رہے ہیں۔

جواب(۱)

یہ بات کتنی غلط اور نامناسب ہے کیونکہ صحابہ پہلے گذرے ہیں روافض بعد کی پیداوار ہیں اب پہلوں نے اپنے بعد والوں کا شعار کیسے اپنا لیا۔

جواب(۲)

شراح بخاری رحمہم اللہ نے وضاحت کی ہے کہ بعض نسخوں میں **على قبره** کے

الفاظ ہیں تو بالفرض اگر ٹہنیاں رکھنا شعار روافض ہے بھی تو وہ قبر میں ہے اور صحابی قبر کے اوپر ڈالنے کا فرما رہا ہے قبر کے اندر کا نہیں۔

جواب(۳)

امام بخاری رحمہ اللہ اسی باب میں جو روایت نقل کر رہے ہیں کہ حضرت ﷺ دو قبروں پر گذرے انہیں عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے کھجور کی ہری ڈالی کو چیر کر دو حصے فرمایا اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑھ دی (ملخصًا)

حضور والا:۔

بالاتفاق وہ ٹہنیاں حضرت ﷺ نے قبروں کے اوپر گاڑھی تھیں مگر حدیث کے الفاظ ہیں **ثم غرز فی کل قبر واحدة** یہاں **فی** کا لفظ ہے مگر ٹہنیاں قبر کے اندر نہیں گاڑھی جا رہی ہیں بلکہ (**فی ظاهر کل قبر**) ہر قبر کے ظاہر (باہر) پر گاڑھی جا رہی تھیں اسی طرح بریدہ اسلمی کی وصیت میں جو **فی قبره** کا لفظ ہے اس کا معنی بھی یہی ہوگا کہ **ان یجعل فی ظاهر قبره** کہ ٹہنیاں قبر کے اوپر ڈال دینا

قبر پر شاخ گاڑھنے کا مسئلہ

تحقیقی بات یہ ہے کہ قبروں پر آنحضرت ﷺ کا شاخ گاڑھنا صرف حضور اقدس ﷺ کی خصوصیت تھی اور تخفیف عذاب آپ کے دست مبارک کی برکت سے ہوا تھا۔ کیونکہ اگر یہ حکم عام ہوتا تو عہد صحابہ میں کوئی قبر شاخ سے خالی نہ ہوتی رہا حضرت بریدہ Z کا وصیت فرمانا تو وہ ان کا ذاتی عمل مبارک تھا جس پر اصحاب رسول ﷺ عمل پیرا نہ تھے۔ یاد

رکھیں ہم اہل السنۃ بھی ہیں اور والجماعۃ بھی ہیں۔

E E

تعارض نمبر {21}

قرآن مقدس میں مردہ کے کلام کرنے کو محال کہا گیا ہے............ **ولو اننا نزلنا الیهم الملائکة وکلمهم الموتٰی** اور دوسرے مقام پر فرمایا **او کلم به الموتی** جس کا مطلب ہے کہ مردوں کا کلام کرنا محال اور ناممکن ہے۔ لیکن امام بخاری نے باب باندھ دیا **باب کلام المیت علی الجنازه** اور اس کے نیچے **قد مونی قد مونی** کی روایت ٹانک دی[ملخصاً]

L جواب J

سنا ہے مرنے کے بعد............بھی پیچھا چھوڑ دیتا ہے مگر نا معلوم الامہ کو مردوں سے کیا تکلیف ہے لفظ میت آیا نہیں اور حضرت آپے سے باہر ہوئے نہیں

اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ نام نہاد امام انقلاب نے قرآن کریم کو بھی معاف نہیں کیا اور جس قرآن کے نام پر ساری عمر لوگوں کو ورغلاتا رہا اس کی تحریف معنوی سے بھی باز نہ آیا۔

الامہ کی خیانت:۔

ملاحظہ فرماویں۔ مگران کے اپنے استاذ کی قلم سے

اس تعارض میں دو آیات کریمہ کے حصے نقل کیئے گئے ہیں

ولو اننا نزلنا الیھم الملائکۃ و کلمھم الموتی

[سورۃ انعام].

اور او کلم به الموتی سورۃ [الرعد]

ان دونوں کی تفسیر میں ان کے استاذ اور جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے روح رواں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان مشرکین کے مطلوبہ معجزات ان کو دکھا دیں ان پر فرشتے اتار دیں اور مردے زندہ ہوکر ان سے باتیں کرنے لگیں اور ہر چیز جو وہ چاہیں اٹھا کر ان کے سامنے کر دیں تو بھی وہ ایمان نہیں لائینگے یعنی ان کا ایمان لانا محال ہے

اب داد دیجیئے الامہ کو قرآن کہتا ہے ان مشرکین کا ایمان لانا محال ہے یہ شریف کہتا ہے مردوں کا کلام کرنا محال ہے

ناظرین:۔

جس شخص کے بے رحم قلم سے اللہ کا قرآن محفوظ نہیں امام بخاری کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔اس کی پوری زندگی کا سرمایہ یہی ہے کہ قرآن خدا کا پڑھا اور معنی مفہوم اپنی مرضی کا بیان کیا۔**انا للہ وانا الیہ راجعون**

اب آپ خود ہی فیصلہ فرمادیں کہ جب قرآن حکیم سے مردوں کا عدم تکلم ثابت ہی نہیں ہوا تو بخاری شریف کی حدیث **قد مونی قد مونی** کے الفاظ قرآن سے کیسے ٹکرائے؟

ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس مقام پر دیگر مقامات کی طرح احمد سعید کے ذہن کو ٹھوکر

لگ رہی ہے اس کی عقل ،نظریہ اور سوچ قرآن وحدیث سے ٹکرا رہی ہے۔یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کریم اور بخاری شریف ٹکرا رہے ہیں

کیا مردہ کلام کرسکتا ہے؟

اس پر ہم بے شمار دلائل سپرد قلم کر سکتے ہیں مگر سرے دست صرف ایک آیت قرآنی ملاحظہ فرماویں سورۃ یٰسین شریف میں انطا کیہ کے رہنے والے مرد موحد حبیب نجار کا واقعہ مذکور ہے کہ جب لوگوں نے اسے جلا کر یا پتھر مار کر یا گلہ دبا کر شہید کر دیا تو من جانب اللہ اسے دخول جنت کا حکم ملا اب وہی جنت میں جانے والا شہید کہنے لگا **قال یلیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی** کاش میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے

طرز استدلال:۔

قال یلیت قومی یعلمون میں قال کا فاعل ھو ضمیر ہے جو کہ راجع بسوئے رجل ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے(**جاء من اقصا المدینۃ رجل**)اور یہ بات مسلم ہے کہ رجل کا اطلاق روح مع الجسد پر ہوتا ہے۔لہذا اس سے تو یہ ثابت ہو گیا کہ **یلیت قومی یعلمون** اسی رجل کا مقولہ اسی کے بول ہیں جسے شہید کیا گیا جو دنیا سے چل بسا۔مگر مرنے کے بعد بول رہا ہے۔کاش میری قوم کو میری مغفرت کا علم ہو جاتا۔

جب قرآن کریم نے مرنے کے بعد بولنے کو ثابت کر دیا تو امام بخاریؒ نے اگر مردہ کے بولنے کا باب باندھ دیا تو کیوں مطعون ٹھہرا؟

نیز اس مقام پر ایک عجیب وغریب واقعہ بیان کرنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا

صحابی رسول حضرت زید بن خارجہ بدری صحابی ہیں۔ انکی وفات بمرض خناق خلافت سیدنا امیرالمؤمنین حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ میں ہوئی یہ بزرگ وفات کے بعد بولنے لگ گئے

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

تهذيب التهذيب جلد[۳] صفحه[۳۵۶]

طبقات ابن سعد جلد[۲] صفحه[۴۱۴]

تقريب التهذيب صفحه[۱۷۳]

تعقيب التقريب صفحه[۱۷۳]

E E

تعارض نمبر{22}

براہواندھی تقلید کا جس نے بخاری جیسے محدث جلیل کو قرآن کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رکھا...... ہمارے حضرت ﷺ کے متعلق لکھ مارا کہ آپ ﷺ نے فرمایا **نحن احق بالشک من ابراهيم** کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں............ بخاری صفحہ [۴۷۷]

خلاصۃ الکلام الامہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ امام بخاری نے حضرت ابراہیم کو اور حضرت پاک ﷺ کو بھی مرنے کے بعد زندہ ہونے کے عقیدہ میں شک کرنے والا بتایا (نعوذ باللہ)

J جواب L

امام بخاری رحمہ اللہ کو قرآنی مفہوم سے قاصر کہنے والے حضرت کی قرآن فہمی کا اندازہ آپ نے گذشتہ تعارض میں لگا لیا تھا کہ ایسی معنوی تحریف کی جس سے یہود بھی **الامان والحفیظ** کہہ اٹھیں

جناب الامہ صاحب:۔

اگر آپ کے پاس بخاری شریف کی اور کوئی شرح نہیں تھی تو کم از کم حاشیہ نمبر۴ ہی دیکھ لیتے تو صاف لکھا تھا **انی لم اشک فابراهيم لم يشک** حضرت ﷺ نے فرمایا نہ میں نے شک کیا نہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے شک کیا۔ بات تو بالکل صاف تھی کسی قسم کا کوئی اعتراض واشکال نہ تھا مگر تعصب اور محدث کبیر سے بغض واقعی لاعلاج مرض ہے

مزید وضاحت:۔

اصل میں جب یہ آیت کریمہ **رب ارنی کیف تحی الموتی**)نازل ہوئی تو بعض مسلمان یہ کہنے لگے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ شک والے جملے (**رب ارنی کیف تحی الموتی**) کیسے کہہ دیئے؟

حالانکہ ہمارے نبی ﷺ تو اللہ کے کسی معاملہ میں شک نہیں کرتے جب یہ بات حضور اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے فرمایا اگر انبیاء علیہم السلام قدرت خداوندی میں شک کرتے تو پھر میں بھی شک کرتا جب میں شک نہیں کرتا تو ابراہیم علیہ السلام نے بھی شک نہیں کیا۔

گویا حضور ﷺ نے سمجھا دیا ابراہیم کا سوال مزید بیان کے لئے تھا کسی شک وگمان کی وجہ سے نہ تھا۔ یہی بات ملاحظہ فرماویں

1 ......فتح الباری جلد[۷] صفحہ[۶۷۹] پر علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔

ان سبب ھذا الحدیث ان الآیة لما نزلت قال بعض الناس شک ابراھیم ولم شک النبی فبلغه ذالک فقال نحن احق بالشک من ابراھیم ......لانه لیس بشک انما ھو طلب لمزیدا لبیان

2 ......**عمدة القاری جلد[۱۱] صفحه[۸۸]**

3 ......**ارشاد الساری جلد[۷] صفحه[۳۴۷]**

E E

تعارض نمبر{23}

اصحاب رسول وہ مقدس جماعت ہے جس کی عظمت وشان پر **رضی الله عنهم ورضوا عنه** ودیگر آیات قرآنی موجود ہیں۔

مگر امام بخاری رحمہ اللہ صفحہ [۵۹۹] پر ایک روایت لائے ہیں جس کے الفاظ ہیں کہ حضرت براء Z کو جب ایک آدمی نے مبارک پیش کی کہ آپ نے حضرت ﷺ کی صحبت پائی ہے اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے ہیں تو انہوں نے جواباً فرمایا **یاابن اخی انک لاتدری مااحد ثنا بعده** (ترجمہ بقلم الامہ) بھتیجے تجھ کو کیا خبر کہ ہم نے رسول اللہ

کی وفات کے بعد کیا کیا بدعتیں جاری کیں لہذا امام بخاریؒ نے صحابیؓ کو بدعتی کہا (ملخصا)

L جواب J

مکرم ناظرین:۔

احدثنا کا حتمی طور پر بدعت معنی لینا بھی ان علمی خیانتوں میں سے ایک ہے جس میں الامہ ید طولی رکھتے ہیں۔

علماء نے اس عبارت کا بالکل صاف ستھرا معنی کیا ہے ۔اے بھتیجے آپ نہیں جانتے ہم نے حضرت ﷺ کے بعد کیا کیا کام کیئے ہیں۔اس صورت میں نہ کوئی اعتراض نہ کوئی اشکال۔

لیکن الامہ چونکہ صاف ستھرے راہ ومزاج کے راہی نہیں انہیں تو از خود قابل اعتراض مفہوم بیان کر کے محدث کی عیب جوئی ہی کرنی ہے

مجھے تو پسند اور مجنون کو لیلی
پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

رہا صحابی رسول ﷺ کا یہ فرمانا کہ **مااحد ثنا بعده** (ہم نے آپ کے بعد کیا کیا کام کیئے ہیں) اسے ہم عرض کر دیتے ہیں تا کہ دل میں کسی قسم کی خلش نہ رہے۔

بخاری شریف کے چوٹی کے شراح علامہ عینی حنفی جلد[۲] صفحہ[۱۹۴] علامہ قسطلانی جلد[۹] صفحہ [۲۳۳] اور علامہ ابن حجر عسقلانی اس سے وہ فتنے مراد لیتے ہیں جو حضرت ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد رونما ہوئے مثلاً جنگ جمل وصفین کے دلخراش واقعات

یشیر الی ماوقع لھم من الحروب وغیرھا فخاف غائلة ذالک .

فتح الباری جلد[۹] صفحہ[۲۷۳]

E E

تعارض نمبر{24}

کون نہیں جانتا کہ قرآن مقدس میں لوط علیہ السلام والی قوم کی سی بدکاری کرنے والا کافر ہی ہوتا ہے اور لواطت کا کام سوائے کافر کے اور کوئی مؤمن نہیں کرتا اتأتون الرجال شھوة من دون النساء صرف اور صرف کفار کی عادت تھی اور عورت کے ساتھ یہ فعل بد کرنا تو اور بھی زیادہ کفر ہے فاقتلوا العالی والسافل کا حکم نبوی بھی خاص اسی فعل بد کے لئے آیا تھا

بخاری محدث عورت کی دبرزنی

لیکن بخاری صاحب نے اتنا بڑا کفری نظریہ بے دھڑک ہو کر ایک جلیل القدر صحابی کے معصوم العمل ماتھے پر جڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں نساء کم حرث لکم کی تفسیر عبداللہ بن عمرؓ نے یہ فرمائی ہے کہ عورت کی دبرزنی کرنی چاہیئے یہ معنی ہے انی شئتم کا(لاحول ولا قوۃا لا باللہ)

فی اتیان النساء فی ادبارھن بخاری کے اساتذہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا انی شئتم یاتیھا فی .... ای فی الدبر عورت کی دبر میں

کرے۔

بخاری کتاب التفسیر اس پر شراح بخاری قسطلانی وغیرہ نے فرمایا کہ بخاری نے فی کا حرف ذکر کر کے دبر کا لفظ بوجہ کراہت کے ذکر نہیں کیا ورنہ تمام سندوں میں وقع التصریح به بخاری کے تمام نسخوں میں فی الدبر ہے من الدبر نہیں ہے جس کا مطلب ہے کہ خاص دبر میں لواطت کرے جلیل القدر محفوظ من اللہ کے متھے یہ جڑتے ہوئے بخاری صاحب کو ذرہ برابر بھی حالت شعور نہیں .... بالکل جھوٹی روایت ہے .... کیا اتنا بڑا مغالطہ بخاری کو کسی شئی کے نشہ کی وجہ سے ہوا؟ .... کیا ایسے فعل بد کو ذکر کرنے والے رواۃ لعنتی نہ ہونگے۔ بلفظہ صفحہ [۵۲۔۵۳۔۵۴]

L جواب J

ہم نے اس تعارض کا تقریباً اکثر حصہ انہیں کی قلم سے نقل کر دیا ہے تا کہ ناظرین الامہ کی حواس باختگی کذب بیانی اور دجل وفریب کا مشاہدہ فرمالیں۔

میرے پیارے بھائیو:۔

جس بیہودہ انداز تحریر سے بیہودگی کا اظہار کرتے ہوئے امیر المؤمنین فی الحدیث کو، نشئی حالت، شعور میں نہ ہونا، رواۃ کا لعنتی ہونا، وغیرہ وغیرہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی سزا وہ بھگت رہا ہے اور انشاء اللہ قدرت کے منتقم ہاتھوں سے قبر وآخرت میں بھگتے گا۔

جہاں تک بات ہے مسئلہ کی تو پوری توجہ سے سنیں کہ امام بخاری کی صحیح بخاری شریف کتاب التفسیر کا وہ مقام جس کا حوالہ الامہ نے دیا ہے اس وقت میرے سامنے ہے

میں پورا باب ہی نقل کر دیتا ہوں تاکہ اس کا یہ جھوٹ کھل کر سامنے آ جائے کہ بخاری کے تمام نسخوں میں فی الدبر ہے جس کا مفہوم ہے کہ عورت سے غیر فطری کام کیا جائے۔

باب قوله تعالى نسائكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم وقدموا لانفسكم الاية حدثنا اسحاق قال اخبرنا النضربن شميل قال اخبرنا ابن عون عن نافع قال كان ابن عمر اذا قرأ القرآن لم يتكلم حتى يفرغ منه فاخذت عليه يوماً فقرأ سورة البقرة حتى انتهى الى مكان قال اتدرى فيما انزلت قلت لا قال نزلت فى كذا وكذا ثم مضى وعن عبدالصمد حدثنى ايوب عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرثكم انى شئتم قال يأتيها فى رواه محمد بن يحيٰى بن سعيد عن ابيه عن عبيدالله عن نافع عن ابن عمر حدثنا ابونعيم قال حدثنا سفيان عن ابن المنكدرقال سمعت جابراً قال كانت اليهود تقول اذا جامعها من ورائها جاء الولد احول فنزلت نسائكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم .

بخارى جلد [۲] صفحه [۶۴۹]

حضرات گرامی:۔

ایک بار نہیں بار بار پڑھیئے اس پورے چیپٹر میں کہیں آپ کو صرف **دبـــر** کا لفظ

نظر آتا ہے **فـی الـدبـر** تو بعد کی بات ہے اگر نظر نہیں آتا اور یقیناً نظر نہیں آئے گا تو پھر اندازہ کیجئے اس نام نہاد امام انقلاب شیخ التفسیر والحدیث کی علمی بے بضاعتی کا۔

اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں شراح بخاری علامہ عینی متوفی ۸۵۵ھ علامہ قسطلانی متوفی ۹۳۳ھ حافظ ابن حجر متوفی ۸۵۲ پر جنہوں نے آج سے کئی سو سال قبل صاف لکھا ہے کہ امام بخاری نے صرف یا تیہا فی ذکر کیا ہے۔

دبر صرف الامہ کو نظر آنے لگی

علامہ عینی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں

وقع هنا فى رواية البخارى ياتيها وسكت عن مجرورها ولم يذكرفى اى شىء وهذاوقع فى جميع النسخ ......والظاهر انه لم يدركه فبقى البياض بعده مستمرًا

عمدة القارى جلد[۱۲] صفحه[۴۵۹]

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وفى سراج المريدين ان المؤلف ترك بياضابعد فى ....ولم يترجح عنده فى ذالك شئى بيض له حتى يثبت عند الترجيح فاخترمته المنية

ارشاد السارى جلد[۱۰]صفحه[۷۰]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

قوله ياتيهافى هكذا وقع فى جميع النسخ لم يذكر

مابعد الظرف. فتح الباری جلد[۹] صفحہ[۲۸۲]

لطیفہ

شراح بخاری کہتے ہیں بخاری کے تمام نسخوں میں صرف فی کا لفظ ہے دبر کا ذکر کہیں نہیں مگر یہ شریف کہتا ہے بخاری کے تمام نسخوں میں فی الدبر ہے

امام بخاری کا مسلک:۔

بقول محدث جلیل امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ

والظاهر من حال البخاری انه لایری اباحته ذالک

امام بخاری عورت سے غیر فطری عمل کے جواز کے قائل نہ تھے

عمدة القاری جلد[۱۲] صفحه[۹۵۴]

جمہور کا مذہب:۔

مذهب الشافعی وابی حنیفه وصاحبیه واحمد والجمهور التحریم لورودالنهی عن فعله

امام شافعی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین اور جمہور علماء اسلام کا یہی مذہب ہے کہ عورت سے غیر فطری عمل حرام ہے

جہاں تک امام مالک کا تعلق ہے وہ بھی حرمت کے قائل ہیں کیونکہ جب ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لوگ آپ کی طرف اس کے جواز کی نسبت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا

یکذبون علی یکذبون علی

وہ میرے اوپر جھوٹ بولتے ہیں۔

ارشاد الساری جلد[۱۲]صفحہ[۷۱]

ابن عمر Z کے قول کی صحیح تعبیر:۔

جمہور اہل السنۃ والجماعۃ ابن عمر Z کے قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ومفہوم یہ ہوگا کہ مرد بیوی سے ہمبستری تو کرے قبل میں فطری مقام میں مگر پشت کی طرف سے

وحملوا ماوردعن ابن عمر علی انه یأتیها فی قبلهامن دبرها ارشاد الساری جلد[۱۲] صفحه[۷۱]

سمجھا ہوں اب میں تیری قیل وقال سے
انداز حق نما سے کتنی ہے چڑ تجھے

E E

تعارض نمبر{25}

قرآن مقدس میں زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے مگر امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس متعہ کے جواز کے قائل تھے یہ کیسے ہوسکتا ہے صحابی رسول حضرت کا عم زاد زنا کو جائز قرار دیں[ملخصاً] بخاری صفحہ[۷۶۷]

L جواب J

ہم بڑی تفصیل کے ساتھ متعہ کے متعلق ضروری ابحاث پیش کر چکے ہیں یہاں صرف اتنا عرض کروں گا کہ الامہ بیچارہ زنا اور نکاح موقت (متعہ) میں فرق نہیں کرسکتا زنا ہمیشہ اسلام میں حرام رہا ہے البتہ متعہ جو کہ نکاح موقت ہوا کرتا تھا ابتداء اسلام میں جائز تھا جس کی بعد میں ممانعت فرما دی گئی

تفصیل کے لئے دیکھئے تعارض ۸۔۹۔۱۰

نہ سیدنا ابن عباس Z کبھی زنا کی حلت کے قائل رہے ہیں اور نہ ہی امام بخاری رحمہ اللہ نے ایسی کوئی نسبت ان کی طرف کی ہے

سیدنا ابن عباس Z کا رجوع

جہانتک حضرت ابن عباس Z کا تعلق ہے وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل ہیں پہلے قول سے رجوع فرمالیا تھا۔

ملاحظہ ہو۔ نصب الرایہ جلد[۳]صفحہ[۲۳۰]

واما مایحکی فیها عن ابن عباس فانه کان یتاول اباحتها للمضطر الیهاه بطول الغربة وقلة الیسار والجدة ثم توقف وامسک عن الفتوی بها

(۲) وابن عباس صح رجوعه .

هدایه شریف جلد[۲] صفحه[۳۱۳]

(۳) وروی عنه الرجوع .

فتح الباری جلد[۱۱]صفحه[۴۲۷]

E E

تعارض نمبر{26}

اللہ تبارک وتعالیٰ نے لہو ولعب گانے بجانے شیطانی بانسری طبلے رباب نے تو تیاں سے منع فرمایا ہے **ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله** مگر امام بخاری صفحہ[۷۷۵] پر روایت لائے ہیں ایک انصاری کی شادی کے موقعہ پر آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا **ماکان معکم لهو فان الانصار یعجبهم اللهو** کیا آپ کے پاس لہو یعنی گانے بجانے خوش گپیاں عیش نشاط کی چیزوں میں سے ....کیونکہ انصار ان چیزوں کو بڑا پسند کرتے تھے............ کیا آپ اپنے انصاریوں کو قرآن کے خلاف تربیت دیتے رہے تھے؟ اور کیا اپنے گھر ایسی فحش چیزیں اور لہویات رکھا کرتے تھے؟ اور کیا عائشہ صدیقہ بھی انہیں چیزوں پر گذارا کرتی تھیں؟

L جواب J

لہو کسے کہتے ہیں اور لہو الحدیث کسے کہتے ہیں؟ اس فرق کو سمجھنا اس شخص کی علمی دسترس سے بہت دور ہے جس نے ساری زندگی قرآن کریم کو گائیکی کے انداز میں پڑھا اور قرآن کی تحریف معنوی جس کا بہترین شغل رہا ہو۔

برادران مکرم:۔

ہوسکتا ہے آپ میری بات تسلیم نہ کریں مگر میں اندازِ تحریر اور طرز بیان سے یہی سمجھ رہا ہوں کہ الامہ صرف بخاری کے خلاف نہیں لکھنا چاہتا بلکہ خود حضور اکرم ﷺ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف دشمنان اسلام کو زہریلا مواد مہیا کرنا چاہتا ہے جس کی بین دلیل درج بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ ہیں۔

کس نے ڈالی ہیں رقیبوں کے گلے میں بانہیں
تم تو کہتے تھے کہ بیگانہ آغوش ہیں ہم

کیا کوئی سنجیدہ کافر بھی یہ جملے لکھ سکا۔ جو اس نے لکھے ہیں

1 کیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی انہیں چیزوں پر گذارا کرتی تھیں؟
2 کیا (نعوذ باللہ قریشی) اپنے گھر میں ایسی فحش چیزیں اور لہویات رکھا کرتے تھے؟

انا للہ و انا الیہ راجعون

مسلمان ہوشیار باش:۔

یہ تو ایک ہے جو تحریر کے ذریعہ پکڑا گیا نا معلوم ایسے کتنے چھپے رستم ہونگے جو توحید و سنت کی اشاعت کے نام پر غلط نظریات کا زہر مسلمانوں میں گھول رہے ہونگے

حدیث کا صحیح مفہوم:۔

مفہوم سمجھنے سے پہلے **لھو** ،**لعب** اور **لھو الحدیث** کا صحیح مفہوم ذہن نشین فرمالیں۔ انشاءاللہ بات سمجھ آ جائیگی۔

لھو:۔

1 سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کی طرف میلان کو لھو کہا جاتا ہے
2 بلکہ ہر دانشمندانہ کھیل تفریح کو بھی لہو کہا جاتا ہے

لعب:۔

غیر مفید کام میں مشغول ہونا جس سے مفید کام متروک ہو جائے اسے لعب کہتے ہیں۔ معجم القرآن ۔لغات القرآن جلد [۵] صفحہ [۲۴۵]

لھو الحدیث

فضول بیہودہ بے سروپا قصوں پر مشتمل کھیل تماشا۔
لغات القرآن جلد [۵] صفحہ [۲۴۶]

مکرم ناظرین:۔

حدیث میں شادی کے موقع پر جس چیز کا ذکر ہے وہ لہو ہے بمعنی دانشمندانہ کھیل مثلاً نیزہ بازی وغیرہ یا سنجیدہ مزاح مثلاً دف پر مجاہدین کے مجاہدانہ کارناموں پر مشتمل اشعار کہنا یا باحیا چٹ پٹے اشعار کہنا مثلاً حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا یوں کہا جائے۔

اتینا کم اتیناکم فحیانا و حیاکم

ہم آئے تمھارے گھر۔ ہم آئے تمھارے گھر۔ ہمیں بھی مبارک۔ تمھیں بھی مبارک

خلاصۃ الکلام:۔ جس کی ممانعت ہے وہ لہو الحدیث ہے اور حدیث بخاری میں جس کا ذکر ہے

وہ لہو ہے

فائدہ

دف اسے کہتے ہیں جس کے ایک طرف چمڑا لگا ہوا ہو جو عام طور پر پرانے زمانے میں ماہ رمضان المبارک میں سحری کے وقت لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے بجایا جاتا تھا۔

E E

تعارض نمبر {27}

قران کریم میں نکاح شادی کے لئے بلوغ شرط رکھا گیا ہے **حتی اذا بلغو النکاح** کی نص خود اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہوئی ہے پھر خاص طور پر نساء کے لفظ سے نکاح کو جائز کہا گیا ہے تا کہ پتہ چلے کہ نکاح بالغہ عورتوں کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ نابالغ لڑکی پر نساء کا لفظ نہیں بولا جاتا............

بخاری محدث نبی ﷺ کی توہین

لیکن بخاری صاحب نے اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں **ان النبی ﷺ تزوجھا وھی بنت ست سنین وبنی بھا وھی بنت تسع سنین** ۔ بخاری جلد [۲] صفحہ [۷۷۱]
حضرت عائشہؓ کیساتھ آپ ﷺ کی شادی ہوئی تو ان کی عمر چھ سال کی تھی اور

جب بنا فرمایا تو نو سال کی تھی
بھلا اس سے زیادہ آپ ﷺ کی توہین اور کیا ہوگی کہ حضرت عائشہؓ ابھی تک نساء کی فہرست میں بھی داخل نہ ہوئی ہوں کہ آپ ﷺ نعوذ باللہ ان سے جنسی کھیل رچائیں اور طبع آزمائی میں مشغول ہو جائیں۔

بخاری صاحب روایت پرستی میں قزاق راویوں کے چنگل میں اتنا پھنسے ہوئے تھے کہ ان کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ میں خود جلد [۲] صفحہ ۲۰۴] میں کیا لکھ آیا ہوں کہ سورۃ القمر نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی تو حضرت ام المؤمنین ابھی بچی ہی تھیں اور کھیلتی پھرتی کہ سورۃ القمر کی آیات یاد ہوگئیں تھیں پھر مکہ میں آپ ﷺ پندرہ سال رہے تو سورۃ القمر کے نزول کے وقت صدیقہؓ کی عمر چھ سال ہی مانی جائے تو آپ ﷺ سے نکاح ہوا تھا تو ہجرت کے وقت ان کی عمر سولہ یا سترہ سال کی تو ضرور ہوگی اور بوقت رخصتی اٹھارہ انیس سال کی ہوگی پھر قرآن کریم کی اصطلاح کے بھی خلاف ہے کہ لڑکی کو نساء کہا جائے

نیز قرآن میں بلوغ کی عمر میں نکاح کرنا آیا ہے ورنہ **حتی اذابلغو النکاح** فرمایا ہوا جملہ بے فائدہ رہے گا تو ان تمام قوانین قرآن کے خلاف اور قانون معاشرت کے خلاف آپ ﷺ کی معصوم شخصیت کس طرح کر سکتی تھی۔

لعنت ہو کینہ ور بدکردار راویوں پر جنھوں نے عصمت نبوت کو داغدار کرنے سے گریز نہیں کیا اور حیرت ہے بے بصیرت روایت پرستوں پر جنھوں نے ایسی خرافات کو اپنے احاطہ علم میں جگہ دی اور درج کتاب کر دیا

L جواب J

میرے واجب الاحترام قارئین:۔

شرم وحیاء سے عاری اس بدفطرت انسان کی قلم نے محبوب خدا، معصوم عن الخطاء، مجسم شرم وحیاء، سید الانبیاء کے خلاف توہین کی سب حدیں کراس کردیں، اسے حرم نبوی کا شرم نہ آیا، اس نے نسبت ابوبکر کا لحاظ نہ کیا۔

میرا قلم لکھتے ہوئے کانپ رہا ہے، دل گھبرارہا ہے، جگر خون کے آنسوں رورہا ہے میں لکھوں تو کس طرح لکھوں، خدا کی بارگاہ میں بے شمار مرتبہ استغفار کرتے ہوئے درگاہ رسالت میں لاتعداد مرتبہ معافی کا خواستگا ہوکر اپنی امی سیدہ طیبہ طاہرہ حمیراء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (میرے ماں باپ اولاد خویش اقارب انکی جوتے مبارک پر قربان ہوجائیں تو اپنے لئے سعادت جانوں) کی دربار پرانوار میں انتہائی معذرت کرتے ہوئے اس شقی ازلی کے جملے سپرد قلم کررہاہوں لکھتا ہے۔

آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا صفحہ [۵۷]

آپ ﷺ نعوذ باللہ ان سے جنسی کھیل رچائیں اور طبع آزمائی میں مشغول ہوجائیں صفحہ [۵۸]

یہ وہ فقرے ہیں جنہیں راج پال اور رشدی جیسے ملعون بھی نہ لکھ سکے

احمد سعید چتروڑی:۔

میں مفتی نہیں مگر میرا دل گواہی دیتا ہے، میری عقل فیصلہ کرتی ہے، میرا علم مجھے کہتا

ہے، میرے ضمیر سے یہ آوازیں نکل رہی ہیں، کفر یہ جملے بولنے میں تو سب سے بڑھ گیا۔

ایک بار پھر میں امی کی خدمت میں دست بستہ عرض گذار ہوں امی میں نے یہ جملے مجبوراً لکھے ناراض نہ ہونا مجھے رب العزت کی عزت وعظمت کی قسم، تیرے تقدس تیری عصمت اور تیری عظمت پر میرا اکمل ایمان ہے

دوستو:۔

بات صرف اتنی تھی کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ نو سال کی عمر مبارک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوگئی اب اگر کسی کو اعتراض تھا تو دلائل کی دنیا میں بات کرتا۔ مگر یہ نازیبا جملے، گندا قلم اور بھونڈا انداز تحریر کسی شریف آدمی سے ناممکن ہے۔

اس بحث میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں

1 ......کیا شادی ورخصتگی کے لئے لڑکی کا پندرہ اٹھارہ سال ہونا ضروری ہے؟

جواب:۔

منکوحہ کا رخصتی (میری مراد ہمبستری ہے) کے لئے شرعاً جوان ہونا ضروری ہے عمر باعتبار سنین کے متعین نہیں

قال مالکؒ والشافعیؒ وابوحنیفةؒ حدذالک ان تطیق الجماع ویختلف ذالک باختلافهن ولا یضبط بسن وهذاهو الصحیح ولیس فی حدیث عائشةؓ تحدید ولا المنع من ذالک فیمن اطاقته قبل تسع .

نووی علی المسلم جلد[۱] صفحہ[۴۵۶]

2 ......کیا نوسال کی لڑکی جوان ہوسکتی ہے؟

جواب:۔

بالغ اور جوان ہونے کا تعلق ہر ملک کی آب وہوا، خوراک وغذا سے ہے گرم علاقوں میں لڑکیاں جلدی جوان ہوجاتی ہیں جب کہ ٹھنڈے علاقوں میں بدیر۔سعودی عرب اور مکۃ المکرّمہ ویسے بھی خط استواء پر ہونے کے سبب بہت زیادہ گرم ہے پھران کی عمومی خوراک کھجوریں اور بکری کا دودھ ہوا کرتی تھی لہذا نوسال کی عمر میں جوان ہوجانا بالکل قرین قیاس ہے۔تاریخ تو نوسال کی ماں، اٹھارہ سالہ نانی اور گیارہ سالہ والد ثابت کرتی ہے۔

0......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص Z کے حالات میں مرقوم ہے کہ یہ اپنے والد سے صرف گیارہ سال چھوٹے تھے۔گویا حضرت عمروؓ کی شادی دس برس کی عمر میں ہوئی خود گیارہ سال کے ہوئے اور بیٹا حضرت عبداللہ پیدا ہوگیا۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص العالم الربانی رضی اللہ عنہ............وابوہ اسن منہ باحد عشرعاما فقط

تذکرہ الحفاظ جلد[۱] صفحہ[۹۳]

......عباد بن عباد المہلبی فرماتے ہیں ہم نے اپنے علاقہ میں نوسال کی والدہ اوراٹھارہ سال کی نانی دیکھی۔

قال ادرکت فینایعنی المھالبۃ امرأۃ صارت جدۃ وھی

بنت ثمان عشرۃ سنۃ ولدت لتسع سنین ابنۃ فولدت ابنتھالتسع سنین فصارت ھی جدۃ وھی بنت ثمان عشرۃ سنۃ:.سنن دار قطنی کتاب النکاح

1......حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں

رایت بالیمن بنات تسع یحضن کثیرًا

سیر اعلام النبلاء جلد[۳]صفحہ[۳۲۹۵]

3 ......الامہ کی کم فہمی کہوں یا دھوکہ دہی؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بوقت رخصتگی اٹھارہ انیس سال ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ قمر نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی اور امی صدیقہؓ فرماتی ہیں میں بچی تھی کھیلتی پھرتی تھی کہ مجھے سورۃ قمر کی آیات یاد ہوگیئں تو ماننا پڑے گا اس وقت آپ کی عمر چھ سال کی ہوگی پندرہ سال بعداز اعلان نبوت آپ مکہ مکرمہ میں رہے تو بوقت ہجرت آپ کی عمر سولہ سترہ سال ہوگی شادی ہوئی تو کم ازکم اٹھارہ انیس سال ہوچکی ہوگی۔

جواب:۔

الامہ کے اس سارے مفروضہ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ سورۃ قمر نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی۔

حضور والا اگر کوئی کتاب میسر نہیں تو بخاری جلد[۲]صفحہ[۷۲۲] حاشیہ نمبر[۱] ہی دیکھ لیتے تو علامہ سہارنپوریؒ نے صاف لکھا ہے **وکان الانشقاق بمکۃ قبل**

الهجرة بنحو خمس سنين یہ واقعہ ہجرت سے تقریباً پانچ برس پہلے پیش آیا (پورے پانچ بھی نہ تھے) تو بایں اعتبار نزول سورۃ قمر کے وقت عمر مبارک چار کے قریب ہوگی کیونکہ چار سال کی بچی اور وہ بھی دینی گھر ابوبکر Z کے گھر میں رہنے کے سبب سورۃ قمر کی آیات یاد کر سکتی ہیں اور [۱] ھ شوال المکرّم میں شادی ہو رہی ہے

لہذا بلا خوف تردد امام بخاری کی روایت سچی ثابت ہوگی کہ آپ رضی اللہ عنہا جب حضرت ﷺ کے گھر مبارک تشریف لائیں جب رخصتی ہوئی تو عمر مبارک نو سال ہو چکی تھی۔

آیئے خود ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی مسئلہ کا حل سنیئے

عن عمره بنت عبدالرحمان بن سعد بن زراره قالت سمعت عائشة تقول تزوجنی رسول الله ﷺ فيشوال سنة عشر من النبوة قبل الهجرة لثلاث سنی ن وانااابنةست سنين وهاجر رسول الله ﷺفقدم المدينة يوم الاثنين لاثنتی عشرة ليلةخلت من شهر ربيع الاول واعرس بی فی شوال علی رأس ثمانية اشهر من المهاجر وكنت يوم دخل بی ابنةتسع سنين. طبقات ابن سعد جلد[٦] صفحه[٤١]

بات واضح ہوگئی سیدہ خود اپنی زبانی فرماتی ہیں کہ چھ سال کی عمر میں میرا نکاح ہوا اور نو سال کی عمر میں رخصتگی ہوئی۔ اب، اگر، مگر، چنانچہ، چُنانچہ کی گنجائش نہیں آپ بھی بزبان سیدہ رضی اللہ عنہا معتبر دلائل پیش کریں کہ حضرت ؓ فرماویں میری عمر اس وقت اٹھارہ انیس سال ہو چکی تھی۔ دیدہ باید

کس کس طرح ستاتے ہیں یہ بت ہمیں نظام
ہم ایسے ہیں کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو

E E

تعارض نمبر {28}

قرآن کریم نے **ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا** کا مژدہ سنایا کئی آیات قرآنی اہل بیت نبی کی فضیلت میں نازل ہوئیں سیدہ عائشہ ؓ کے بستر پر قرآن کا نزول ہوا مگر امام بخاری **باب ماجاء فی بیوت ازواج النبی وما نسب من البيوت اليهن** کے تحت حدیث لائے **قال النبی ﷺ خطيبا فاشار نحو مسكن عائشة فقال هناالفتنةثلاثامن حيث يطلع قرن الشيطان** جس سے (نعوذ باللہ) سیدہ کی توہین ہوتی ہے

L جواب J

کسی بھی حدیث کو سمجھنے کے لئے اس کے تمام طرق پر نظر رکھنا ضروری ہے ورنہ ایسے ہی ٹھوکر لگے گی جیسی الامہ کو لگی۔ یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں موجود ہے

1 ...... **هاهنا ارض الفتن واشار الی المشرق**

2 ...... **الاان الفتنة هاهنا يشيرالی المشرق**

3 ...... **يشير بيده نحو المشرق ويقول هنا ان الفتنة**

هاهنا ثلاثا

4 ......واومأ بيده نحو المشرق

فتح الباری جلد[۱۶] صفحه[۵۰۲]

تو تمام احادیث پر نظر ڈالنے سے مفہوم واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت ﷺ کی مراد مشرق کی طرف سے اٹھنے والے فتنوں کی طرف اشارہ ہے۔

رہی یہ بات کہ راوی نے **نحو مسکن عائشه** کیوں کہا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت قلیل آبادی ہونے کے سبب مسجد نبوی ﷺ کے شرقی جانب مشہور ومعروف بڑی عمارت آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریفہ کے سوا اور کوئی نہ تھی۔

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ جس غلط نظریہ کو سامنے رکھ کر الامہ احمد سعید بات کر رہا ہے (کہ مسکن عائشہ فتنوں کا مرکز بنے) نہ وہ راوی حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر Z کے ذہن میں تھا نہ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے حاشیہ دماغ کے قریب گذرا۔ خدانخواستہ خدانخواستہ اگر امام بخاریؒ کے دل میں ذرہ برابر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف میل ہوتی تو آپ اپنی صحیح میں مستقل باب باندھ کر سیدہ کے فضائل کی روایات نقل نہ فرماتے۔

حالانکہ صحیح بخاری جلد[۱] صفحہ[۵۳۲] پر مستقل عنوان فضل عائشہؓ قائم فرما کر نیچے احادیث طیبہ درج فرماتے ہیں برکت کے لئے ایک روایت سن لیجئے

ان عائشةؓ قالت قال رسول الله يوما ياعائشة هذا جبرئيل عليه السلام يقرئک السلام

آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ جناب سیدنا جبرائیل علیہ السلام آپ کو

سلام کہہ رہے ہیں۔

ہاں اگر آپ کو بخاری شریف کی اس روایت کے جعلی خود ساختہ ہونے پر اصرار ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں تاریخ اسلام میں صرف ایک محقق سنی شارح بخاری کا نام بتادیں جس نے اس روایت کو جعلی کہا ہو

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

E E

تعارض نمبر{29}

قرآن مقدس شاہد ہے کہ انبیاء کا خواب وحی کی طرح حق ہوتا ہے اور نبی کو اس کے حق ہونے میں ذرہ برابر تردد نہیں ہوتا مگر امام بخاری صفحہ [۷۶۰] پر حدیث لائے ہیں کہ آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا آپ مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھائے گئے تھے اور یہ بھی کہا گیا یہ آپ کی بیوی ہے **فاقول ان یکن هذا من عندالله یمضیه** پس میں نے کہا اگر یہ امر خداوندی سے ہے تو ہو کر رہے گا

جب نبی کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے تو حضرت پاک نے اگر کی قید کیوں لگائی [ملخصا]

L جواب J

یہ وہ سوال ہے جس کا جواب آج سے صدیوں پہلے دیا جاچکا ہے اور متلاشیان حق کی تسلی وتشفی بھی ہوچکی ہے۔ مگر ہمارے الامہ کو اس سے کیا غرض اس نے تو کسی نہ کسی طرح

عوام کے سامنے اپنی شیخی دکھانی ہے کہ میں وہ تیس مار خان ہوں جس نے اتنی باریکی سے بخاری شریف کا معاندانہ مطالعہ کیا ہے کہ مجھے، اگر، بھی نظر آ گیا۔

لیکن حیرت کی بات ہے اسے اگر نظر آیا لیکن اگر کے جواب پر مشتمل حاشیہ نمبر [۳] نظر نہ آیا۔ ارشاد الساری جلد [۱۱] کا صفحہ ۴۰۲ ۔ عمدۃ القاری جلد [۱۴] کا صفحہ [۱۸] فتح الباری جلد [۱۱] کا صفحہ [۴۴۱] نظر نہ آیا۔ جس پر محدثین عظام شراح بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے کئی جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

کہ حضرت ﷺ کو خواب کی حقانیت میں ذرہ برابر شک نہ تھا سو فیصد یقین تھا۔ مگر بطریق شک بیان کر کے علم بلاغت کی ایک قسم مزج الشک بالیقین کا اظہار فرمایا۔ یہ عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کا ایک طرز و طریقہ ہے۔

یہی بات ان اکابر نے فرمائی جن کا نام میں اوپر درج کر چکا ہوں

او لم یشک ولکن اخبر علی التحقیق واتی بصورۃ الشک

وھذا نوع من انواع البلاغۃ یسمی مزج الشک بالیقین

لیکن اس شریف کو کیا پتہ بلاغت کیا ہوتی ہے اسے تو صرف توحید کے نام پر توہین اور سنت کے نام پر اکابر سے بغاوت ہی ورثہ میں ملی ہے۔

E E

تعارض نمبر {30}

اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صدیق فرمایا ہے

انہ کان صدیقا نبیا مگر امام بخاریؒ روایت لائے ہیں **لم یکذب ابراھیم الا ثلٰث کذبات** جس سے واضح ہے کہ حضرت ابراہیم نے تین جھوٹ بولے جو کہ مقام نبوت اور نص قرآنی کے خلاف ہے [ملخصا] بخاری صفحہ [۷۶۱]

L جواب J

یہ وہ روایت ہے جس پر صدیوں سے مفسرین کرام، محدثین عظام بطور تشریح وتفسیر لکھتے آئے ہیں، امت کو سمجھاتے آئے ہیں، یہ تشریح آپ کو تفاسیر و شروحات حدیث میں مل سکتی ہیں۔ مگر برا ہو ضد عناد اور بغض باطن کا جس نے الامہ کے دل و دماغ پر پردہ ڈالا ہوا ہے، حق سمجھ نہیں سکتا۔ **ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم**

اکابر پر بداعتقادی وہ آفت ہے جس سے خرمن ایمان تباہ ہو جاتی ہی بطور تمہید چند فوائد ذہن میں رکھیں پھر اصل بات گذارش کرتا ہوں

فائدہ ۱

قرآن کریم کی مختلف آیات طیبات میں ہمیں ایسے الفاظ ملتے ہیں جو ظاہری معنی کے اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے شایان شان نہیں۔ مثلاً

1 ......حضرت آدم علیہ السلام کی دعا **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین** میں ظلم وخسران کے الفاظ

2 ......حضرت یونس علیہ السلام کی دعا میں **لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین** میں ظلم کا لفظ ہے

3 ......سورۃ فتح میں **انا فتحنا لک فتحاً مبیناً☆ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتأخر** میں ذنب کا لفظ ہے

4 ......سورۃ الضحی میں **ووجدک ضالاً فھدی** میں ضال کا لفظ

تو حضرات مفسرین کرام ان مقامات پر ان الفاظ کا وہ معنی مراد نہیں لیتے جو عامۃ الناس کے لئے لیا جاتا ہے بلکہ ایسی تاویل کرتے ہیں جو مقام نبوت کے لائق ہو۔

اسی طرح حدیث بخاری (**الا ثلث کذبات**) میں بھی وہ معنی مراد نہیں لیا جائے گا جو عامۃ الناس کے لیئے لیا جاتا ہے بلکہ وہ معنی لیا جائے گا جو شان سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لائق ہو

فائدہ نمبر۲

اگر متکلم ایسے الفاظ بولے جس کے دو معنی ہو سکتے ہوں سننے والا ایک مفہوم سمجھے جبکہ بولنے والا دوسرا مفہوم مراد لے اسے توریہ کہا جاتا ہے۔ جو بعض مقامات پر باتفاق فقہا جائز ہے

مثلا شب ہجرت جب آپ ﷺ کی ذات بابرکات مع سیدنا ابوبکر Z جارہے تھے تو سائل نے پوچھا کون ہو؟ جواباً سیدنا ابوبکر Z بولے **رجل یھدینی السبیل یا ھاد یھدینی** یہ میرا رہنما ہے۔ سائل نے دنیا کا رہنما سمجھا اور سیدنا ابوبکر Z نے دین ودنیا کا رہنما مراد لیا۔ اسے توریہ کہتے ہیں

فائدہ نمبر۳

ثلث کذبات سے کن واقعات کی طرف اشارہ ہے

1 ...... جب قوم بروز عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ جانے کا کہنے لگی تو آپ نے فرمایا **انی سقیم** میری طبیعت ناساز ہے تو قوم نے ظاہری طور پر بیمار سمجھ کر چھوڑ دیا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مراد ان کی مشرکانہ حرکات سے طبعی انقباض تھا جس پر **سقیم** کے لفظ بولے جانے کی گنجائش ہے اور اسی کو توریہ کہتے ہیں۔

2 ......حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب بتوں کی مرمت فرمالی اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا تو قوم نے پوچھا کیا یہ بتوں کو توڑنے والا عمل آپ نے کیا ہے؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا **بل فعلہ کبیرھم** (بلکہ اس بڑے نے کیا ہے)

یہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور توریہ توڑنے کی نسبت بڑے بت کی طرف مجازاً فرمادی

3 ......حضرت ابراہیم علیہ السلام مع اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ سارہ سفر پر تھے راستہ میں ایسے علاقہ سے گذرے جہاں کا رئیس بدکردار تھا۔ اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی کو دیکھتا تو عورت کو پکڑ کر بدکاری کرتا۔ ہاں اگر کسی کے ساتھ اس کی بہن یا بیٹی ہوتی تو شرارت نہ کرتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عزت وعصمت کے پیش نظر اس ظالم رئیس کے کارندوں سے فرمایا یہ میری بہن ہے

اب یہاں بھی توریہ ہے کیونکہ ان کارندوں نے خونی رشتہ کے سبب بہن ہونا سمجھا مگر ابراہیم علیہ السلام نے دینی اعتبار سے **انما المؤمنون اخوۃ** کے سبب بہن کہا ۔یہی بات صاحب تفسیر مظہری نے سورۃ صافات میں فرمائی ہے

1 ......**المراد بالکذبات التعریضات والتوریہ**

تفسیر مظہری سورۃ صافات صفحہ [۱۲۳]

کذبات سے مرادتعریضات وتوریہ ہے۔

2 ......والصحیح ان الکذب حرام الااذا عرض ووری

الکشاف جلد[۴] صفحہ[۵۱]

3 ......بعض احادیث صحیحہ میں اس پرلفظ کذب کااطلاق کیا گیا ہے حالانکہ فی الحقیقت یہ کذب نہیں بلکہ توریہ ہے اوراسی طرح کاتوریہ مصلحت شرعی کے وقت مباح ہے۔

تفسیرعثمانی صفحہ[۷۷۰]سورۃ صافات

4 ......معلوم ہوا کہ یہ درحقیقت کذب نہ تھا بلکہ ایک توریہ تھا۔

معارف القرآن جلد[٦]صفحہ[۱۹۹]

5 ......قال عیاض الصحیح ان الکذب لا یقع منهم مطلقاً واما الکذبات المذکورات فانماهی بالنسبة الی فهم السامع ....انما سماها کذبات وان کانت من جمله المعاریض. مرقاة جلد[۱۱] صفحه[۸]

ناظرین گرامی قدر:۔

ان فوائد کوذہن نشین کر لینے کے بعد اچھی طرح سمجھیں کہ حدیث بخاری میں کذب اپنے اصلی معنی میں نہیں بلکہ اسی توریہ پر بولا جارہا ہے ورنہ نعوذ باللہ انبیاء کرام تو معصوم عن الخطاء ہیں۔

توریہ کوکذب کیوں کہا گیا؟

رہا یہ اشکال کہ توریہ کوکذب کیوں کہا گیا؟ تواس کا جواب دیتے ہوئے قاضی عیاض فرماتے ہیں

انما هی بالنسبة الی فهم السامع لکو نها فی صورة الکذب واما فی نفس الامر فلیست کذبات

[حاشیه بخاری]

چونکہ عام لوگ اپنی دانست میں توریہ کوبھی کذب سمجھ بیٹھتے ہیں اسی لیے ان پر کذب کالفظ استعمال کیا گیا ہے اگرچہ فی الحقیقۃ وہ کذب نہیں۔گویا یہ کذب صوری اورصدق حقیقی ہے۔

تعارض نمبر{31}

قرآن کریم نے حلال چیزوں کے استعمال کرنے کاحکم دیا ہے اور خبائث وحرام چیزوں سے اجتناب کرنے کافرمایا ہے

مگرامام بخاری ایک جھوٹی روایت لائے ہیں جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کواونٹوں کے دودھ اور پیشاپ پینے کاحکم فرمایا(ملخصاً)

بخاری صفحہ[۱۰۰۵]

جواب

بول مایؤکل لحمه کے متعلق مکمل بحث تعارض نمبر۱۴ میں بیان ہوچکی ہے۔

وہیں ملاحظہ فرماویں

رہا الامہ کا یہ کہنا کہ یہ روایت جھوٹی ہے اس کے اپنے جھوٹے ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کیونکہ امام مدینہ حضرت امام مالک، حضرت امام احمد، حضرت امام محمد، محدث جلیل ابن خذیمہ، محدث کبیر ابن حبان، امام نخعی، امام زہری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ علیہم اجمعین اس کی تصحیح کرنے کے بعد **بول ما یؤکل لحمہ** کی طہارت کا قول فرما چکے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اگر چہ **بول مایوکل لحمہ** کی نجاست کی قائل ہیں مگر وہ بھی اس حدیث کو محض بنا بر مجبوری کے بغرض دواء استعمال کرنے پر محمول کرتے ہیں حدیث کو جھوٹا نہیں کہتے۔ جب ائمہ مجتہدین و محدثین ایک حدیث کی تصحیح فرما چکے ہوں آج کے کسی گوئیے کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اسے جھوٹا کہے

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی
کرے بستان میں بلبل کے آگے نوا سنجی

تفصیل و تشفی کے لئے ملاحظہ فرماویں ارشاد الساری جلد [۱] صفحہ [۵۴۰]

واجتح لشربهم البول من قال بطهارته نصافي بول الابل وقياسا فى سائرمأ كول اللحم وهو قول مالک واحمدومحمد بن الحسن من الحنفية وابن خزيم وابن المنذر وابن حبان ....وذهب الشافعي وابو حنيفه والجمهور الى ان الابوال كلها نجسة الا ماعفى عنه وحملوا مافى الحديث على التداوى فليس فيه دليل

على الاباحة فى غير حال الضرورة

نیز یہی بات عمدۃ القاری جلد [۲] صفحہ [۶۴۹] پر بھی دیکھی جا سکتی ہے

مسئلہ تداوی بالحرام

اس مسئلہ میں علماء نے کافی وافی کلام کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دیندار اور تجربہ کار ماہر فن معالج تجویز کرے کہ اس کے علاوہ اور کوئی علاج نہیں تو بقدر ضرورت بغرض علاج استعمال کرنا درست ہے ورنہ نہیں

قيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كما رخص الخمر للعطشان وعليه الفتوى

فتاوى شامى جلد[ا] صفحه[۲۱۰]

E E

تعارض نمبر {32-33}

ان دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مقدس میں اصحاب رسول کی شان و توصیف میں **اولئک هم المتقون. اولئک هم الراشدون. اولئک هم المؤمنون حقاً. اولئک حزب الله** ارشادات خداوندی موجود ہیں۔

مگر امام بخاری جلد [۲] صفحہ [۹۷۴] پر دو روایات نقل کرتے ہیں جن کا مفہوم ہے کہ روز قیامت حوض کوثر پر ایک جماعت آئے گی مگر انہیں روک دیا جائے گا میں کہوں گا **اصحابی** یہ تو میرے اصحاب ہیں آنے دو جواب ملے گا **لا تدری ما**

احدثوا بعدک . انھم ارتدوا علی ادبار ھم القھقری آپ نہیں جانتے انہوں
نے آپ کے بعد کیا کیا
لہذا اس حدیث میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں
گستاخی ہے [ملخصاً]

L جواب J

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ جس امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب المناقب کا عنوان قائم
فرما کر مستقل باب باندھا ہو **باب فضائل اصحاب النبی** ﷺ اسی طرح دیگر اصحاب
رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی کے ساتھ ابواب منسوب کر کے فضائل کی روایات نقل کی ہوں
اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اچھا ذہن نہیں رکھتے تھے
۔یا بقول الامہ یہی بکواس تو روافض کے مذہب کی بنیاد تھی صفحہ [۶۸] یقیناً حقیقت کا منہ
چڑھانے والی بات ہے امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری کا دامن اس الزام سے سو فیصد
صاف ہے
مگر جس کا مزاج ہی بکواس کرنا ہو وہ بکتا رہتا ہے

حدیث کا صحیح مفہوم

یہ بات تو بالاتفاق مسلم ہے کہ اس سے اصحاب النبی رضی اللہ عنہم جن کا جینا مرنا
دین اسلام پر تھا قطعاً مراد نہیں کیونکہ ان کی عظمت وشان پر درجنوں آیات قرآنی اور بیسیوں
احادیث نبویہ ﷺ ناطق ہیں
شارح مسلم محدث جلیل امام نووی ؒ فرماتے ہیں

المراد بھم بہ المنافقون والمرتدون
اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو مرتد ہوگئے تھے مثلاً مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے
متبعین۔
بعض روایات میں امتــــی کے الفاظ بھی آتے ہیں تو پھر اصحاب رسول ﷺ کی
نسبت سے کسی قسم کا اعتراض ہی نہ رہا

فائدہ جلیلہ

جس طرح قرآن کریم کی ایک آیت دوسری کی تفسیر کرتی ہے اسی احادیث طیبہ
میں بھی صحیح مفہوم متعین کرنے کے لئے تمام طرق حدیث پر نظر رکھنا ضروری ہے۔
جب ہم نے یہی روایت مستدرک حاکم جلد[۱] صفحہ [۷۷] پر دیکھی تو بات صاف ہوگئی
،اشکال جاتا رہا اور اصحاب رسول ﷺ کی پوزیشن چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن
چمکنے لگی۔
حضرت ابن عمر Z سے روایت ہے حضرت ﷺ فرماتے ہیں حوض کوثر پر بعض
لوگ آئیں گے ان کو روک دیا جائے گا۔
حضرت سیدنا ابوبکر Z نے عرض کی **لعلی منھم** کیا ہم بھی انہیں سے ہونگے ؟
آپ ﷺ نے فرمایا **لا ولکنھم قوم یخرجون بعد کم** نہیں آپ ان میں سے نہیں
بلکہ وہ تمھارے بعد آنے والی قوم ہے
ان الفاظ نے صحابہ کی پوزیشن واضح کر دی کہ اس سے مراد صحابہ نہیں ہیں بلکہ وہ
اور لوگ ہونگے جو بعد میں آئیں گے۔

سنایئے الامہ صاحب:۔

آپ قرآن وحدیث کا تعارض ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے یا ناکام۔ یقیناً ناکام ونامراد ہوئے

سمجھنے کی بات:۔

امام بخاری رحمہ اللہ اسی باب میں روایت لائے ہیں **ابو حازم عن سھل بن سعد** اس میں الفاظ ہیں **لیردن علی اقوام**۔ اصحابی کے الفاظ نہیں اقوام کے الفاظ ہیں۔
امام مسلم۔ مسلم شریف جلد[۱] صفحہ [۱۲۶] پر روایت لائے ہیں ابوحازم عن ابی ہریرہ اس میں ہے **ترد علی امتی الحوض...... فاقول یارب ھؤ لاء اصحابی فیجیبنی ملک فیقول وھل تدری مااحد ثوابعد ک** اس میں امتی کے الفاظ ہیں

ناظرین مکرم:۔

ان دونوں روایات کو بغور دیکھیں پہلی روایت بخاری والی میں **اقوام** کا لفظ ہے اور مسلم کی روایت میں **امتی** کا لفظ ہے حوض پر آنے والے امتی ہونگے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ھؤ لاء اصحابی** یہ میرے صحابہ ہیں۔
معلوم ہوا یہاں پر اصحاب کا اطلاق **امتی** پر ہورہا ہے۔ لفظ **اصحاب** سے یاران نبوت صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں۔
باقی آپ جانتے ہیں امت نے کیا گل کھلائے یہ شریف بھی تو اپنے آپ کو امتی

کہلاتا ہے جس کے منہ زور قلم سے امام بخاری رواۃ بخاری حرم نبوت اور خود نبی ﷺ کی ذات محفوظ نہیں

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم ونازک بے اثر

E E

تعارض نمبر{34-35}

امام بخاری صفحہ [۸۴۲] پر بے حیا راوی ابوحازم کے ذریعہ آپ ﷺ پر یہ الزام اور روایت ذکر کرتے ہیں جس میں قرآن کی نص قطعی کے خلاف آپ کا ایک عیاش عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرنا ثابت ہورہا ہے۔ جو عورت نہ مہاجرات میں سے نہ واہبۃ النفس میں سے اور نہ ہی آپ کی رشتہ دار نہ ہی ایمان دار اور نہ ہی آپ سے واقف بس ایک آوارگی میں مست ہی تھی لاغیر.................کسی عورت کا ذکر اللہ کے نبی نے سن کر بے تابی سے قاصد کو کہنا کہ اس کو بلوالو............وہ عورت اتنی خود مختار تھی اور آزاد۔ تو ایسی عورت پر اللہ کا پیغمبر اتنا فریفتہ ہوجائے............ایسا کام تو کوئی چنڈو باز بھی نہیں کرتا یعنی وہ کافر اور کافر کی بیٹی تھی ....لیکن بخاری صاحب لعنتی راویوں پر اعتماد کر کے بڑے وثوق سے روایت جڑ دی کہ آپ ﷺ نے اللہ سے معاذ اللہ بغاوت کر کے قرآن کے صریح خلاف ہو کر اس آوارہ عورت نخوت کی پیداوار سے از خود مطالبہ کر دیا کہ تو مجھے اپنا نفس ہبہ کر دے

قرآن مقدس بخاری محدث صفحہ [۶۹ تا ۷۲]

L جواب J

ناظرین:۔

درج بالاعبارت بلفظہ ہے جس میں اس الامہ نے

1 ......روای حدیث ابوحازم کو بے حیااور مطلقاً رواۃ بخاری کولعنتی کہا

2 ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ایسی عورت پر اللہ کا پیغمبر اتنا فریفتہ ہوجائے کسی عورت کا ذکر اللہ کے نبیؐ نے سن کر بے تابی سے قاصد کو کہنا کہ اس کو بلوالو............ایسا کام تو کوئی چنڈو باز بھی نہیں کرسکتا

3 ......منکوحہ رسولؐ کو آوارگی میں مست عورت ۔خودمختار اور آزاد۔ کافرہ اور کافر کی بیٹی۔ آوارہ عورت نخوت کی پیداوار لکھا

آپ خود فیصلہ فرماویں یہ مسلمان کا قلم ہے یا کسی کافر کا طرز تحریر ہے اس کا اخروی معاملہ تو جو ہوگا یا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں مگر حیرانگی تو ان شرفاء پر ہے جو اب بھی اس کتاب کے آنے کے بعد بھی اس کی اس رسواء زمانہ تالیف کو تحقیق کا نام دیتے ہیں اور گن گاتے نہیں تھکتے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حقیقت حال

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو دو مقام پر لائے ہیں

1 کتاب الطلاق 2 کتاب الاشربہ

میں مناسب سمجھتا ہوں دونوں مقام سے مکمل روایت نقل کردوں تا کہ دودھ

کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے

عن ابی سعید قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی انطلقنا الی حائط یقال له الشوط حتی انتهینا الی حائطین فجلسنا بینهما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلسوهنا ودخل وقداتی بالجو نیة فانزلت فی بیت فی نخل فی بیت امیمه بنت النعمان بن شراحیل ومعها دا یتها حاضنة لها فلما دخل علیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال هبی نفسک لی قالت وهل تهب الملکة نفسها للسوقة قال فاهوی بیده یضع یده علیها لتسکن فقالت اعوذ باللہ منک فقال قد عذت بمعاذ ثم خرج علینا فقال یا ابا اسید اکسها رازقیین والحقها باهلها .

کتاب الطلاق جلد[۲]صفحہ[۷۹۰]

عن سهل بن سعد قال ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من العرب فامر ا با اسیدالساعدی ان یرسل الیها فارسل الیها فقدمت فنزلت فی اجم بنی ساعدة فخرج النبی صلی الله علیه وسلم حتی جاء ها فدخل علیها فاذاامراۃ منکسة راسها فلما کلمها النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک فقال قد عذ تک منی قالو لها اتدرین من هذا قالت لا قالوا هذا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جاء لیخطبک قالت کنت

انااشقی..............

کتاب الاشربہ جلد [۲] صفحہ[۸۴۲]

دونوں روایات کا مفہوم یہ ہے بی بی امیمہ بنت نعمان کے والد حضرت نعمان Z جو کہ صحابی رسول ﷺ تھے حضور کی خدمت میں گذارش کی میں آپ کی شادی عرب کی ایک خوبصورت عورت سے کردوں (مگر وہ بیوہ ہے) **قد رغبت فیک وحطت الیک** وہ آپ سے عقیدت ومحبت بھی کرتی ہے حضرت ﷺ نے ساڑھے بارہ اوقیہ پر نکاح فرمالیا (معلوم ہوتا ہے حضرت نعمان اپنی بیٹی کے وکیل بن کر حاضر ہوئے تھے)۔طبقات ابن سعد جلد[۶]صفحہ[۱۰۶]

آپ ﷺ نے حضرت ابواسید ساعدی Z کو لینے کے لئے ساتھ بھیج دیا یہاں تک کہ حضرت ابواسید Z نے انہیں لاکر بنی ساعدہ کے مکانوں میں بٹھایا اسکے ساتھ اسی کی دائی بھی تھی۔آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی آپ ﷺ تشریف لائے اور مکان میں داخل ہوئے۔کیا دیکھتے ہیں وہ شرم سے سر جھکائے بیٹھی ہے اور فرمایا **ھبی نفسک** اپنے آپ کو میرے حوالے کر باوجودیکہ نکاح پہلے ہو چکا تھا یہ محض تالیف قلب کے لئے فرمایا (وہ چونکہ آپ ﷺ کو پہچانتی نہ تھی دیکھا ہوا نہ تھا اس کے ذہن میں حضرت ﷺ کا نقشہ ایک انتہائی ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کا تھا مگر حضور انور ﷺ حسب عادت شریفہ بے تکلف سادہ لباس میں ملبوس داخل ہوئے تھے) تو کہنے لگی کیا شہزادی اپنے آپ کو ایک عام شہری کے حوالہ کرسکتی ہے؟ (کیونکہ اسکے ذہن میں تو تھا کہ میں امام الانبیاء سید الاولین والآخرین کے لئے ہوں شکل سے ناآشنا ہونے کے سبب آپ کو عام آدمی سمجھ بیٹھی) آپ ﷺ نے پھر بھی ازراہ تشفی وتسلی

ہاتھ مبارک آگے بڑھایا مگر پھر بھی اس نے لاعلمی کے سبب کہہ دیا میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے ایسی ذات کی پناہ طلب کی جو واقعی پناہ لینے کے قابل ہے۔

آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا ابواسیدؓ اسے کپڑوں کا جوڑا دے کر اسکے گھر پہنچا آؤ

جب اس عورت سے پوچھا گیا **تدرین من ھذا** کیا جانتی ہو یہ کون تھے؟ کہنے لگی لا نہیں انہوں نے بتایا یہ رسول اللہ ﷺ ہی تو تھے تو پریشان ہو کر کہنے لگی **کنت انااشقی** ہاں میں ہی بدنصیب تھی۔

طبقات ابن سعد جلد[۶] میں ہے وہ خلافت سید عثمان Z میں فوت ہوئی۔

قارئین مکرم:۔

یہ ہے مکمل روایت کا صحیح مفہوم

خلاصۃ الکلام:۔

اس پورے واقعہ پیش آنے کا سبب اس عورت کا آنحضرت ﷺ کو نہ پہچاننا تھا۔ نعوذ باللہ کسی قسم کی گستاخی کرنا مقصود نہ تھی۔اگر گستاخی مقصود ہوتی تو پریشان ہو کر اپنے آپ کو بدنصیب نہ کہتی۔دیکھئے بخاری شریف [کتاب الاشربہ]

فرمائیے اس میں کونسی چیز قابل گرفت ہے کہ احمد سعید نے انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت ابوحازم کو بے حیا لکھ دیا۔کافرانہ روش پر چلتے ہوئے صحابی رسول ﷺ حضرت نعمان Z کو کافر کہہ دیا۔ایک باحیا خاتون جو کہ منکوحہ رسول ﷺ ہو چکی

تھی اسے آوارگی میں مست عورت، کافرہ، نخوت کی پیداوار لکھ رہا ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ کی شان اقدس واطہر کی گستاخی کرتے ہوئے لکھا کہ ایسا کام تو چنڈو باز بھی نہیں کرسکتا۔ فرمائیے اگر یہ اسلام ہے تو کفر کیا ہوگا؟

نہ برق میں یہ کرشمہ نہ شعلہ میں یہ ادا
کوئی بتائے کہ وہ شوخ تند خو کیا ہے

مسلمانو:۔

خدا کے لئے اپنے حال پر رحم کرو اس شریف کی حقیقت کو پہچانو اور دین نبویؐ، حدیث پیغمبر سے پیار کرتے ہوئے اس سے بے زاری کا اظہار کرو اس میں تمھاری نجات ہے۔ نوٹ

طبقات بن سعد جلد[٦] صفحہ[١٠٥]

اسد الغابہ جلد[٧] صفحہ[١٥]

سیرة النبیؐ الھدی والرحمہ صفحہ[٤١١]

میں اسی بنت نعمانؓ کا ذکر زوجات النبی میں کرنا اس کی بین دلیل ہے کہ وہ منکوحہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی گو بعد میں طلاق ہوگئی

مؤدبانہ گذارش:۔

عمومی طور پر مترجمین بخاری نے **ھل تھب الملکة نفسھا للسوقة** میں سوقہ کا معنی بازاری کیا ہے جو کہ انتہائی نامناسب ہے کیونکہ سوقہ کا معنی عوام الناس ہے جبکہ السوقی کا معنی بازاری ہے۔

دیکھئے معجم الوسیط صفحہ [۵۴۸]۔ القاموس الوحید صفحہ [۸۲۶]

گر قبول افتد زہے عزوشرف

لطیفہ

ایک مرتبہ ایک رافضی نے میرے سامنے یہی روایت پیش کر کے امام بخاریؒ پر اعتراض کیا اور بڑا اترا کر متکبرانہ انداز میں گفتگو کرنے لگا مگر جب میں نے انہیں کی کتاب اعلام الوری مؤلفہ ابی علی الفضل بن الحسن طبرسی مطبوعہ تہران کے صفحہ [۱۵۰] پر بعینہ انہیں الفاظ کے ساتھ حوالہ پیش کیا تو پھر غبارہ سے ہوا نکل گئی اور ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے۔

E E

تعارض نمبر {36}

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آیات مبارکہ **استغفر لھم اولا تستغفر لھم** اور **ولا تصل علی احد منھم مات ابداً** کا نزول عبداللہ بن سلول کی موت سے پہلے ہوا

مگر امام بخاری روایت لائے ہیں کہ حضرت پاک ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور **ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولاتقم علی قبرہ** بعد میں نازل ہوئیں۔ بخاری صفحہ [۱۸۲]

نیز یہ کیسے ہوسکتا ہے خداوند روکیں اور نبی حکم عدولی فرماویں

(۲) یہ بھی جھوٹ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو آیت کریمہ **استغفر لھم اولا تستغفر لھم** کی روشنی میں منافق کے جنازہ پڑھنے نہ پڑھنے میں اختیار تھا [ملخصاً]

اس کے علاوہ گالی گلوچ سے خوب اچھی طرح اپنی قبر وآخرت کالی کی

J جواب L

آیئے یہ فیصلہ الامہ کے استاذ محترم شیخ القرآنؒ سے کراتے ہیں۔

تفسیر جواہرالقرآن سورۃ توبہ صفحہ [۴۴۸] حاشیہ [۷۵] پر رقمطراز ہیں

صحیح مسلم میں ہے جب ابن ابی مر گیا تو حضور ﷺ اس کا جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت عمر Z نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا یا رسول اللہ۔ اللہ نے تو آپ کو اس کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا ہے آپ نے کہا اللہ نے فرمایا اگر تم ستر بار ان کے لئے بخشش مانگو تو بھی نہیں معاف کرونگا اور میں اس کے لئے ستر سے بھی زیادہ بار استغفار کرونگا۔ شاید اللہ اسے معاف کردے

ناظرین:۔

اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوگئیں

1 ......حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو جو جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

2 ......حضور اکرم ﷺ **استغفر لھم او لا تستغفر لھم** سے مطلقاً ممانعت کا مفہوم نہیں لے رہے بلکہ دونوں جہتوں میں اختیار کے سبب جنازہ پڑھا رہے ہیں۔

اب خود ہی فیصلہ فرماویں سچا کون؟ استاد یا شاگرد

2 شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر Z مجھکو استغفار سے منع نہیں کیا گیا بلکہ آزاد رکھا گیا ہے کہ استغفار کروں یا نہ کروں یہ خدا کا فعل ہے اسے معاف نہ کرے.........لیکن آخر کار وحی الٰہی **ولا تصل علی احد منھم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ** نے صریح طور پر منافقین کا جنازہ پڑھنے یا ان کا اہتمام دفن کفن وغیرہ میں حصہ لینے کی ممانعت کردی۔ تفسیر عثمانی سورۃ توبہ حاشیہ [۸۷]

اس سے بھی واضح ہوا کہ حضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور استغفار کرنے نہ کرنے میں اپنے آپ کو مختار سمجھا نیز آیت مبارکہ **ولا تصل علی احد منھم مات ابداً** بعد میں نازل ہوئی

3 مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ مغفرت کروں یا نہ کروں اور آیت میں جو ستر مرتبہ استغفار پر بھی مغفرت نہ ہونے کا ذکر ہے تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرسکتا ہوں

آیت سے مراد سورۃ توبہ کی وہی آیت ہے جو ابھی گذر چکی ہے یعنی **استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد ہی یہ آیت نازل ہوئی **لا تصل علی**

احدمنهم الخ چنانچہ اس کے بعد آپ ﷺ نے کبھی کسی منافق کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی۔ معارف القرآن ج[۴] صفحہ [۴۳۴]

مسئلہ واضح ہوا کہ حضرت ﷺ نے اس عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ بھی پڑھی آیت سے استغفار کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی سمجھا نیز آیت ولا تصل علی احد منهم مات ابداً بعد میں نازل ہوئی۔ جس طرح امام بخاری روایت لائے ہیں

4 امام قرطبی ولا تصل علی احدمنهم مات ابداً کے تحت رقمطراز ہیں۔

وتظاهرت الروايات بان النبی ﷺ صلی علیه وان الایة نزلت بعد ذالک

روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پہلے پڑھی اور آیت بعد میں نازل ہوئی۔

تفسیر قرطبی جلد[۸] صفحہ [۲۱۸]

5 صاحب روح المعانی رقمطراز ہیں

واکثر الروايات انه صلی الله علیه وسلم صلی علیه .

روح المعانی جلد[۶] صفحہ[۱۵۴]

6 صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں

ولما نزلت هذا الایة قال رسول الله ان الله قد رخص

لی فسازیدن علی سبعین ....فصلی علیه رسول الله فانزل الله عزوجل ولا تصل علی احدمنهم مات ابداً.

تفسیر خازن سورة توبه صفحه[۱۰۵]

7 صاحب تفسیر مظہری فرماتے ہیں۔

فصلی علیه فانزل الله تعالیٰ ولا تصل علی احد منهم مات ابداً. تفسیر مظهر ی سورة توبه صفحه[۲۷۶]

ان تمام مفسرین کرام نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تائید کی ہے تردید نہیں کی

اشکال:۔

آپ ﷺ نے رئیس المنافقین کی نماز جنازہ کیوں پڑھائی؟

جواب:۔

پہلی بات تو یہ ہے صراحت کے ساتھ ان پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم بعد میں نازل ہوا نیز مصلحت یہ تھی کہ اس منافق کے صاحبزادہ کامل الایمان صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ بن عبداللہ کی دلجوئی مقصود تھی۔

E E

تعارض نمبر{37}

قرآن کریم نے اصحاب رسول کی عظمت میں والزمهم کلمة التقوی ارشاد

فرمایا ہے مگر امام بخاری روایت لائے ہیں **ان ناسا من اصحابی یؤخذبھم ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انھم لم یزالو ا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم بخاری. صفحہ** [۴۷۳]

اس سے اصحاب رسولؐ کی توہین معلوم ہوتی ہے

L جواب J

اس روایت کی مکمل بحث تعارض نمبر۳۲ میں جواباً گذارش کی جا چکی ہے الامہ نے چونکہ اعتراضات کے نمبر بڑھانے ہیں اس لئے اسے دوبارہ ذکر کر دیا ورنہ اس روایت اور سابقہ کا مضمون و مفہوم ایک ہے۔ البتہ صرف الفاظ مختلف ہیں وہاں **اصحابی** تھا یہاں **اصیحابی** ہے وہاں **ارتدو اعلی ادبارھم** تھا یہاں **مرتدین علی اعقابھم** ہے

ہم واضح کر چکے ہیں

1 ......**اصحابی** بمعنی امتی ہے یاران نبوت مراد نہیں۔

2 ......مستدرک حاکم کی روایت میں واضح ہے حضرت ﷺ نے ابوبکر Z سے فرمایا **لکنھم قوم یخرجون بعد کم** وہ قوم بعد میں آئے گی (اے صحابہ) تم مراد نہیں

یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد فرمایئے اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے دل میں اصحاب رسول ﷺ کی نفرت تھی نعوذ باللہ۔ اور وہ یہ روایات توہین صحابہؓ کیلئے لائے

E E

تعارض نمبر{38-39}

قرآن مقدس ایک ہی حرف پر نازل ہوا جس حرف پر نازل ہوا اسی حرف کے ساتھ موجود ہے نہ اللہ نے مختلف قرأتوں میں نازل کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ نے کسی صحابی کو کچھ اور کسی اور صحابی کو کچھ پڑھایا ۔نہ کسی صحابی نے موجودہ حرف کے خلاف پڑھا ....لیکن امام بخاری کہتے ہیں کہ اس موجودہ حرف کے علاوہ دوسری قرأتیں بھی نازل ہوئی ہیں سبعۃ قرأت پر قرآن نازل ہوا............گویا یہ اختلاف ان کے درمیان خود اللہ کے رسول نے ڈال دیا.................اصحاب کو غلط فہمی میں خود رسول اللہؐ نے ڈال دیا تھا ....صحیح بخاری صفحہ [۳۲۶۔۷۴۷۔۷۵۴۔۱۰۳۵۔۱۱۲۶] متقارب الفاظ کے ساتھ پانچ جگہ ذکر کی ہے۔

قرآن مقدس بخاری محدث [۷۶تا۷۹]

خلاصۃ الکلام:۔

الامہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں

1 ......رسول اللہ ﷺ نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ میں قرآن نہیں پڑھایا اور **ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف** یا اسکے متقارب الفاظ پر مشتمل احادیث بخاری جھوٹی ہیں۔

2 ......امام بخاری نے کہا ہے کہ **سبعۃ قرأت** پر قرآن نازل ہوا۔

L جواب J

لعنة الله على الكاذبين

اس شریف نے جو صفحات نقل کیئے ۳۲۶۔۷۴۷۔۷۵۴۔۱۱۲۶۔۱۰۳۵ ان میں سے ایک مقام پر بھی سبعۃ قرآت کے الفاظ نہیں ہیں۔اس نے سو فیصد یہ سفید جھوٹ بولا کہ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس موجودہ حرف کے علاوہ دوسری قرأتیں بھی نازل ہوئیں ہیں سبعۃ قرات پر قرآن نازل ہوا ہے۔بلفظہ
(قرآن مقدس بخاری محدث صفحہ [۷۸] سطر نمبر [۱۰]

سب سے بڑی چیز ہے خوف خدا جب یہ دل سے نکل جائے تو پھر اس قسم کی غلط بیانی عقل سے بعید نہیں۔میں نے روافض وغیرہ کی کتب بغور دیکھی ہیں مگر یہ شخص جھوٹ بولنے میں چیمپئن ہے،اس فن کی اعلی ڈگری حاصل کی ہے اس کو کہتے ہیں قبر چونا گچ مردہ بے ایمان کذب اور دھوکہ دہی کے سواء کام نہیں اور القاب امام انقلاب شیخ التفسیر والحدیث علامہ

انا للہ و انا الیہ راجعون

دستار کے ہر پیچ کی تحقیق ہے لازم
ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوتا

فائدہ جلیلہ

امام بخاری رحمہ اللہ جو روایت لائے ہیں اس کے الفاظ **ان القرآن انزل علی سبعة احرف** کے قریب قریب ہیں۔یہ روایت صرف امام بخاری ہی نہیں بلکہ

b امام مسلم جلد[۱]صفحہ[۲۷۲] پر نقل فرماتے ہیں

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف

b امام ابوداؤد جلد[۱]صفحہ[۲۰۷] پر نقل فرماتے ہیں .

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف

b امام نسائی ج[۱]صفحہ[۱۰۵] پر نقل فرماتے ہیں۔

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف

b امام ترمذی جلد نمبر[۲]صفحہ[۱۳۸] پر نقل فرماتے ہیں۔

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف

b امام مالک موطا صفحہ[۱۸۷] پر فرماتے ہیں۔

ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف

نیز صاحب روح المعانی علامہ آلوسی بغدادی حنفی نقشبندی فرماتے ہیں

1 ......**اقول روى احدو عشرون صحابياً حديث نزول القرآن على سبعة احرف حتى نص ابوعبيده على تواتره .روح المعانى جلد[۱] صفحه[۲۰]**

میں کہتا ہوں اس حدیث کو اکیس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے یہاں تک کہ امام ابوعبیدہؒ فرماتے ہیں یہ روایت متواتر ہے۔

2 ......**ورد حديث نزل القرآن على سبعة احرف من رواية جمع من الصحابة**

{1}ابی بن کعبؓ {2} انس {3} حذیفہؓ {4} زید بن ارقمؓ
{5} سمرہ بن جندبؓ {6} سلمان بن حردؓ {7} ابن عباسؓ {8}
ابن مسعودؓ {9} عبدالرحمٰن بن عوفؓ {10} عثمان بن عفانؓ
{11} عمرو بن ابی سلمہؓ {12} عمرو بن العاصؓ {13} معاذ بن
جبل {14} ہشام بن حکیمؓ {15} ابی بکرہؓ {16} ابوجہمؓ {17} ابو
سعید الخدریؓ {18} ابوطلحہ انصاریؓ {19} ابوھریرہ {20} ابوایوبؓ
{21} عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

الاتقان۔صفحہ[۴۶]

اس حدیث کو اکیس اصحاب رسول ﷺ روایت فرماتے ہیں۔مگر احمد سعید منکر ہے۔

3 ......حضرت عثمان Z نے منبر مبارک پر کھڑے ہوکر فرمایا میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جنہوں نے حضرت پاک ﷺ سے **ان القرآن انزل علی سبعة احرف** سنا ہو کھڑے ہوجائیں **فقامو احتی لم یحصوا فشهدوا بذالک فقال وانا اشهد معهم** اتنی تعداد میں صحابہؓ کھڑے ہوئے کہ شمار بھی مشکل تھا امیر عثمان Z نے فرمایا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

مسند ابویعلی بحواله الاتقان جلد[ا] صفحه[۴۶]

ناظرین گرامی:۔

توجہ کا مقام ہے کیا یہ سارے اصحاب رسول ﷺ اور محدثین کرامؒ جھوٹ اور جھوٹی

روایت پر مجتمع ہوگئے (العیاذ باللہ) ان کے دل میں ذرہ برابر خوف خدا نہ تھا کہ غیر حدیث کو حدیث بنا کرامت کے سامنے پیش فرمادیا۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

حقیقت یہ ہے کہ حدیث بھی سچی ہے بحمداللہ اصحاب رسول ﷺ اور محدثین عظام رحمہم اللہ علیہم اجمعین بھی سچے ہیں صرف ایک شخص قدرت کی گرفت میں ہے جو پوری امت کو جھوٹا کہہ رہا ہے جب چوٹی کے محدثین عظام اور مفسرین کرام نے اپنی مشہور ومتداول کتب میں اس حدیث کو نقل فرمایا دیا ہے تو احمد سعید کون ہوتا ہے جس کی بات قابل التفات ہو۔کیا اکابر کی مخالفت کا نام تحقیق ہے؟

بلبل ہمہ تن خوں شد وگل ہمہ تن داغ
اے وائے بہارے اگر این ست بہار

حدیث کا صحیح مفہوم:۔

محققین امت کا قول یہ ہے کہ قرآن اولاً قریش کی لغت پر نازل ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قومی زبان تھی **وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم**

ہجرت سے قبل چونکہ اسلام لانے والے زیادہ تر اہل مکہ سب قریش تھے اسی لیے دوسری لغت میں مسلمانوں کو پڑھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی مگر ہجرت کے بعد دیگر قبائل عرب اسلام میں داخل ہونے لگے گو تمام قبائل عرب کی مشترکہ زبان عربی تھی مگر تلفظ میں کافی فرق تھا

مثلاًقریش حتــــی حیــن کوحاء کےساتھ پڑھتے مگر قبیلہ ھذیل کے لوگ حتی
عیــن ع کےساتھ پڑھتے (آج بھی مکہ المکرّمہ میں مکی قم کہتے ہیں اور مصری گم کہتے ہیں) یا
دلی ولکھنو کی زبان اردو ہونے کے باوجود مختلف ہے ایک کھارا پانی کہتے ہیں دوسرے کھاری
پانی بولتے ہیں بعض چھالیہ کہتے ہیں دوسرے ڈلی یا سپاری کہتے ہیں۔

اس لئے حضور اکرم ﷺ نے درخواست کی کہ اس میں توسیع کی جائے چنانچہ
درخواست منظور ہوئی اور سات طریقوں (مراد سات لغات ہیں) پر قرآن پڑھنے کی اجاز
ت دے دی گئی نیز ان سات لغات میں پڑھنا ہر شخص کی رائے پر نہ تھا بلکہ رسول اللہ
ﷺ سے سن کر پڑھنے کی اجازت تھی۔

**قال القاضی ابوبکر الباقلانی الصحیح ان ھذہ الاحرف
السبعة ظھرت واستفاضت عن رسول الله صلے الله
علیه وسلم وضبطھا عنه الامة .**

نو وی علی المسلم جلد[۱] صفحه[۲۷۲]

گویا قرآن کی اصلی لغت قریش کی لغت تھی اور دوسرے لغات کی اجازت
عارضی بغرض تیسیر تھی جب دیگر قبائل کے لئے قریش کے ساتھ اختلاط کے سبب لغت قریش
پر قرآن پڑھنا آسان ہوگیا تو صحابہؓ نے اجماع واتفاق کے ساتھ خلیفہ راشد سیدنا عثمان
Z کے زمانہ میں ایک ہی لغت (قریش) پر قرآن کو جمع فرما کر دیگر لغات میں قرآن کا
پڑھنا بند کر دیا۔

**ذکر الطحاوی ان القراۃ بالاحرف السبعة کانت فی
الامر خاصة لضرورۃ لاختلاف لغة العرب ومشقة اخذ**

**جمیع الطوائف بلغة فلما کثر الناس والکتاب وارتفعت
الضرورۃ عادت الی قرأۃ واحدۃ.**

نووی علی المسلم جلد[۱] صفحه[۲۷۲]

کیونکہ عارضی حکم حصول غرض تک ہی ہوتا ہے۔

ملخصًا امداد الاحکام جلد[۱]صفحہ[۲۶۴-۲۶۶]

یہ ہے حدیث کا صحیح مفہوم جسے نہ سمجھنے کے سبب چتروڑی نے سرے سے
احادیث کا ہی انکار کر دیا ہے۔

چتروڑی اوراسکے ہمنواءکان کھول کرسنیں:۔

باوجودیکہ سبعہ احرف سے قرأت سبعہ مراد نہیں مگر بایں ہمہ امت میں جو
قرأتیں متواتر ہیں اور مسلمانوں کا ان پر اجماع ہو چکا ہے ان کا ماننا ضروری ہے۔ نیز
متواتر کا منکر کافر ہوتا ہے۔

**1 ......القرآن الذی تجوز به الصلاۃ بالاتفاق ھو
المضبوط فی مصاحف الائمة التی بعث عثمانؓ الی
الامصار وھو الذی اجمع علیه الائمة العشرۃ وھذا ھو
المتواتر جملة وتفصیلا .**

فتاوی شامی جلد[۱] صفحه[۴۸۶]

**2 ......قد اجمع المسلمون فی ھذہ الامصار علی
الاعتماد علی ماصح من ھؤلاء الائمة مما رووہ ورأوہ**

من القرات تفسیر قرطبی جلد[۱]صفحہ[۴۶]

3 ......ومن انکر المتواتر فقد کفر

فتاوی عالمگیری جلد[۲] صفحہ[۲۶۵]

تیری جدا پسند ہے میری جدا پسند
تجھ کو خودی پسند ہے مجھ کو خدا پسند

لطیفہ

اب تک ۳۷ تعارض پیش کیئے گئے ہیں ہر تعارض میں قرآن مقدس کا عنوان قائم کر کے قرآن کریم کی آیت اور بخاری محدث کے عنوان کے تحت بخاری شریف کی روایت نقل کر کے بزعم خویش تعارض ثابت کرنا الامہ کا انداز تالیف وتصنیف رہا ہے۔مگر تعارض نمبر ۳۸۔۳۹ میں قرآن مقدس کے عنوان کے تحت کوئی قرآنی آیت درج نہیں کی گئی بلکہ الامہ احمد سعید کی اپنی تقریر لکھی گئی ہے

نامعلوم وجہ کیا ہے؟

یا تو ترکش خالی ہو چکا ہے یا پھر نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضرت نے اپنے کلام کو اس قابل سمجھا کہ اسے قرآن مقدس کے زیر عنوان درج کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

تعارض نمبر{40}

قرآن پاک میں مسلمانوں کے دوگروہوں میں اگر لڑائی ہو جائے تو حکم ربانی ہے کہ ان کے درمیان صلح کرادو وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما اور سورت حجرات کی یہ آیت باتفاق علماء فتح خیبر کے بعد نازل ہوئی تھی۔

بلفظہ صفحہ[۸۰]

مگر بخاریؒ نے صفحہ [۳۷۱] پر اس آیت کا شان نزول اس واقعہ کو قرار دیا ہے کہ جب مسلمانوں اور عبداللہ بن ابی کے درمیان لڑائی ہوگئی تھی ابن ابی اس لڑائی کے وقت کٹر کافر تھا وہ تو غزوہ بدر کے بعد منافقانہ اسلام لایا تھا امام بخاریؒ کو آیت میں مؤمنین کے الفاظ بھی نظر نہ آئے[ملخصاً]

تعارض کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت میں موجود مؤمنین کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ لڑائی مؤمنین کے درمیان تھی عبداللہ بن ابی اس وقت کافر تھا لہذا اس آیت کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں جس میں ابن ابی کا ذکر ہے

نیز آیت کا نزول فتح خیبر کے بعد ہوا اور عبداللہ ابن ابی غزوہ بدر کے بعد مسلمان ہوا۔

جواب

پہلے اصل واقعہ سن لیں پھر انشاءاللہ جواب گذارش کروں گا۔

جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے گذارش کی اگر جناب

عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے چلیں تو اس کی دل جوئی ہوجائیگی اور بہت سے لوگ مسلمان ہوجائینگے آنحضرت ﷺ بلاتکلف تشریف لے گئے

مگر اس کمینہ فطرت نے کہہ دیا **لقد آذانی نتن حمارک** آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے پریشان کردیا۔ یہ جملے سن کر صحابی رسول ﷺ برداشت نہ کرسکا اس نے جواباً کہا رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ صحابی Z کے اس جواب پر ابن ابی کے ایک ہم قوم کو غصہ آ گیا۔ الغرض دونوں طرف سے ہاتھا پائی ہوئی حضرت ﷺ نے صلح کرادی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

تفصیل کے لئے عمدۃ القاری جلد[۹]صفحہ[۵۷۴]

میرے پیارے بھائیو:۔

اس آیت **وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا** [الایۃ] کا نزول اس واقعہ پر ہوا جس میں عبداللہ ابن ابی بھی تھا یہ نقل کرنے والے صرف امام بخاریؒ نہیں اس حقیقت کو دیگر کے علاوہ صاحب کشاف نے جلد[۴]صفحہ[۳٦۷]پر

علامہ عینی نے عمدہ القاری جلد[۹]صفحہ[۵۷۴]پر

علامہ قسطلانی نے ارشادالساری جلد[٦]صفحہ[۱٦۷]

حضرت ابن عباس Z نے تنویر المقباس صفحہ[۵۴۸]پر بھی تسلیم کیا ہے

لہذا احمد سعید کا یہ کہنا کہ یہ بات صرف امام بخاریؒ کی ہے درست نہیں

نہ من تنہا درین مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم مست

رہی یہ بات کہ آیت میں مؤمنین کے الفاظ ہیں اور اس وقت ابن ابی کافر تھا اس کا جواب علامہ قسطلانیؒ متوفی ۹۲۳ھ اور علامہ عینیؒ متوفی ۸۵۵ھ نے آج سے صدیوں پہلے ارشاد فرمادیا ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے عرب کی عام عادت کے مطابق یہ لڑائی اتنی بڑھی کہ اصل واقعہ سے بے خبر ہونے کے سبب دو قوموں کی لڑائی بن گئی اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ دونوں قوموں میں مؤمن مسلمان بھی تھے لہذا قرآن کریم کا **وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا** فرمانا بالکل درست ہے۔

وفی تفسیر ابن عباس واعان ابن ابی رجال من قومه وهم مؤمنون فاقتتلوا

عمدة القاری جلد[۹] صفحه[۵۷۵].

ارشادالساری جلد[٦]صفحه[۱٦۷]

باقی الامہ کا یہ کہنا کہ سورۃ بعد میں نازل ہوئی ہے اور واقعہ پہلے کا ہے اس کا جواب حافظ ابن حجر عسقلانیؒ متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں

یحتمل ان تکون آیة الاصلاح نزلت قدیماً فیندفع الاشکال .فتح الباری جلد[٦] صفحه[۵۷۴]

E E

تعارض نمبر{41}

قرآن مقدس میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو شئی مسلمانوں کے لئے ضرر رساں ہو اور اس سے نفع کی توقع نہ ہو تو اس کو مٹا دینا چاہیئے ....خاص طور پر قرآن نے انبیاء کا یہ خاص کردار ذکر کیا ہے وہ اللہ کی رحمت کا نمونہ ہوتے ہیں بلند اخلاق کہ خود تکالیف برداشت کر لیتے ہیں لیکن کسی کو دکھاتے نہیں بلفظہ صفحہ [۸۱]

لیکن امام بخاری صفحہ [۴۲۴] پر ایک قصہ نقل کرتے ہیں جو غالباً کسی یہودی النسل کا بتایا ہوا ہے جس میں ایک پیغمبر کا اللہ کی تسبیح کرنے والے جانداروں کا قتل کرنا ثابت ہوتا ہے............اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر ایک چیونٹی نے تم کو کاٹا مگر تم نے پورا استھان جلا دیا............بلفظہ

L جواب J

ذرا الفاظ پر توجہ فرمائیں،، جو غالباً کسی یہودی النسل کا بتایا ہوا ہے،، حالانکہ حضرت ابوھریرہ Z صحابی رسول ﷺ حافظ الحدیث فرماتے ہیں **سمعت رسول اللہ ﷺ الخ** ناقل وراوی صحابی رسول ہیں اور واقعہ بتانے والی ذات بابرکات حضرت ﷺ کی ہے ۔خود سوچیئے اس نے یہ تہذیب سے گرے ہوئے کفریہ لفظ کس کے متعلق کہے؟

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

واقعی اللہ تعالیٰ کی ذات حلیم ہے حوصلہ والی ہے ورنہ آسمان پھٹ جاتا بادل آگ برساتے پتھروں کی بارش ہوتی زمین پر زلزلے ہوتے ایسا غلط قلم چلاتے وقت یہ شخص صفحہ

ہستی سے مٹ جاتا ۔مگر اللہ تیری حکمت بالغہ کو کون سمجھے تو حکیم ہے تیرے معاملات میں کسی کو کیا دخل ۔مگر یاد رکھیں

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

ان بطش ربک لشدید

بلی تھیلے سے باہر آ گئی:۔

قرآن و بخاری کا تعارض ثابت کرنے والا تعارض نمبر ۴۱ میں بھی قرآنی آیت پیش کرنے میں بری طرح ناکام ہوا آیت کریمہ پیش نہ کر سکا

قرآن کے نام پر جھوٹ:۔

قرآن مقدس کا عنوان قائم کرنے کے بعد الامہ لکھتے ہیں

1 ......قرآن مقدس میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو شیئ مسلمانوں کے لئے ضرر رساں ہو اور اس سے کبھی نفع کی توقع نہ ہو تو اس کو مٹا دیا جانا چاہیئے صفحہ [۸۱]

2 ......قرآن نے انبیاء علیہم السلام کا یہ خاص کردار ذکر کیا ہے وہ اللہ کی رحمت کا عملی نمونہ ہوتے ہیں بلند اخلاق کہ خود تکالیف برداشت کر لیتے ہیں لیکن کسی کو دکھاتے نہیں صفحہ [۸۱]

ہم جاننا چاہینگے کہ درج بالا عبارت قرآن کی کن آیات مقدسہ کا لفظی ترجمہ ہے

رہی یہ بات کہ اس نبی علیہ السلام نے چیونٹیوں کو کیوں جلایا اس کے متعلق علماء کبار نے کافی وافی بحث فرمائی ہے ۔جس میں یہ بھی ہے کہ شاید اس پیغمبر علیہ السلام کی شریعت میں چیونٹیوں کا قتل کرنا اور کسی کو تعذیب بالنار جائز ہوگا۔

قال العلماء وھذا الحدیث محمول علی ان شرع

ذالک النبی علیہ السلام کان فیہ جواز قتل النمل

وجواز احراق بالنار .

نووی علی المسلم جلد[۲] صفحہ[۲۳۶]

جواب نمبر۲:۔

ہوسکتا ہے وہ نبی اللہ چیونٹیوں کو پہلے جلا چکے ہوں اور جلانے کے عدم جواز کی اطلاع من جانب اللہ بعد میں دی گئی ہو

والاولی ان یقال لعله لم یکن یعلم حینئذ انه لا یجوز .

عمدة القاری جلد[۱۰] صفحہ[۳۳۹]

یادرکھنے کی بات یہ ہے کہ علماء اسلام، شراح بخاری نے اس حدیث کے جوابات وتاویلات ارشاد فرمائی ہیں مگر چترویڑی کی طرح یہ کسی نے نہیں کہا کہ روایت موضوع ہے۔

E E

تعارض نمبر{42}

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا میں نقضت غزلها بطور تمثیل ہے نہ یہ کہ کسی قصہ کا ذکر ہوا۔

لیکن داد دیجیئے امام بخاریؒ کو جو قرآن کی آیت کی تفسیر ایک عورت کا واقعہ بتاتے ہیں جو خرقاء نامی مکہ میں رہتی تھی اور صبح کو سوت کات کر شام کو توڑ موڑ دیتی تھی پھر کمال تعجب ہے کہ بخاری صاحب ایسی تفسیر سدی کذاب اور اس کے تلمیذ احمق صدقہ بن ابی عمران پر

اعتماد کر کے اپنی کتاب میں درج کردیتے ہیں۔ملخصاً وبلفظہ صفحہ[۸۲-۸۳]

L جواب J

جناب الامہ احمد سعید:۔

آپ کو آپکے استاذ مکرم کی تفسیر سنواتا ہوں شاید تسلی ہوجائے شیخ القرآن تفسیر جواہر القرآن جلد[۲] صفحہ[۶۱۰] سورۃ نحل حاشیہ نمبر[۷۵] پر رقمطراز ہیں

یہ عہد توڑنے والوں کے لئے تمثیل ہے کہتے ہیں مکہ مکرمہ میں ایک عورت تھی جس کے دماغ میں خلل تھا وہ سوت کاتتی تھی مگر کاتنے کے بعد سوت کو نوچ ڈالتی (ابن کثیر) فرمایا عہد کو توڑنا بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ کم عقل عورت سوت کات کر توڑ دیتی تھی

سنائیے:۔

امام بخاریؒ کو تو آپ داد دلوا رہے تھے آپ کے شیخ محترم کو داد کون دے گا؟

حضرت شیخ القرآن علامہ غلام اللہ خان صاحب بھی وہی لکھ رہے ہیں جو امام بخاری نے نقل کیا۔

سعدیا شیرازیا سبق مدہ کم ذات را
کم ذات چوں ملا شود گلہ کند استادرا

پھر جس سدی کو آپ کذاب فرما رہے ہیں ابن کثیر میں وہی سدی ہے جس پر اعتماد کر کے شیخ القرآن واقعہ تفسیر جواہر القرآن میں ذکر کرتے ہیں۔

باقی روایت میں صدقہ کون ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے صدقہ ابن الفضل مروزی ذکر کیا ہے۔ بعض نے صدقہ ابو ھذیل فرمایا ہے بعض نے صدقہ بن ابی عمران بھی لکھا ہے آپ نے کیسے احمقانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے بلا تحقیق احمق لکھ دیا۔

اور اگر بالفرض صدقہ بن ابی عمران بھی ہے تو تقریب التہذیب صفحہ [۲۳۴] اور میزان الاعتدال جلد [۳] صفحہ [۴۲۷] پر اسے قاضی الاھواز صدوق لکھا ہے۔

پھر امام مسلم بھی کتاب الصیام جلد [۱] صفحہ [۳۵۹] پر صدقہ بن ابی عمران سے روایت لاتے ہیں مگر آپ ہیں جو اسے احمق کہتے ہیں۔ عقل کا علاج کرو۔

تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری جلد [۱۰] صفحہ [۲۸۰]

E E

تعارض نمبر {43}

قرآن مقدس کے نزول سے قبل شیاطین الجن آسمانی خبر فرشتوں کی باہمی گفتگو سن کر کچھ نہ کچھ چرا لیتے تھے مگر نزول قرآن کے بعد اب کسی جن کا پہلے کی طرح سننا ممکن نہیں رہا خود جنات کی بات قرآن ذکر فرماتا ہے **وانا کنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن يستمع الان يجدله شها بارصداً**

مگر امام بخاریؒ صفحہ [۴۵۶] پر روایت لاتے ہیں **ان الملائکة تنزل فی العنان وهوالسحاب فتذكر الامر قضى فی السماء فتسترق الشيطان السمع الخ** جس سے معلوم ہوتا ہے جن اب بھی فرشتوں کی بات سن کر اپنے کاہنوں کو بتا دیتے ہیں [ملخصاً]

L جواب J

جناب والا اگر آپ میں عربی سمجھنے کی صلاحیت نہیں تو اردو تفسیر معارف القرآن ہی دیکھ لیتے آپ کا مغالطہ دور ہو جاتا مگر شرط ہے کہ نیت اصلاح کی ہو

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

حضرت مفتی اعظمؒ فرماتے ہیں:۔

یہ مضمون حدیث عائشہؓ کے منافی نہیں کیونکہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شیاطین آسمان میں جا کر یہ خبریں چرا لاتے ہیں بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ پہلے یہ خبریں درجہ بدرجہ آسمانوں میں فرشتوں کے اندر پھیلی ہوں پھر فرشتے **عنان سماء** یعنی بادل تک آتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوں یہاں سے شیاطین خبروں کی چوری کرتے ہوں۔ **معارف القرآن جلد [۶] صفحہ [۵۸۰]**

خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن کریم اور دیگر احادیث طیبہ میں آسمانوں پر پہرے بٹھانا معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث میں جو شیاطین کے سن لینے کا ذکر ہے وہ **تحت السماء** بادل ہیں۔ حدیث بخاری میں **ان الملائکة تنزل فی العنان وهوا لسحاب** کا ذکر ہے ذرا آنکھیں کھولیں اور عقل سنبھالیں یہی بات تفسیر مظہری میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

E E

تعارض نمبر {44}

سبعۃ احرف والی حدیث کے سلسلہ میں ہے جواب تفصیلاً گذر چکا ہے۔ البتہ یہاں ایک مغالطہ دینے کی کوشش کی گئی اس کا جواب ضروری سمجھتا ہوں

مغالطہ

قرآن حکیم فرماتا ہے ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو **و لقد یسرنا القرآن للذکر** اگر کئی قراتیں اور لغات مانی جائیں تو پھر عسر بن جائیگا۔ یسر نہیں رہیگا۔

L جواب J

اس وقت میرے سامنے اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کا ترجمہ شیخ الہند بریلوی مسلک کے احمد رضا خان بریلوی اور غیر مقلدین میں سے جونا گڑھی کا ترجمہ سامنے ہے۔

ان بزرگوں نے ذکر کا معنی سمجھنا، یاد کرنا، نصیحت، کیا ہے

قرأتیں اگرچہ مختلف ہوں قرآن کریم کا سمجھنا اس سے نصیحت حاصل کرنا یا اہل فن کے لیے اسے یاد کرنا بحمد اللہ آسان ہے جبھی تو ہزاروں کی تعداد میں طلباء شعبہ تجوید وقرآت میں زیر تعلیم ہیں۔

E E

تعارض نمبر {45}

اس میں الامہ نے بزعم خویش مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام میں احناف کے حق میں دلائل پیش کیئے ہیں اور پھر اپنی عادت شنیعہ کے مطابق محدث جلیل امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سخت سست کہا

1 ......لیکن امام بخاری قانون اور قاعدہ قرآن کے صریح خلاف ......رواۃ پر کلی اعتماد کر کے فرماتے ہیں کہ امام کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ پڑھائی نہ کرے صرف سننے پر اکتفاء کرے اسکی نماز نہیں ہوتی صفحہ [۹۳]

2 ......بلکہ اپنی کتاب جزء القرأت میں پر زور تعصب کا رنگ دکھاتے ہوئے۔ صفحہ [۹۳]

3 ......امام بخاری کا باب باندھنا ہی صاف جھوٹ ہو اصفحہ [۹۴]

4 ......امام بخاری کی خیانت یا بھول چوک صفحہ [۹۶]

5 ......اگر بخاری صرف فاتحہ لیتے ہیں تو نری خیانت ہے صفحہ [۹۷]

6 ......مسلکی تعصب یہاں تک ایک محدث جلیل کو لے گیا کہ حدیث کا نقشہ بھی بدل کر رکھ دیا صفحہ [۹۸]

7 ......کافروں کا قدیم زمانہ سے پیشہ چلا آرہا ہے ....تو

کافر چونکہ قرآن کی آواز سننا نہیں چاہتا لہذا اس کے عین مقابلہ میں نعت خوانی ڈوہڑابازی شروع کردے گا یا قال قال رسول اللہ کی لڑھ مچادے گا (لڑھ سرائیکی کا لفظ ہے بمعنی آوارہ بے فائدہ فضول گفتگو) صفحہ [۸۷]

8 ......تیسرا آپ ؐ میں جولادری کا اندھیرا تھا وہ تو جبرائیل علیہ السلام کی پڑھائی سے دور ہو رہا ہے (اس گستاخی پر بھی نظر رہے آپ میں جولادری کی اندھیرا تھا) صفحہ [۸۸]

L جواب J

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بوجہ شافعی المسلک ہونے کے یا بوجہ قریب الی الشوافع ہونے کے یا بوجہ حنبلی المسلک ہونے کے یا مجتہد مطلق ہونے کے سبب پورا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے نقطہ نظر کے مطابق عنوان قائم فرماویں اس میں کوئی قباحت نہیں۔

مگر روایت نقل کرنے میں ان کی دیانت تقوی و پرہیز گاری پر ذرہ برابر شک نہیں کیا جا سکتا ہے جس طرح احمد سعید نے اپنی اسی تالیف کے صفحہ نمبر [۹۸] پر کیا ہے لکھتا ہے

لیکن امام بخاریؒ چونکہ خلف الامام قرأت کا قائل تھا اس لیئے عمداً اس سوال اور جواب کا ذکر اس حدیث سے اڑا دیا اور کچھ کا کچھ بیان کردیا

نعوذ باللہ من ذالک

صحیح بخاری اور احناف کے دلائل

1 ......**عن ابی ہریرہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولاالضالین فقولوا آمین**

بخاری جلد[۲:[صفحہ[۶۴۲].

اس میں صراحت ہے کہ قرأت کرنا امام کا کام ہے اور آمین کہنا مقتدی کا کام ہے۔

2 ......حضرت ابوبکرۃ Z کی روایت جو رکوع میں آ کر شامل جماعت ہوئے فاتحہ نہیں پڑھی مگر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ **زادک اللہ حرصاً**

بخاری جلد[۱] صفحہ[۱۰۸]

بطور نمونہ دو حدیثیں نقل کردی ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے میری تالیف مسئلہ قرآت خلف الامام۔ مسئلہ ترک رفع یدین

میری گذارش کا مقصد یہ ہے کہ حضرت امام بخاریؒ کی دیانت وامانت میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے احادیث طیبہ جمع فرمادیں ہیں جن میں احناف کے مستدلات بھی موجود ہیں

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

احمد سعید یہ بحث چھیڑ کر احناف کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ اسی تالیف کے صفحہ [۱] پر یقول ھذا الخدا ع بین المسلمین کی عبارت نقل کرکے یہ

تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ امام بخاری امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ کو دھوکا باز اور فراڈی کہنا چاہتے ہیں۔عبارت بلفظہ ملاحظہ فرماویں

امام ابوحنیفہ کے متعلق یہ لکھ دیا کہ یہ مسلمانوں سے دھوکہ اور فراڈ کرنے والا تھا

یقول هذاالخداع بین المسلمین

قرآن مقدس بخاری محدث صفحہ [۱]

ناظرین آپ یہ پڑھ کر ششدر رہ جائیں گے کہ الامہ احمد سعید نے اس عبارت کے لکھنے اور معنی کرنے میں دھوکہ اور فراڈ سے کام لیا ہے

بخاری شریف جلد[۲]صفحہ[۱۰۳۳] **کتاب الحیل** میرے سامنے ہے اس میں امام بخاری شفعہ کے ایک مسئلہ پر بحث فرمارہے ہیں جس میں ان کی رائے احناف کی رائے کے خلاف ہے۔

اب حضرت امام بخاری فرماتے ہیں کہ اگر احناف کی بات مان لی جائے تو یہ دھوکہ بنتا ہے مگر حنفیہ فرماتے ہیں دھوکہ اور چیز ہے اور حیلہ اور چیز ہے یہ اختلافی صورت از قسم حیلہ ہے دھوکہ نہیں ان میں بہت بڑا فرق ہے کیونکہ دھوکہ میں نیت گناہ کرنے کی ہوتی ہے اور جائز حیلہ میں نیت گناہ سے بچنے کی ہوتی ہے۔

خیانت ہی خیانت:۔

1 ......**فاجاز هذا الخداع** کو **یقول هذا الخداع** لکھا ہے جس کے معنی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

2 ......مصدر کو اسم مبالغہ بنا کر پیش کیا جبکہ بخاری شریف کے اس مقام پر بین السطور صاف

لکھا ہے بکسر الخاء یعنی یہ مصدر ہے اسم مبالغہ نہیں۔

3 ......ترجمہ میں دھوکہ کو دھوکہ اور فراڈ کرنے والا لکھا ہے

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہیے
خامہ انگشت بدنداں اسے کیا لکھیے

مگر ہم اپنے ائمہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد و عمل کرنے کے باوجود کسی بھی اہل علم کی توہین کو ناجائز سمجھتے ہیں۔چاروں ائمہ برحق ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے امام ہیں اور ماجور من اللہ ہیں۔

E E

تعارض نمبر{46}

قرآن مقدس کی ایک سورۃ اخلاص کے نام سے مشہو رہے لیکن امام بخاری............وہ سورۃ اخلاص کا حلیہ کچھ اور ہی بتاتے ہیں **الله الواحد الصمد**

L جواب J

اللہ تعالیٰ جب کسی پر ناراض ہوتے ہیں تو عقل سلب فرمالیتے ہیں جس کی زندہ مثال یہی موصوف ہیں۔

حضرت امام نے مستقل باب باندھا ہے **باب فضل قل هو الله احد جلد[۲] صفحه[۷۵۰]** پھر اسی کے تحت دوروایات حضرت سیدنا ابوسعید الخدری Z سے لائے ہیں ان میں بھی **قل هو الله احد** ہے۔

کتاب التفسیر میں صفحہ [۷۴۳] پر بھی قل ھو اللہ احد نقل فرماتے ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپؐ سورۃ اخلاص کا حلیہ بگاڑ دیں

رہے بخاری شریف میں فقال اللہ الواحد الصمد کے الفاظ تو اس پر حاشیہ ہی دیکھ لیا جاتا تو آپ کی مشکل حل ہوجاتی

اشارۃ الی سورۃ الاخلاص اذ فیھا ذکر الالوھیۃ والوحدۃ والصمدیۃ

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سورۃ اخلاص کے الفاظ ہی اللہ الواحد الصمد ہیں بلکہ مقصد ہے کہ وہ سورۃ جس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت، وحدانیت اور صمدیت کا ذکر ہے۔

اس قسم کا جواب

عمدۃ القاری جلد [۱۳] صفحہ [۵۵۷]

ارشاد الساری جلد [۱۱] صفحہ [۳۳۲] پر دیکھا جاسکتا ہے

تعارض نمبر {47}

قرآن پاک میں سورۃ نساء میں موجود آیت مبارکہ **فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسھم بما کسبوا** ان لوگوں کے خلاف نازل ہوئی جو مدینہ سے باہر مختلف قبائل میں مسلمان ہوگئے تھے ان کو کہا گیا ہجرت کر کے مدینہ آ جاؤ مگر وہ نہ آئے۔

ادھر سیاسی وجنگی ضرورت کے تحت ان قبائل کو سزا دینے کی ضرورت بھی تھی جن

میں یہ اکا دکا نام نہاد مسلمان رہ رہے تھے تو ان مسلمانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے اس میں اختلاف ہوگیا بعض صحابہ ان کے مسلمان ہونے کے سبب ان کے قتل کے حق میں نہ تھے جبکہ بعض کا خیال تھا کہ ہجرت نہ کرنے کے سبب انکو بھی اس قبیلے کے ساتھ قتل کر دیا جائے۔

لیکن اخباری آدمی کا مطمع نظر چونکہ روایات جمع کرنا ہوتا ہے اسی لئے امام بخاری نے صفحہ [۵۸۰] پر قرآن کے صریح خلاف عدی بن ثابت کٹر رافضی پر اعتماد کرتے ہوئے یہ آیات منافقین مدینہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔حالانکہ یہ داستان ہی جھوٹی بنائی ہے لعنتی راویوں نے ملخصاً صفحہ [۱۰۰تا۱۰۲]

جواب

حضرات مفسرین کرام نے اس آیت کے شان نزول میں مختلف اقوال نقل کیئے ہیں۔

1 ...... یہاں سے منافقین کے دو گروہوں کا حکم بیان کیا گیا ہے ایک وہ منافقین جو مدینہ سے دوسرے شہروں میں نکل گئے تھے۔دوم وہ جو ایسے کافروں کے پاس جا کر پناہ گزین ہوگئے تھے جن کے اور مسلمانوں کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا اس آیت میں المنافقین سے منافقین کا پہلا گروہ مراد ہے۔تفسیر جواہر القرآن سورۃ نساء حاشیہ نمبر [۶۳] صفحہ [۲۳۳]

2 ......ان منافقوں میں وہ لوگ داخل ہیں جو ظاہر میں بھی ایمان نہ لائے تھے بلکہ ظاہر وباطن کفر پر قائم تھے لیکن حضرت ﷺ اور

مسلمانوں کے ساتھ ظاہری میل جول اور محبت کا معاملہ رکھتے تھے اور
غرض ان کی یہ تھی کہ مسلمانوں کی فوج ہماری قوم پر چڑھائی کرے تو
ہماری جان و مال اس حیلہ سے محفوظ رہیں..........تفسیر عثمانی

3 ......مذکورہ آیات میں تین فرقوں کا بیان ہے پہلی روایت بعض
مشرکین مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہیں اور مہاجر ہو
کر آئے ہیں پھر مرتد ہوگئے اور حضرت رسول مقبول ﷺ سے
اسباب تجارت لانے کا بہانہ کر کے پھر مکہ چل دیے اور پھر نہ آئے
ان کے بارے میں مسلمانوں کی رائے مختلف ہوئی۔

معارف القرآن جلد [۲] صفحہ [۵۰۹-۵۱۰]

ناظرین ذی وقار:۔

آپ نے اردو زبان میں مشہور تفاسیر کے اقتباسات پڑھے اس آیت کا شان
نزول مختلف طور بیان ہوا ہے

مگر الامہ احمد سعید کا ہمنوا کوئی نہ بنا کہ ان کو ہجرت کرنے کا کہا گیا تھا مگر وہ نہ
آئے تو یہ آیات نازل ہوئیں یہاں تک کہ انکے استاذ محترم شیخ القرآن نے بھی ان کے سر
پر ہاتھ نہ رکھا۔

اب سوال یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا شان نزول یہ فرمایا ہے کہ
جب آپ ﷺ احد کی طرف تشریف لے گئے تو عبداللہ بن ابی وغیرہ راستہ سے واپس لوٹ
آئے تھے انہیں کے متعلق اصحاب رسول ﷺ کی آراء مختلف ہوگئیں ایک جماعت کہتی تھی

نقاتلھم اور دوسری جماعت کہتی تھی **لا نقاتلھم** تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

کیا یہ شان نزول جھوٹا ہے؟ جس طرح الامہ صفحہ [۱۰۲] پر رقمطراز ہیں۔

یہ ساری داستان ہی جھوٹی بنائی ہے لعنتی راویوں نے (نعوذ باللہ)

میرے پیارے:۔

ہمیں تو جینا مرنا اکابر اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ ہے۔

1 ......علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

هذا هو الاصح فی سبب نزولها

عمدة القاری جلد[۱۲] صفحه[۹۸]

2 ......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

هذا هو الصحیح فی سبب نزولها .

فتح الباری جلد[۹]صفحه [۱۲٦]

3 ......علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے اس کے علاوہ اور کوئی شان نزول ہی ذکر نہیں کیا

ارشاد الساری جلد[۹] صفحه [۱۱٦]

4 ......مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ دو شان نزول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

والاول اصح نقلا وهو اختیار البخاری ومسلم وترمذی

.تفسیر قرطبی جلد[۵] صفحه[۳۰۷]

اکابرین اسلام جس کو اصح و صحیح فرمار ہے ہیں یہ اسے جھوٹ بتا رہا ہے

دردمندانہ گزارش:۔

میں دردمندانہ گذارش کروں گا ان حضرات سے جو توحید کے نام پر اسکے دام فریب میں پھنسے ہوئے ہیں اسے چھوڑ دیئے اور اکابر کا دامن مضبوطی سے پکڑ یئے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ بھی نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ بھی نہیں

E E

تعارض نمبر{48}

الامہ فرماتے ہیں **ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ** کا شان نزول امام بخاری نے کتاب المناقب میں جو واقعہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ کے مہمان کو ایک صحابی اپنے گھر لے گئے جو کچھ تھا اس مہمان کی خدمت پیش کر دیا۔ چراغ گل کر کے خود اس طرح ساتھ رہے کہ وہ سمجھے میرے ساتھ کھا رہے ہیں (میں نے تو مہذبانہ جملے لکھے ہیں وہ لکھتا ہے کہ وہ ساتھ خالی چبکارے مارتے رہے صفحہ ۱۰۴) ملخصاً

یہ درست نہیں پھر ساتھ الامہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** بھی لکھ رہے ہیں

L جواب J

ہدایت کے دو ہی راستے ہیں یا آدمی خود صاحب نظر عالم ہو یا پھر کسی سے وابستہ ہو خیر سے یہ دونوں چیزیں آپ میں مفقود ہیں۔ کاش علماء کے قدموں میں بیٹھنا نصیب

ہوتا تو پھر اس قسم کی ٹھوکریں نہ لگتی

اٹھائیے۔ عمدۃ القاری جلد[۱۱] صفحہ [۵۱۱] اور فتح الباری جلد نمبر[۸] صفحہ [۴۹۸] صاف لکھا ہے **هذا هو الاصح فی سبب نزول هذه الاية**

یعنی اقوال تو اور بھی ہیں مگر جو سبب نزول امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے **اصح** ہے سب سے زیادہ صحیح ہے

ع **پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ**

باقی توہین صحابیؓ کرتے ہوئے،، یہ جملے چبکارتے مارتے رہے،، جو سرائیکی زبان میں انتہائی گھٹیا جانور کے کھانے پر بولا جاتا ہے اس کا جواب خداوند قدوس اپنے منتقم ہاتھوں سے دیگا ہم بے بس اور عاجز ہیں وہ قادر ہے۔

E E

تعارض نمبر{49}

قرآن کریم میں اس کی تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا کہ جنات کے ایک گروہ نے بڑی توجہ کے ساتھ قرآن سنا **قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن** [الآیۃ]

مگر امام بخاریؒ کتاب المناقب میں فرماتے ہیں آپ ﷺ کو جنات کے آکر قرآن سننے کی اطلاع ایک درخت نے دی[ملخصاً]

L جواب J

یقین جانیئے مجھے اس غریب کی کم علمی پر ہنسی آتی ہے اور بوڑھاپے کے عالم میں وہ جو کچھ سامان آخرت تیار کر کے لیجا رہا ہے اس پر ترس بھی آتا ہے انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے

ناظرین جو چیز تعارض بنا کر اس مرد شریف نے پیش کی ہے یہ تعارض تب بنتا جب آنحضرت ﷺ کی دنیوی زندگی مبارک میں جنات سے ملاقات اور ان کے استماع قرآن کا واقعہ ایک مرتبہ پیش آیا ہوتا

علامہ خفاجی فرماتے ہیں احادیث معتبرہ سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے اس کے مطابق جنات کے وفود آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں چھ مرتبہ حاضر ہوئے ہیں۔ معارف القرآن جلد[۸] صفحہ[۵۷۷]

تو عین ممکن ہے کہ بعض کی اطلاع بذریعہ وحی دی گئی ہو اور باری تعالیٰ نے کسی ایک واقعہ میں درخت سے بھی گذارش کرادی ہو کیونکہ شجر حجر طیور وغیرہ کا آپ ﷺ سے ہم کلام ہونا احادیث میں موجود ہے

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی آمد کی اطلاع درخت نے بھی گذارش کی پھر بذریعہ وحی الٰہی بھی مطلع کر دیا گیا ہو۔

نیت صاف منزل آسان

E E

تعارض نمبر{50}

اللہ تعالیٰ نے معذور لوگوں کے علاوہ جہاد نہ کرنے والوں پر جہاد کرنے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا **لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر الایۃ** ......لیکن بخاری صاحب (صفحہ ۳۹۷ پر) قرآن کی عبارت سے سخت بے اعتنائی کرتے ہوئے کئی مرتبہ اپنی کتاب میں ٹانک دیتے ہیں کہ یہ آیت میں **غیر اولی الضرر** پہلے نازل نہیں ہوا تھا ابن ام مکتوم کے کہنے پر اللہ کے رسول ﷺ نے از خود آیت میں لکھوا دیا۔ **لا حول ولا قوۃ بلفظہ صفحہ** [۱۰۶]

L جواب J

ناظرین گرامی:۔

یہ جملہ،، اللہ کے رسول ﷺ نے از خود آیت میں لکھوا دیا،، صفحہ [۱۰۶] حیثیت نبویؐ اور عصمت نبوت ﷺ پر کتنا زبردست حملہ ہے اس کی مثال نہیں ملتی ڈنمارک اور رشدی کا نام کیوں لیتے ہو اسے سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے جو لکھتا ہے اللہ کے رسول نے از خود آیت میں لکھوا دیا۔

بتاؤ:۔ دنیا کے آگے قرآن حکیم کے متعلق منزل من اللہ ہونے کا دعوی کرنے والو اس نے قرآن کے پلے کیا چھوڑا؟

کیا اللہ کے نبی قرآن میں حسب منشا اضافہ فرمایا کرتے تھے؟

استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

ہیں کواکب کچھ اور نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

لیجیے بخاری شریف کتاب الجہاد صفحہ [۳۹۷] جس کا حوالہ دیکر زبان درازی کی گئی ہے۔ مکمل حدیث مع ترجمہ پڑھیئے۔

عن ابی اسحق قال سمعت البراء یقول لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیداً فجاء بکتف فکتبھا وشکی ابن ام مکتوم ضرارۃ فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر

ابوسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براءؓ سے سنا کہتے تھے کہ جب یہ آیت لا یستوی القعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت Z کو بلایا آپ Z ایک چوڑی ہڈی ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن مکتوم Z نے جب اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر

فرمائیے بخاری کیا کہتی ہے حضرت پاک ﷺ نے ازخود آیت لکھوائی یا فنزلت اللہ کی طرف سے نازل ہوئی۔

سبحانک ھذا بہتان عظیم

E E E

تعارض نمبر{51}

اللہ سے دعا کرتے ہوئے اور اس کا ذکر کرتے ہوئے چیخنا چلانا اور جہر کرنا یہ شان الوہیت میں سخت بے ادبی ہے.......... جب آمین دعا ہے اور اس پر تمام علماء حدیث کا اتفاق ہے تو پھر جہر سے دعا کرنا کیا قرآن کی آیت کے خلاف نہیں ہے؟............ بلفظہ صفحہ [۱۰۷-۱۰۸]۔ بخاری صفحہ [۱۰۷]

L جواب J

حضور والا مسئلہ آمین کو چھیڑ کر آپ احناف کی ہمدردیاں حاصل نہیں کر سکتے تمھارا اصل چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے آپ کے غیر ذمہ دار قلم نے محدث وحدیث نبی واصحاب نبی کے خلاف جو زہر اگلا ہے اسکی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔

عندالاحناف اگرچہ آمین آہستہ کہنا ہی افضل ہے مگر جو ائمہ مجتہدین جہر کے قائل ہیں ہم ان کی عزت وعظمت بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

دلائل کی دنیا بڑی وسیع ہے مگر دائرہ تہذیب میں رہنا از حد ضروری ہے باقی بطور ضابطہ آپ کا یہ فرمانا کہ اس کا ذکر کرتے ہوئے جہر کرنا یہ شان الوہیت میں سخت بے ادبی ہے۔ درست نہیں۔

کیونکہ حدیث پاک میں

1 ......ایک آدمی نے گذارش کی کونسا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا

العج والثج مشکوۃ جلد [۱] صفحہ [۲۲۲]

بہترین حج وہ ہے جس میں خوب پکار کر لبیک کہی جائے اور خون بہایا جائے (قربانی کیجائے)

2 ......حضرت ﷺفرماتے ہیں میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ میں صحابہؓ کوحکم دوں **ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او التلبیۃ** ۔تلبیہ میں خوب اچھی طرح آواز بلند کریں۔مشکوٰۃ صفحہ [۲۲۳]

سنایئے تلبیہ ذکر ہے یا نہ؟

ع جنکی بہار یہ ہو پھر ان کی خزاں نہ پوچھ

تعارض نمبر {52}

قرآن مقدس کا بیان ہے کہ نماز میں خشوع وخضوع اگر نہ ہوتو نماز ہی نہیں ہوتی اور جوخشوع کرے وہ نہ تو اپنے بدن اور کپڑے پرنظر رکھ سکتا ہے............

دوسرا مسئلہ قرآن یہ بیان کرتا ہے کہ پس پردہ غیب جاننے والا صرف اللہ کی ذات ہے **لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر** ملخصاً

لیکن امام بخاری صفحہ [۱۰۲] پرراویوں پر کلی اعتماد کرکے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی پیٹھ مبارک کے پیچھے اپنے مقتدیوں کے خشوع کو بھی ان کے دلوں میں دیکھ لیتے تھے۔بلفظہ صفحہ [۱۰۹]

جواب

کتنا اچھا ہوتا حضرت امام انقلاب شیخ التفسیر والحدیث علامہ احمد سعید ملتانی صاحب قرآن کریم کی وہ آیت بھی زیب قرطاس فرمادیتے جس کا لفظی ترجمہ یہی ہوتا ہے کہ اگر نماز میں خشوع وخضوع نہ ہوتو نماز ہی نہیں ہوتی۔

الامہ صاحب ہوش سے بات کریں اور عقل کے ناخن لیں آپ اپنی کسی خاص محفل احباب میں بات نہیں کررہے کہ واہ واہ کی آواز آئیگی۔آپ نے بطور دلیل **قد افلح المؤمنون☆ الذین ھم فی صلوتھم خاشعون** ذکر کیا ہے

فرمایئے کس مترجم نے اس کا معنی کیا ہے؟ کہ نماز میں خشوع وخضوع اگر نہ ہوتو نماز ہی نہیں ہوتی۔

صاحب روح المعانی نے کیا خوب فرمایا ہے

خشوع اجزاء صلوۃ کیلیئے شرط نہیں ہاں قبول صلوٰۃ کے لئے شرط ہے **نعم الحق انہ شرط القبول لا الاجزاء**

روح المعانی جلد[۱۰] صفحہ [۴]

مگر شیخ الاسلامؒ مزید فرماتے ہیں

میرے نزدیک یوں کہنا بہتر ہوگا حسن قبول کے لئے شرط ہے۔

تفسیر عثمانی صفحہ [۵۸۹]

رہی یہ فقہی جزئی،،اور جوخشوع کرے وہ نہ تو اپنے بدن اور کپڑے پرنظر رکھ سکتا ہے صفحہ [۱۰۸]،،ہمیں چاروں فقہوں میں نظر نہیں آئی اور اگر غیر مدون فقہ چتروڑی میں

ہے تو ہمارے اسے سات سلام

فرمایئے؟

آنکھیں بند کر کے نماز پڑھے یا منہ آسمان کی طرف کر کے نماز پڑھے گا۔اس کے علاوہ تو جسم پر بھی نظر پڑے گی اور کپڑوں پر بھی نظر پڑے گی۔آپ فرماتے ہیں اس صورت میں خشوع گیا۔خشوع گیا تو نماز گئی۔

چتروڑی صاحب جانے دیجیے۔آپ کس چکر میں پھنس گئے سُر لگاؤ،رقم کھری کرو،ڈنگ ٹپاؤ اور بس۔علم بہت دور کی بات ہے

چلو آپ کی اصلاح کردوں:۔

حضور آپ کو جس عبارت سے مغالطہ لگا ہے وہ ہدایہ شریف جلد[۱]صفحہ [۱۳۹] پر ہے ویکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او بجسدہ یہاں نماز میں جسم اور کپڑوں سے کھیلنے کی بات تھی آپ نے دیکھنا سمجھ لیا۔

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کردیا

سفید جھوٹ:۔

الامہ لکھتا ہے،،لیکن امام بخاریؒ راویوں پر کلی اعتماد کر کے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی پیٹھ مبارک کے پیچھے اپنے مقتدیوں کے خشوع کو بھی ان کے دلوں میں دیکھ لیتے ہیں،،صفحہ[۱۰۹]

پناہ بخدا کذاب سنے تھے امام الکذابین سے اب واسطہ پڑا حضور آپ کا رقم کردہ جلد[۱]صفحہ[۱۰۲] میرے سامنے ہے اس میں تو صرف اتنا ہے انی لاراکم وراء ظہری اب فرمایئے۔ان کے دلوں میں دیکھ لیتے ہیں کس کا معنی ہے؟

کچھ خوف خدا کرو خدا کی پیشی بہت سخت ہے جہنم کا عذاب بڑا دردناک ہے

وراء ظہری کا مطلب

اس پر علماء نے علم کے دریا بہا دیئے ہیں۔تفصیل بڑی کتب میں ملاحظہ فرماویں خلاصہ یہ ہے کہ یہ آپ ﷺ کی دیگر خصوصیات کی طرح ایک خاصیت تھی۔

علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وقال الجمہور وہو الصواب انہ من خصائصہ علیہ الصلوٰۃ والسلام .عمدۃالقاری . جلد[۳]صفحہ[۴۰۴]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

قال العلماء معناہ ان اللہ تعالیٰ خلق لہ ادرا کافی قفاہ یبصر بہ من ورائہ وقد انخرقت العادۃ لہ ﷺ باکثر من ہذا ولیس یمنع من ہذا عقل ولا شرع بل وردا لشرع بظاہرہ فوجب القول بہ

نووی علی المسلم جلد[۱]صفحہ[۱۸۰]

محمد بشر لا کالبشر

بل ھو یاقوت بین الحجر

E E

تعارض نمبر{53}

قرآن مقدس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ آپ ﷺ کی کوشش اور محنت کے باوجود ابو طالب کفر پر اڑا رہا اور کفر پر ہی مرا اور اللہ نے انک لا تھدی من احببت آیت بھی اسی کے کفر پر نص فرمائی اور پھر آئندہ ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ کو کسی بھی قریبی کے لئے سفارش سے منع کر دیا وماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ ورانک لا تھدی آیت میں اللہ نے ہر کافر سے ہر قسم کے نفع دینے سے آپ کو مایوس فرما دیا بلفظہ صفحہ [۱۱۰]

امام بخاری کہتے ہیں کہ ابوطالب ....لیکن آپ ہی کی وجہ سے عذاب کبیر سے بچالیا گیا۔ بخاری صفحہ [۵۴۸]

L جواب J

تعارض نمبر[۷] میں یہی ہر دو آیات طیبات اور ابوطالب کے متعلق آپ کے ارشاد مبارک فیجعل فی ضحضاح من النار یبلغ کعبیہ یغلی منہ دماغہ۔ کتاب المناقب صفحہ [۵۴۸] کو لے کر آپ نے اعتراض کیا تھا مکمل جواب دیا جا چکا ہے یا تو جناب کا حافظہ ختم ہے یا پھر محض نمبر بڑھانے کے چکر میں ہیں

اور اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ابوطالب کو اتنا کم عذاب کیوں ہے تو حضور یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں مداخلت بنتی ہے جو کسی مسلمان کو حق نہیں پہنچتا آپ بھلے جو کہیں کہہ سکتے ہیں۔اور اگر اس عذاب وسزا پر آپ بہت ہی ناخوش ہیں تو بروز جزاء تبادلہ کی درخواست کر کے دیکھ لینا

کتاب اللہ پر جھوٹ:۔

الامہ صفحہ [۱۱۰] پر قمطراز ہیں

قرآن مقدس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ آپ ﷺ کی کوشش اور محنت ومنت کے باوجود ابوطالب کفر پر اڑا رہا

ہماری درخواست ہے اس آیت کی نشاندھی بھی کر دیجیے جس میں یہ صاف لکھا ہو کہ آپ ﷺ کی کوشش اور محنت ومنت کے باوجود ابوطالب کفر پر اڑا رہا

سرخدا کہ عارف وزاہد بکس نگفت

درحیر تم کہ بادہ فروش ازکجا شنید

احمد سعید خدا کا خوف کرو قرآن کے نام پر جھوٹ اور کلام اللہ پر جھوٹ نہ بولو شان نزول اور چیز ہے قرآن مقدس میں صاف لکھا ہوا ہونا اور چیز ہے۔کیا امام انقلاب بننے کے لئے قرآن میں تحریف کرنا بھی ضروری ہوتا ہے؟

E E

تعارض نمبر{54}

سورۃ ہود کی آیات **الا انھم یثنون صدور ھم لیستخفوا منه الاحین یستغشون ثیابھم**[**الایة**] کا شان نزول یہ تھا کہ اہل مکہ حضرت ﷺ کو دیکھ کر راستہ سے منتشر ہو جاتے گلی وغیرہ میں چلے جاتے اس ڈر سے کہ آپ قرآن سنانے لگے گیں [ملخصاً]

مگر امام بخاریؒ نے صفحہ [۶۷۷] پر ابن جریج کے طریق سے آیت کی جو درگت بنائی ملاحظہ کریں اور قرآن کی آیت **یثنو ن صدورھم** کو **یثنونی صدورھم** روایت کرنا بھی دیکھیں کہ امام بخاری کی قرآن کی طرف کس قدر توجہ تھی فرماتے ہیں **اناس کانوا الــــخ** یعنی کچھ لوگ پاخانہ کرتے یا بیویوں سے جماع کرتے ہوئے ستر کھولنے کی وجہ سے شرماتے تھے............ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

لا حول و لا قوۃ الا باللہ

دیکھیئے آیت میں تحریف لفظی کے علاوہ تحریف معنوی کتنی بے دردی سے کی گئی

بلفظہ صفحہ [۱۱۲۔۱۱۳]

L جواب J

جس طرح رافضی اختلاف قرأت کی روایات پیش کر کے ہمارے قرآن پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح احمد سعید شان نزول کے اختلاف کو پیش کر کے ہماری علم حدیث کی مشہور کتاب پر اعتراض کر رہا ہے۔

میرے والد گرامی شیخ المشائخ علامہ دوست محمد صاحب قریشی نوراللہ مرقدہ فرمایا

کرتے تھے اہل السنۃ والجماعۃ کے مخالفین کے پاس سوائے مغالطہ دینے کے اور کچھ نہیں ہوتا اس مقام پر بھی احمد سعید جسے تحریف لفظی کہہ رہا ہے وہ ایک قرأت ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ملاحظہ فرماویں۔

اللباب جلد [۱۰] **صفحہ** [۴۳۴]

صاحب لباب نے مختلف قرأتوں کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا

ونقل عن ابن عباس وابن یعمر ومجاھد وابن ابی اسحاق یثنونی صدورھم

اور جسے سعید تحریف معنوی کہہ رہا ہے اس کا تعلق شان نزول کے اختلاف سے ہے تحریف سے نہیں مفسرین کرام نے اس آیت کے شان میں بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔مگر میں مناسب سمجھتا ہوں الامام احمد سعید ملتانی کے استاذ مکرم شیخ القرآن کی تفسیر جواہر القرآن سے بات واضح کر دوں

شیخ القرآن اس آیت کے دو شان نزول نقل کرتے ہیں

1 ......امام رازی کی تفسیر کبیر سے

روی ان طائفة من المشرکین قالوا اذا اغلقنا ابوابنا وارسلنا ستورنا واسغشینا ثیابنا وثنینا صدورنا علی عداوۃ محمد فکیف یعلم بنا .

کبیر جلد[۱۷] **صفحہ** [۱۸۵]

2 ......مگر صحیح ترین بات وہی ہے جو حضرت ابن عباس Z نے فرمائی ہے کہ یہ آیت بعض مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی جن

پر حیا کا اس قدر غلبہ تھا کہ وہ استنجاء، جماع اور دیگر ضروریات کے
وقت بدن کو ننگا کرنے سے شرماتے تھے......
صحیح بخاری۔ جواہر القرآن سورہ ہود صفحہ [۴۹۵]

ناظرین:۔

جسے الامہ سعید احمد تحریف معنوی کہہ رہا ہے اس کے استاذ اسے صرف صحیح نہیں
بلکہ صحیح ترین فرما رہے ہیں۔

حضور والا:۔ دو میں سے ایک ہوگا۔ یا بخاری کو سچا مانو یا شیخ القرآن کو غلط لکھو

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب داماں کا
ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا

خاتمہ اعتذار

خاتمہ اعتذار کا عنوان قائم کر کے آخر میں پھر لکھتے ہیں

اگر چہ من کل الوجوہ بخاری کو اصح تو درکنار صحیح کہنا بھی مشکل ہے......منافق قسم
کے لعنتی راویوں نے یہ ساری تخریب کاری کی ہے اور معصوم عن الخطاء تو امام بخاری بھی نہ تھے
لہذا امام بخاری کو مطعون کرنے کی بجائے یہ سارا طعن رواۃ پر آتا ہے......صفحہ [۱۱۴]

ستم سے باز آیا تو جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

اس شریف کو اتنا علم بھی نہیں کہ بخاری کے رواۃ حضرت امام بخاریؒ کے استاذ اور
االاستاذ الاساتذہ ہیں۔ کیا ان کو طعن دینے سے امام بخاری کی جلالت شان محفوظ رہیگی ۔ ہرگز
نہیں

الغرض پوری کتاب امام بخاریؒ، رواۃ بخاری اور احادیث بخاری، کے خلاف
غیر حقیقت پسندانہ مطاعن پر مشتمل ہے ۔منکرین حدیث اور معاندین اہل السنۃ والجماعۃ کو
زہریلا مواد مہیا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ تحقیق کے نام پر کھل کر اسلام
کے خلاف تخریبی کارروائی کی گئی۔

مغالطہ دھوکہ دہی اور کذب بیانی میں شاید یہ کتاب حرف آخر سمجھی جائے گی منہ
زور قلم نے انتہائی گھٹیا بیہودہ اور بھونڈے انداز تحریر کا مظاہرہ کیا وہ اکابرین امت
جن کی علمی جلالت اخلاقی شرافت پر اسلام اور اہل اسلام بجا طور پر فخر کرتے چلے آ رہے
ہیں ان کی تضحیک اور تمسخر اڑا کر دشمنان اسلام کے ہاتھ مضبوط کیے گیے ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں صراط
مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین ثم آمین۔